(... اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِاللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ) (آل عمران: ٧٤) (... عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا) (بنی اسرائیل: ٨٠)

الفضل

انٹرنیشنل

ہفت روزہ

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۲ جمعۃ المبارک یکم ستمبر ۱۹۹۵ء شمارہ ۳۵

احمدیت کے نغمات ملک ملک، بستی بستی پھیل رہے ہیں

خدا اس کا دشمن ہے جو آج مسیح موعودؑ کا دشمن ہے اور خدا اس کا خدا ہے جو آج مسیح موعودؑ کی غلامی کا دعویدار ہے

جلسہ سالانہ برطانیہ کے اختتامی اجلاس میں معاندین احمدیت کے عبرت انگیز واقعات کا تذکرہ

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز کی کاروائی کی مختصر روئیداد)

اتوار ۳۰ جولائی ۱۹۹۵ء جلسہ سالانہ برطانیہ کا آخری دن تھا۔ صبح دس بجے جلسہ کے چوتھے اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم کریم اسعد احمد خان صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاکیزہ عہد جوانی" کے موضوع پر اور پھر مکرم محمد ارشد احمدی صاحب نے "احمدی نوجوانوں کو درپیش دور حاضر کے مسائل" کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقاریر کیں۔ بعد ازاں مختلف مہمانان خصوصی نے حاضرین سے خطاب کیا۔ اور جلسہ میں شمولیت پر خوشی اور حاضرین کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

انٹرنیشنل مجلس عرفان۔ اسلام آباد میں ہی ایک مارکی میں جہاں غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمانان جمع تھے۔ ۳۰۔ ۱۱ بجے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ انٹرنیشنل مجلس عرفان منعقد ہوئی جس میں حاضرین نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے بعض سوالات کئے جن کے جوابات حضور نے ارشاد فرمائے۔ یہ کارروائی براہ راست مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ کے علاوہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں دکھائی اور سنائی گئی۔ اس مجلس میں ہونے والے بعض سوالات حسب ذیل تھے۔

☆ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ ☆ مستقبل میں احمدیوں کے لئے آپ کا کیا پیغام ہے؟ ☆ عیسائیت گناہ کے موروثی ہونے اور پھر حضرت عیسیٰؑ کی صلیبی موت کے ذریعہ اس سے نجات پر زور دیتی ہے۔ گناہ اور نجات کے متعلق اسلامی نظریہ کیا ہے؟ ☆ اسلام کے خلاف میڈیا میں بہت سا منفی پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔ احمدی اس کا ازالہ کس طرح کر سکتے ہیں؟ ☆ موت کے بعد روح کے عمل سے متعلق ایک صاحب نے سوال کیا کہ کیا مرنے کے فوراً بعد جوابدہی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اسلام تناسخ کے متعلق کیا کہتا ہے؟ ☆ کیا بوزنیا کی صورت حال کو جہاد سے تعبیر کیا جا سکتا ہے؟

اس نہایت دلچسپ مجلس کے بعد جلسہ گاہ کی مین مارکی میں عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔ [عالمی بیعت کی تقریب کے متعلق قدرے تفصیلی رپورٹ الفضل میں آئندہ شائع کی جائے گی۔ انشاء اللہ] عالمی بیعت کی نہایت ایمان افروز روح پرور تقریب کے بعد وہیں نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں اور شام چار بجے جلسہ کے اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

جب ملک ملک فتوحات کی نوبت بجے گی، جب جگہ جگہ سے فتوحات کی نوید سنائی دے گی اس وقت بھی قربانیاں تو جاری رہیں گی مگر آج کل کے دور کی قربانیوں کی جزا بہت زیادہ ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۵ اگست ۱۹۹۵ء)

لندن (۲۵ اگست) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے گزشتہ خطبات کے تسلسل میں مالی قربانی کے مضمون کو قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں مزید آگے بڑھاتے ہوئے اس کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ ابھی جماعت کے آخری غلبہ کی گھڑی کسی ایک ملک میں بھی اس طرح ظاہر نہیں ہوئی کہ جس سے یہ پتہ چلے کہ یہ ملک مکمل طور پر احمدیت کی آغوش میں آگیا ہے مگر کل وہ دن ضرور آئے گا جب تمہیں غلبہ نصیب ہوگا۔ اس وقت کی قربانیوں کا بھی خدا ہی اجر عطا فرمائے گا مگر آج اس دور میں کی جانے والی قربانیوں کا اجر ان سے سوا ہوگا۔ حضور نے بتایا کہ بعض اوقات فرائض کے مقابلہ میں وہ نفلی قربانی بڑھ

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

ہر شام مسجد فضل لندن کے احاطہ میں چہل پہل اور گہما گہمی نظر آتی ہے۔ درجنوں احباب محمود ہال میں اس انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں کہ باری آنے پر ان کا نام پکارا جائے۔ دوسری طرف حضور انور سے ملاقات کرنے کے بعد باہر نکلنے والوں کی خوشی کا عالم دیدنی ہوتا ہے۔ ہر چہرہ خوشی سے تمتما رہا ہوتا ہے۔ مسرتوں کے دائرے ہر آن وسیع سے وسیع ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہ سب فیضان ہے اپنے محبوب آقا حضور انور سے ملاقات کا۔ اللہ تعالیٰ کا کتنا احسان ہے کہ اس نے "ملاقات" کے اس فیضان کو ایم ٹی اے کے ذریعہ عالمگیر بنا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملاقات کی مسرتیں اور برکتیں اب ساری دنیا پر محیط ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر ہمارے دل جذبات شکر سے لبریز ہیں۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک۔

ہفتہ ۱۲ اگست ۱۹۹۵ء.

آج معمول کے مطابق حضور انور کی احمدی بچوں اور بچیوں کے ساتھ بے تکلفانہ تعلیمی کلاس منعقد ہوئی۔ حضور انور نے کھانا کھانے کے بعد کی دعا کے الفاظ "وسقانا" کی نہایت ہی پر معارف تفسیر بیان فرمائی اور بچوں کو آسان زبان میں سمجھایا کہ اس ایک لفظ کے پس منظر میں کیا کیا عجائبات قدرت پنہاں ہیں جن کو مستحضر کرتے ہوئے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہئے۔ حضور انور کی اس کلاس میں بیان کردہ تفاصیل ایسی ہیں کہ نہ صرف بچوں کو بلکہ بڑوں کو بھی یہ پروگرام پوری توجہ سے سننا چاہئے۔ کئی بچوں نے ذکر کیا ہے کہ ایک لفظ کی حضور نے ایسی حیران کن تفصیل بیان فرمائی ہے کہ ہم کبھی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے!

اتوار ۱۳ اگست ۱۹۹۵ء.

آج افریقہ کے مختلف ممالک کے احمدیوں کے ساتھ حضور انور کی مجلس سوال و جواب انگریزی زبان میں منعقد ہوئی۔ یہ سب دوست جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور انور نے درج ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے:۔

☆ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت قرآنی "خلقکم من نفس واحدة" کی تشریح بیان کرتے ہوئے ایک موقعہ پر جدید تحقیقات کا ذکر فرمایا تھا کہ نوع انسانی کا آغاز افریقہ سے ہوا۔ اس تعلق میں افریقہ کے لئے مستقبل میں جو اہم کردار ادا کرنا مقدر ہے اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ (جواباً حضور نے تفصیل سے اس آیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی)۔

☆ جبکہ بہت سے احمدی مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں کئی ایسے احمدی بھی ہیں جو مالی حیثیت کے باوجود قربانی میں سست ہیں انہیں مالی قربانیوں کے جہاد میں شامل کرنے کے لئے کیا اقدامات کرنے چاہئیں؟

☆ افریقہ میں بہت سے چرچ روحانیت کے نام پر توہمات اور ٹونے ٹوٹکے کا شکار ہیں۔ کیا ٹونے ٹوٹکے میں کوئی حقیقت ہے؟

سوموار۔ منگل، ۱۴۔ ۱۵ اگست ۱۹۹۵ء.

ان دو دنوں میں ہومیو پیتھی کی کلاسز نمبر ۱۰۲ و ۱۰۳ منعقد ہوئیں۔

بدھ۔ جمعرات، ۱۶۔ ۱۷ اگست ۱۹۹۵ء.

ان دو دنوں میں ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۳۷ اور ۴۷ منعقد ہوئیں۔ حضور انور نے علی الترتیب سورہ الانعام کی آیات ایک تا ۱۹ اور آیات ۲۰ تا ۴۲ کا ترجمہ اور بعض تفسیری نکات بیان فرمائے۔

جمعۃ المبارک ۱۸ اگست ۱۹۹۵ء.

آج اردو دان احباب کے ساتھ متفرق سوالات کی مجلس منعقد ہوئی۔ درج ذیل سوالات کے جوابات حضور انور نے بیان فرمائے۔

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام حضرت عیسیٰؑ اور دیگر سب انبیاء علیہم السلام سے بلند ہے۔ سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تو وحی حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر آتے تھے جبکہ قرآن مجید میں ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خدا تعالیٰ نے براہ راست کلام کیا۔ اس بات کی کیا وضاحت ہے؟

☆ قیامت کبریٰ کے ضمن میں حشر من الارض کو کیسے سمجھا جا سکتا ہے؟

☆ صلاۃ الوسطیٰ سے کیا مراد ہے؟ کیا اس سے دو نمازوں کے درمیان کے ذکر اور نماز کو مراد لیا جا سکتا ہے

☆ مختلف وظائف جو عام طور پر رائج ہیں ان کی افادیت پر تبصرہ۔

☆ خداتعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا کون سا آسان طریق ہے؟

☆ تمام مذاہب صلح و محبت کا پیغام لے کر آتے ہیں لیکن تاریخ عالم میں جتنا خون مذہب کے نام پر اور مذہبی جنگوں میں بہایا گیا ہے اتنا دوسری جنگوں میں نہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

☆ حضرت مریم علیہا السلام کے متعلق قرآن میں آتا ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے علیحدہ ہو کر ایک مشرقی مقام کی طرف چلی گئی تھیں اور دوسری طرف مسیح موعودؑ کے بارہ میں آتا ہے کہ وہ دمشق کے مشرق میں منارۃ بیضاء پر نازل ہونگے۔ کیا اس بات میں دونوں مسیح میں مشابہت ہے یا یہ کوئی ایسی بات نہیں؟

☆ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی صفت کلام کو بطور فعل کے تو پیش کیا ہے بطور صفت کے پیش نہیں کیا گیا یعنی کلیم کا لفظ صفات الٰہیہ کے طور پر نہیں آیا۔ اس کی کیا حکمت ہے؟

☆ قرآن مجید کی سورہ نساء میں ہے کہ بعض لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ تم نے زمین میں ہجرت کیوں نہ کی۔ دوسری طرف ہجرت کے دروازے بند ہو رہے ہیں۔ اس پر کیا تبصرہ ہے؟

☆ اس تجویز پر تبصرہ کہ درثمین کے تراجم دنیا کی مختلف زبانوں میں ہونے چاہئیں۔

☆ قادیان واپسی کب تک متوقع ہے؟

جواباً حضور نے فرمایا کہ یہ بتائیں کہ آپ نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ پھر فرمایا کہ "پہلے مدینہ فتح ہوا تھا پھر مکہ واپس گئے ہیں۔ اس کی فتح سے پہلے نہیں"۔ نیز فرمایا "پاکستان کے احمدیوں کو میری یہ نصیحت ہے کہ اپنا حصہ ڈالیں تو سہی۔ مولوی سے ڈر کے کہاں تک اپنی فتوحات سے اعراض کرتے رہیں گے ...... کچھ کریں تو اللہ کے فضل سے ..... جو انقلاب آپ کو پانچ سو سال دور دکھائی دے رہا ہے وہ چند قدم کے فاصلہ پر نظر آئے گا"۔

(ع - م - ر)

احادیث النبی ﷺ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِیَّاکُمْ وَالظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰٓی اَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ۔ (مسند احمد ص۳۲۳)

حضرت جابرؓ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں بن کر سامنے آئے گا اور حرص، بخل اور کینہ سے بچو کیونکہ حرص، بخل اور کینہ نے تم سے پہلوں کو ہلاک کیا، اس نے ان کو خونریزی پر آمادہ کیا اور ان سے قابل احترام چیزوں کی بے حرمتی کرائی۔

احساس کو بھی جانچ نظر کو ٹٹول بھی
ماحول جل رہا ہے تو کچھ منہ سے بول بھی
یوں تو ازل سے روح تھی اس[۱] کی سحر سفید
وہ سرو قد تھا جسم کا سچا سڈول بھی
میں روح عصر ہوں نہ مجھے موت سے ڈرا
میری ادا کو جان مجھے ماپ تول بھی
نادان تیرے من کی عمارت تو ڈھے چکی
مسمار ہو نہ جائے کہیں تن کا خول بھی
تو کیوں تکلّفات کی سولی پہ چڑھ گیا
کافی تھے مجھ کو پیار کے دو چار بول بھی
میں اسم ہوں تو اسم کا کچھ احترام کر
سولی پہ بھی سجا مجھے مٹی میں رول بھی
دار و رسن سے ماپ مرے قد کو لاکھ بار
اک بار خود کو میرے ترازو میں تول بھی
چہرے تو اہل شہر نے نیلام کر دیئے
کیا سوچتا ہے بیچ دے چہروں کے خول بھی
تو فیصلہ تو کر مگر اتنا نہ مسکرا
ایسا نہ ہو کہ ڈھول کا کھل جائے پول بھی
ہوگا اک اور فیصلہ اس فیصلے کے بعد
اترا نہ اس قدر کہ یہ دنیا ہے گول بھی
انصاف مٹ گیا ہے ترا خوف اٹھ گیا
اے رب ذوالجلال و المیزان بول بھی
مضطر لہو سے دھل گئیں ساری سیاہیاں
سورج چڑھا ہوا ہے ذرا آنکھ کھول بھی

(محمد علی)

[۱] ایک شہید

بقیہ (خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۵ اگست ۱۹۹۵ء)

جاتی ہے جو دنیا کی نظروں سے مخفی کی جائے۔ جیسے نماز تہجد کی جو ایک نفل نماز ہے غیر معمولی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اسی طرح بہت سے پردے ہیں جن کے پیچھے رہتے ہوئے قربانی کرنا یقیناً پردے اٹھنے کے بعد کی قربانیوں کی نسبت زیادہ فضیلت والی بات ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ عظیم تر قربانیوں کے دن لمبے نہیں چلیں گے۔ جب ملک ملک فتوحات کی نوبت بجے گی، جب جگہ جگہ سے فتوحات کی نوید سنائی دے گی اس وقت بھی قربانیاں تو جاری رہیں گی مگر قرآن مجید سے واضح ہوتا ہے کہ فتح اور غلبہ سے پہلے کی قربانیاں بہت عظمت رکھتی ہیں۔ آج ایسا دور ہے جب دین خدا کو قرض کی ضرورت ہے اور اللہ کی ضرورت دراصل خدا کے ان بندوں کی ضرورت ہے جن پر اس کا پیغام پہنچانے کی ذمہ داری ڈالی جاتی ہے۔ آج کل کے دور کی قربانیوں کی جزا بہت زیادہ ہے۔ خدا کی راہ میں مالی قربانی دین کا ایسا لازمی حصہ ہے جس کے بغیر دین زندہ رہ ہی نہیں سکتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگرچہ زمین و آسمان کی میراث اللہ ہی کی ہے اس کے باوجود وہ انفاق کی تعلیم دیتا ہے یہ بتانے کے لئے کہ اگر تم میری اس لامتناہی دولت میں سے کچھ مجھ سے لینا چاہتے ہو تو اس کا یہ طریق ہے کہ میری راہ میں میری رضا کی خاطر خرچ کرو۔ یہ ایک تجارت ہے جسے "تجارۃ لن تبور" بھی فرمایا گیا یعنی اس تجارت میں کوئی گھاٹا یا نقصان نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ تجارتیں تین قسم کی ہیں۔ ایک وہ جس کے ساتھ ایمان کی کوئی شرط نہیں۔ یہ عام تجارت ہے۔ دوسری وہ تجارت جس کے ساتھ عقل کا کوئی تعلق نہیں بلکہ ایمان کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہ یقینی تجارت ہے جو کبھی بھی ہلاک نہیں ہوگی۔ اس میں کوئی نقصان کا اندیشہ نہیں۔ یہ تجارت دنیا میں ہی نہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی فائدہ دے گی۔ تیسری تجارت قرضہ حسنہ والی ہے۔ یہ انفاق نہیں قرضہ حسنہ ہے۔ یہ وہ تجارت ہے جس میں آپ اس وقت مال دیتے ہیں جب دین کو ضرورت ہے۔ باوجودیکہ سب کچھ خدا کا ہے مگر وہ چاہتا ہے کہ آپ اس ذمہ داری کو سنبھالیں اور اس کے بدلے پھر خدا بڑھا چڑھا کر واپس فرمائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ قرضہ حسنہ کے دو پہلو ہیں ایک لینے والا جو خدا ہے دوسرا بندہ ہے جو قرضہ دینے والا ہے۔ اسے قرضہ حسنہ اس لئے کہا گیا ہے کہ دینے والا یعنی بندہ اس لالچ میں نہیں دیتا کہ یہ بڑھے گا بلکہ ضرورت کی وجہ سے دیتا ہے۔ دوسرا لینے والے کا پہلو ہے کہ وہ ایسا معزز ہے کہ غیر مشروط قربانی کا لامتناہی اجر عطا فرماتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ پھر خرچ کے پیچھے کون سی روح ہونی چاہئے اور سب سے اعلیٰ قربانی کون سی ہوتی ہے جو قبول ہوگی۔ اس کا ذکر آیت "لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون" میں فرمایا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جتنی زیادہ اللہ سے محبت ہو اتنا ہی زیادہ انسان وہ مال خرچ کر سکتا ہے جس سے اسے محبت ہو۔ جن کے دل اللہ کی محبت سے سرد ہو جاتے ہیں ان کے اموال میں طاقت نہیں ہوتی، وہ بے معنی ہو جاتے ہیں۔ اصل فیصلہ یہ ہوگا کہ اللہ کی محبت کی گرمی سے خرچ ہوا ہے یا خدا سے سرد مہری کے نتیجہ میں۔ حضور نے حدیث نبویؐ کے مضمون کے حوالہ سے بتایا کہ دنیا کے خرچ بھی جو انسان کرتا ہے ان میں بھی اگر اللہ کی محبت کی گرمی پیدا کر دی جائے تو وہ عبادت بن جاتا ہے۔

خطبہ کے آخر پر حضور نے فرمایا کہ نماز جمعہ کے بعد بعض مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا کی جائے گی۔ ان میں سے بعض کا حضور نے خصوصیت سے ذکر فرمایا۔ ان میں ایک مکرم ابراہیم صاحب آف سکاٹ لینڈ تھے جو پانچ سال قبل مسلمان ہوئے اور بوزنیا کے لئے قربانی کا جذبہ دل میں ابھرا۔ یہ جماعت کے Convoy میں شامل ہو کر بوزنیا جاتے رہے ہیں۔ چند دن قبل سرائیوو کے قریب ایک بارودی سرنگ کے پھٹ جانے کی وجہ سے ان کی شہادت ہوئی۔ دوسرے مبشر احمد صاحب باجوہ جو جماعت احمدیہ جرمنی کے سرگرم کارکن، احمدیت کے فدائی، خلافت کے عاشق تھے۔ ان کی زندگی اس کام میں وقف رہتی تھی کہ کس طرح مجھے خوشی کی خبر پہنچائیں۔ یہ بھی گزشتہ دنوں ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔ حضور نے ان کا بڑی محبت سے قدرے تفصیلی ذکر فرمایا اور فرمایا کہ جس جذبہ سے انہوں نے خدمت کی ہے میں ان کو شہید سمجھتا ہوں۔ اسی طرح حضور نے مکرمہ عائشہ صاحبہ مرحومہ اہلیہ کرنل سلطان محمد صاحب آف اٹک کا بھی ذکر فرمایا جو حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی بیٹی تھیں۔ اسی طرح حضور نے مکرم ڈاکٹر نعیم اللہ صاحب میر (بریڈفورڈ)، مکرم بشیرالدین صاحب خالد (بنگلہ دیش) اور میاں جہانگیر وٹو صاحب مرحوم کا خصوصیت سے ذکر فرمایا جو میاں منظور احمد صاحب وٹو، وزیر اعلیٰ پنجاب، پاکستان کے والد تھے اور بڑے بہادر اور نڈر احمدی اور احمدیت کے کامل وفادار تھے۔ حضور نے تمام مرحومین کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے احباب کو دعا کی تحریک فرمائی۔

اختتامی اجلاس

جونہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اختتامی اجلاس میں شمولیت کے لئے سٹیج پر تشریف لائے، جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ یہ گونج کسی صورت کم ہوتی نظر نہ آتی تھی کہ افریقن احمدیوں نے اپنے مخصوص انداز میں مل کر کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" گانا شروع کر دیا۔ حضور انور اور باقی سب حاضرین بھی ان کے ساتھ یہ پاکیزہ کلمات گانے لگے۔ بعد ازاں انڈونیشیا سے آئے ہوئے وفد نے بھی اپنے انداز سے "صلی اللہ علیہ وسلم" کا دلکش ترانہ گانا شروع کر دیا جس کی قیادت مکرم منیر الاسلام صاحب نے کی۔

اس موقع پر حضور نے بتایا کہ قازقستان کی ایک مخلص خاتون نے بڑی چاہت اور شوق سے ایک گاؤن تیار کر کے بھجوایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ان کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے ازراہ شفقت و دلداری تھوڑی دیر کے لئے وہ گاؤن پہنا اور ان کا شکریہ ادا فرمایا۔ اس کے بعد اجلاس کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم مکرم منیر الاسلام صاحب نے کی جس کا اردو ترجمہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے پڑھ کر سنایا۔ تلاوت کے بعد کبابیر سے آئے ہوئے نوجوانوں نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ مل کر پڑھا۔ جس کا اردو ترجمہ اس سے پہلے عبدالمومن طاہر صاحب پڑھ چکے تھے۔ بعد ازاں مکرم عصمت اللہ صاحب (جاپان) نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے کچھ اشعار پڑھ کر سنائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری خطاب سے قبل قازقستان کے ایک معروف قومی سنگر کو دعوت دی جو قازقستانی انداز میں اوپرا گاتے ہیں کہ وہ اپنے انداز میں کچھ سنائیں۔ انہوں نے گزشتہ عید کے موقعہ پر بہت اخلاص کے رنگ میں جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔

حضور نے فرمایا کہ احمدیت کے نغمات ملک ملک، بستی بستی پھیل رہے ہیں۔ اور ہر نوع کے انسان، ہر قسم کے خوبصورت اور خوشنما، خوش آواز پرندے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے اختتامی خطاب کا آغاز تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورہ المومن کی آیات ۸۳، ۸۴ کی تلاوت سے فرمایا۔ اسی طرح سورہ الاعراف آیت نمبر ۸۷ کے مضمون کو بھی پیش فرمایا اور فرمایا کہ آج کی تقریر کا موضوع اس مضمون پر مشتمل ہے کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیسے ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن الفاظ میں انذار کیا، جہاں خوش خبریاں دیں اور ہمارے دلوں کو ثبات بخشا وہاں غیروں کو بار بار متنبہ کیا کہ دیکھو مجھ سے نہ لڑو۔ اللہ تعالیٰ کی پرشوکت آواز کو سنو کہ "مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۔

سر سے لے کر پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے میرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

مگر افسوس کہ جنہوں نے نصیحت نہ پکڑنی ہو وہ نہیں پکڑتے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے اس مضمون کو خصوصیت سے اپنے ہجرت کے گزشتہ گیارہ سال کے تعلق میں آپ کے سامنے رکھنا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابی موسیٰؓ سے مروی یہ حدیث پیش فرمائی کہ:

"اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت ضرور دیتا ہے مگر جب اسے پکڑتا ہے پھر وہ بچ نہیں سکتا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

"وکذالک اخذ ربک اذا اخذ القریٰ وھی ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید"

(ریاض الصالحین باب تحریم الظلم والامر برد المظالم)

حضور نے فرمایا کہ مخالفین کے ارادے جماعت کے متعلق کیا تھے اس کی چند مثالیں یہ ہیں کہ:

☆ "ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے"۔ (ہفت روزہ ختم نبوت ۷ تا ۲۰ جولائی ۱۹۹۵ء)۔

☆ مدیر "لولاک" نے کہا کہ:

"بخاری مرحوم کے جانثار مرزائیت کا ایسا تعاقب اور محاسبہ کریں گے کہ انگلستان مرزائیت کا قبرستان ثابت ہوگا۔

(لولاک ۱۵ اگست ۱۹۹۴ء)

☆ ۱۱۲ مبلغین کرام نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ مرزائیت کے تعاقب کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں وقف کر دیں گے اور قادیانیوں تک کلمہ حق پہنچائیں گے اور ملک عزیز میں قادیانیوں کو نہیں پنپنے دیں گے۔ (لولاک، ۲۱ جولائی ۱۹۹۵ء)

☆ قادیانیت کا ہر محاذ پر مقابلہ کیا جائے گا۔ جب تک قادیانیت کا دنیا سے صفایا نہیں ہو جاتا ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

(ختم نبوت ۱۷ تا ۲۷ دسمبر ۱۹۹۴ء)

☆ ہم ہر حال میں باطل کا مقابلہ کرتے رہیں گے اور قادیانی فتنہ کو صفحہ ہستی سے مٹا کر دم لیں گے۔ (مولانا عبدالمنان)

☆ پندرھویں صدی قادیانیت کی موت کی صدی ثابت ہوگی۔

(اداریہ رسالہ ختم نبوت ۲۷ جنوری ۱۹۹۴ء)

حضور نے فرمایا کہ یہ ان کی جھوٹی تعلیاں تھیں۔ خدا کی تقدیر نے کیا ظاہر فرمایا اور کون پکڑا گیا۔ یہ صدی کس کا قبرستان بن رہی ہے اور کن لوگوں کی صفیں لپیٹی جا رہی ہیں۔ یہ چند واقعات جو میں آپ کے سامنے رکھنے لگا ہوں اس بات پر گواہ ہونگے اور آپ کو دکھائیں گے کہ خدا کس کا خدا ہے اور کس کا دشمن ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خدا اس کا دشمن ہے جو آج مسیح موعود علیہ السلام کا دشمن ہے اور خدا اس کا خدا ہے جو آج مسیح موعودؑ کی غلامی کا دعویدار ہے۔ پس وہ آپ کا اور میرا خدا ہے اور ان ظالموں کا دشمن ہے اور ہمیشہ دشمن رہے گا۔

حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے قرب کے نشانات کثرت سے احمدیوں کے حق میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ ایسے تمام واقعات کو گواہیوں کے ساتھ منضبط کر کے مرکز میں بھجوانا چاہئے۔

ننکانہ

حضور نے اپریل ۸۹ میں ننکانہ میں ہونے والے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جبکہ احمدیوں کے گھروں پر حملہ کیا گیا، انہیں جلایا اور لوٹا گیا کہ:

☆ آگ لگانے اور نقصان پہنچانے والوں میں ایک نوجوان عبدالشکور نامی پیش پیش تھا۔ آگ لگانے کے لئے پٹرول پھینکتا تھا۔ عید سے چند دن قبل موٹر سائیکل سے گر کر ہلاک ہو گیا۔ اس کی بھابھی اور بھتیجی بھی اس کے ساتھ ہلاک ہو گئیں۔ اور ان کی لاشیں بری طرح مسخ ہو گئیں۔

☆ رفیق نامی شخص جو مخالفت میں پیش پیش تھا اور اس نے مربی سلسلہ مبارک احمد نجیب صاحب کے گھر کو آگ لگائی اور خوشی سے بھنگڑا ڈالا تھا اور کہتا تھا کہ میں نے مرزائیوں کے مبلغ کا گھر جلا دیا۔ اس واقعہ کے چار پانچ روز بعد اس کی جوان بیٹی مر گئی۔ اس کا بڑا لڑکا ہنگامہ کرنے والوں میں برابر کا شریک تھا۔ قریباً ڈیڑھ ماہ بعد کرکٹ کھیلتے ہوئے گیند آنکھ پر لگا۔ اتنی شدید چوٹ تھی کہ آج تک بینائی بحال نہیں ہو سکی۔

☆ ننکانہ میں گھروں کو لوٹنے اور جلانے کے بعد صدر ختم نبوت متین خالد اور شوکت علی نے کہنا شروع کیا کہ اب ہم نے مرزائیوں کی ٹانگیں توڑنی ہیں۔ کچھ عرصہ بعد متین خالد کا بھتیجا چھت سے گرا اور ٹانگ ٹوٹ گئی۔ انہیں دنوں اس تنظیم کے سرپرست اعلیٰ حمید رحمانی کے بیٹے کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور وہ خورد برد کے الزام میں صدارت سے ہٹا دیا گیا۔

☆ ایک نوجوان جو کہ سبزی فروش تھا اور مخالفین کے ساتھ ظلم و ستم میں برابر کا شریک تھا۔ ریل گاڑی کے سفر کے دوران گاڑی کی زد میں آ گیا اور ہلاک ہو گیا۔

☆ اس ظلم میں شریک ایک شخص محمود الحسن نے خود کشی کر لی۔

حضور نے فرمایا کہ یہ اتفاقی حادثات تو نہیں۔ یہ لوگ پہلے بھی سالہا سال سے اسی طرح بستے تھے ان کے خاندانوں میں کوئی ایسے اچانک حادثات نہیں پیش آئے مگر جب پیش آئے تو انہیں لوگوں کو پیش آئے جو ننکانہ کے فسادات میں صف اول میں تھے اور ایندھن اکٹھے کرنے والے اور آگیں جلانے والے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ انہی میں سے ایک معاند احمدیت مولا بخش بٹ کہا کرتا تھا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے احمدیوں کی مخالفت کے لئے پیدا کیا ہے۔ ایک دن ایک احمدی دوست مرزا الطاف الرحمان صاحب سے کہنے لگا کہ تجھے کسی نے گولی مار دینی ہے اور تیرا کوئی گواہ بھی نہ ہوگا۔ کچھ عرصہ بعد ایک دشمن نے اس کے گھر میں داخل ہو کر گولی مار دی جو کہ اس کے سر میں لگی۔ یہ معذور ہو گیا اور آخر کار مر گیا۔ اس کا قاتل بری ہو گیا کیونکہ اس کا کوئی گواہ نہ تھا۔

چک سکندر

☆ ایک نوجوان لڑکی نسرین بنت غلام علی آگ لگانے اور لوٹ مار کرنے والیوں میں شامل تھی۔ اس کے بھائی باپ ماں بھی اس ظلم میں شامل تھے اس لڑکی کو ایک دن سانپ نے ڈسا اور وہ ہلاک ہو گئی۔ اس کو اتنی مہلت بھی نہ ملی کہ وہ پانی مانگ سکے۔

☆ ایک مخالف عورت کی بچی باہر سے ہنستی کھیلتی ہوئی گھر آئی اور باورچی خانہ کے شیلف کے نیچے سے کوئی چیز لینے کے لئے گئی۔ شیلف ٹوٹ کر گری وہیں اس بچی کا کچومر نکال دیا۔ اس کا چہرہ مسخ ہو گیا اور دکھانے کے قابل نہ رہا۔ اس کی ماں یہ بین کر کے روتی تھی کہ اے میری بیٹی تیری موت میرے ہی کسی جرم کا نتیجہ ہے۔

حضور نے فرمایا اور وہ جرم کیا تھا۔ وہ بھی احمدی گھروں کو آگ لگانے میں پیش پیش تھی۔

☆ حضور نے فرمایا کہ وہ امیر جوان کا سربراہ تھا جس کے مقدر میں ابھی اور بدنصیبیاں دیکھنی لکھی ہیں اس کا دست راست ضیاء اللہ نامی ایک شخص تھا، ۲۲ سال کا لڑکا، اس کی والدہ کا نام آمنہ بی بی۔ جہاں امیر نے مردوں کو منظم کیا۔ خواتین کا شعبہ آمنہ کے ذمہ تھا۔ اس نے گھر گھر جا کر عورتوں کو اکسایا۔ ضیاء اللہ کی والدہ آمنہ کے پاس ایک لڑکی پڑھتی تھی۔ ضیاء اللہ کی اس لڑکی سے آشنائی ہو گئی۔ اس لڑکی کے بھائیوں نے اسے بہت مارا پیٹا اور اس کے منہ میں گوبر ڈالا۔ اسی پر بس نہیں کی، چند دن کے بعد انہوں نے دوبارہ اسے مارا پیٹا اور اس کا برا حال کر دیا اور ناک سے زمین پر لکیریں نکلوائیں۔ اب یہ نوجوان سارے گاؤں کے سامنے ذلیل و رسوا ہو چکا ہے۔

☆ وارث نامی شخص امیر کے خاص معتمدین میں سے تھا۔ وہ بھی عبرت کا نشان بنا۔

یہ شخص بہت گالیاں دینے والا اور ہر ظلم میں پیش پیش تھا۔ یہ شخص کہا کرتا تھا کہ جب کوئی شخص (نعوذباللہ) مرزا (حضرت مسیح موعودؑ) کو گالیاں دیتا ہے تو مجھے بڑا سرور حاصل ہوتا ہے۔ اس کی ماں نے بھی ظلم و ستم میں حد کر دی۔ جس دن حملہ ہوا چند احمدی عورتیں اپنی جان بچا کر کھاریاں کی طرف جا رہی تھیں تو یہی وہ بدنصیب شخص ہے جس نے آگے بڑھ کر ان کو روک لیا۔ لاٹھی اس کے پاس تھی اس نے کہا واپس چلو اور چل کر اعلان کرو کہ ہم احمدیت سے منحرف ہو چکی ہیں۔ لیکن سبھی نے اس کو دھتکار دیا۔

وارث کا انجام اس طرح ہوا کہ یہ شخص برقی رو کے جھٹکے سے ہلاک ہوا۔ اس کے مرنے پر امیر نے اس کی لاش پر آ کر یہ بین کیا کہ "میرا بازو ٹوٹ گیا، میری کمر جھک گئی"۔

ساہیوال

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ساہیوال میں ہونے والے بعض واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے طلباء نے جب مسجد بیت الحمد پر حملہ کیا تو اس وقت جامعہ رشیدیہ کے مالک و مختار مولوی حبیب اللہ تھے۔ اس واقعہ کے ایک سال کے اندر اندر مولوی حبیب اللہ صاحب اور ان کے پانچ قریبی عزیز پے در پے وفات پا گئے۔ ان پانچوں کی بیوگان اس مدرسہ کے احاطہ میں رہائش رکھے ہوئے تھیں۔ پھر آپس میں الزام تراشیاں شروع ہوئیں اور تمام بیوگان کو وہاں سے نکال دیا گیا۔ دونوں فریق ایک دوسرے کے خلاف اتنا گند اچھالتے اور جھوٹ بولتے کہ سننے والے توبہ توبہ کرتے۔ یہاں تک کہ دونوں فریق ایک دوسرے کو "مرزائی اور قادیانی" کہنے لگے۔

آگے خدا کی تقدیر دیکھیں کہ یہی مولوی حبیب اللہ صاحب مدرسہ میں اپنی مضبوطی کے لئے ایک پیر جی عبدالعلیم رائے پوری کو لائے تو یہی شخص اس کی بربادی اور ہلاکت کا موجب بنا اور بعد میں یہ مولوی پیر جی خود بھی گولیوں میں بھونا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ عبرت کی تاریخ نہیں تو اور کیا ہے۔

☆ حضور نے فرمایا کہ مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب آف ساہیوال لکھتے ہیں:

"ہمارے مخالفین جنہوں نے ۱۹۸۴ء میں ...... احمدیہ مسجد پر حملہ کر کے آیات قرآنی اور کلمہ طیبہ کی بے حرمتی کی تھی، آپس میں شدید اختلاف رونما ہونے

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW

FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:

041 777 8568
FAX 041 776 7130

کی وجہ سے ایک دوسرے کے خلاف الزامات لگا رہے ہیں۔ ایک وکیل ..... جو کہ ان کیسوں میں زیادہ ہمارے خلاف حصہ لیتے تھے وہ ایک مہینہ سنٹرل جیل ساہیوال میں گرفتار ..... رہے ہیں۔ اور اس کو اسی ایس ایچ او نے گرفتار کیا جس نے اس وکیل کی مدد سے جماعت احمدیہ کے احباب کو گرفتار کیا تھا۔ "تلک الایام نداولھا بین الناس"۔

اس وکیل کی اللہ تعالیٰ نے بہت تذلیل کی ہے۔ علماء نے اپنے جلسوں میں اس پر ادارہ جامعہ رشیدیہ کے روپیہ کو خورد برد کرنے کا الزام لگایا اور اخبارات میں اشتہار دے کر اس کو ذلیل کیا ہے۔ غرضیکہ جامعہ برباد ہوا اور اسے سیل کر دیا گیا۔

فیصل آباد

حضور نے بتایا کہ حلقہ کریم نگر ضلع فیصل آباد میں ایک شخص امتیاز شاہ تھا جو کہ احمدیوں کے خلاف سب مقدمات اور فسادات کا بانی تھا۔ اس نے سب سے پہلا مقدمہ کلمہ کا درج کروایا، احمدیوں کو زد و کوب کیا اور دو تین تھانوں کی پولیس بلائی اور ۳۵ احمدیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بعد اس نے تین مقدمات عیدین اور جمعۃ الوداع کے موقعہ پر کروائے۔ اس کے علاوہ مختلف احمدیہ احباب پر بے سروپا مقدمات درج کروائے۔ ہمارے احمدی بچے جہاں مل جاتے انہیں مارتا، بچوں پر بھی اس بدبخت نے مقدمات درج کروائے۔ پولیس بھی بارہا گھروں میں آکر احمدیوں کو تنگ کرتی۔

اس کا انجام بہت برا ہوا پھر خود اس پر بہت سے مقدمات بنے۔ جن میں بعض غیر فطری افعال کے مقدمات بھی تھے۔ جس کے نتیجے میں یہ بدمعاشوں میں شامل ہو گیا۔ ان بدمعاشوں کی آپس میں لڑائیاں بھی ہوئیں اور ایک دوسرے پر گولیاں بھی چلیں۔ اس پر بہت سے مقدمات قائم ہوئے۔ اب تک یہ مفرور ہے اور اس کا کچھ پتہ نہیں کہ کہاں ہے۔

اسی امتیاز شاہ کا ایک دست راست جو احمدیوں پر ظلم میں برابر کا شریک تھا۔ اس کا انجام بھی بہت برا ہوا۔ اور اس پر خدا کا غضب اس طرح ٹوٹا کہ اس نے ایک دوکان بنائی اور دوکان کے باہر ایک جھولا لگا دیا۔ بچوں سے اس جھولے کا کرایہ لیتا تھا۔ ایک دن اس نے ایک بچے کو مارا۔ اس کی والدہ آئی تو اس کی بھی بے عزتی کی۔ اس عورت کا ایک بچہ جو آٹھویں جماعت کا طالبعلم تھا اس نے غصے میں اپنے باپ کی بندوق اٹھائی اور سیدھا اس کی دوکان پر گیا اور فائر کر دیا اور یہ شخص وہیں ڈھیر ہو گیا۔

حضور نے فرمایا کہ جب خدا کی پکڑ آتی ہے تو کئی بہانے ڈھونڈ نکالتی ہے۔ کوئی نہیں جو اس کی پکڑ کی راہ روک سکے۔

☆ میڈیکل کالج فیصل آباد کے ایک طالب علم کا تعلق بھی اسی امتیاز شاہ سے تھا۔ اس نے پولیس کے تھانے دار سے میٹنگ کی جس میں چند احمدیوں کو بھی بلایا اور وہاں دھمکی دی کہ ہم کسی مرزائی کو اس محلہ میں نہیں رہنے دیں گے۔

اس دھمکی کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے بہت جلد پکڑا۔ چند دنوں کے بعد وہ ایک عورت کو سکوٹر پر پیچھے بٹھائے جا رہا تھا کہ ایک بس نے ٹکر مار کر کچل دیا اور اس کا صفایا ہو گیا۔ حضور نے فرمایا جو احمدیوں کو اس محلہ سے نکالنا چاہتا تھا اس کی گندی ذات سے وہ محلہ خدا کی تقدیر نے پاک کر دیا۔

کلمہ طیبہ پر ہاتھ ڈالا

پاکستان میں احمدیہ مساجد سے کلمہ مٹانے کے بہت سے واقعات ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جھنگ صدر کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"مولویوں اور ان کے ساتھیوں نے ہماری مسجد پر حملہ کیا، اس پر لکھا ہوا کلمہ مٹا دیا لیکن صرف ڈیڑھ ماہ بعد خدا تعالیٰ نے ان سب کو جو اس ناپاک کام میں شریک تھے شدید سزا دی۔ ایک جلسہ میں ان لوگوں نے ہنگامہ کیا اور اے۔ سی کو اغوا کر لیا جس پر پولیس نے سخت ردعمل دکھایا۔ ان کو باندھ کر پیٹا گیا۔ ان کی داڑھیاں نوچی گئیں اور وہ تیرہ کے تیرہ جنہوں نے مسجد احمدیہ سے کلمہ مٹایا تھا جیل میں چلے گئے۔"

حضور نے فرمایا کہ خدا کی جب پکڑ آتی ہے تو دردناک عذاب کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔

☆ حکیم عبدالحمید صاحب مرحوم آف گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ، کلمہ طیبہ بیت الذکر کی پیشانی پر لکھنے کے سلسلہ میں مولویوں نے بالکل غلط نام ہمارے بنے مربی صاحب کا دے دیا تھا اور بیت الذکر کے سامنے کے ایک گھر والے کو بطور گواہ کھڑا کیا تھا اور گواہ .... نے تصدیق کی تھی کہ ہاں میں نے خود اس مربی کو کلمہ لکھتے دیکھا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کلمہ لکھنا تو قابل فخر بات ہے لیکن اتفاق ایسا تھا کہ اس مربی نے نہیں لکھا تھا۔ یہ ہمارے ایک نواحمدی نوجوان کو دھمکیاں بھی دیا کرتا تھا کہ احمدیت کو چھوڑ دو..... ورنہ تمہارا بہت برا حشر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس جھوٹے گواہ کو فاترالعقل کر دیا۔ اور آج کل یہ مینٹل ہسپتال میں اپنی باقی زندگی کے دن گزار رہا ہے۔

☆ وحید محمود صاحب جرمنی سے اپنے خط محررہ ۱۰ جون ۱۹۹۰ء میں لکھتے ہیں کہ میرے والد ملک عبدالغنی صاحب پر کلمہ دیوار پر لٹکانے کی وجہ سے مقدمہ ہوا۔ دو دن کے بعد اباجان کی ضمانت ہو گئی۔ آپ نے گھر آکر دوبارہ کلمہ طیبہ دیوار پر آویزاں کر دیا۔

ایک روز جبکہ والد صاحب گھر پر نہ تھے حوالدار مولویوں کے اکسانے پر تین سپاہیوں کو ساتھ لے کر ہمارے گھر آیا۔ گھر میں صرف میرا چھوٹا بھائی اور والدہ تھیں۔ بھائی بیمار تھا، اس کو ڈرپ لگی ہوئی تھی۔ والدہ نے دروازہ کھولا تو حوالدار نے کہا یہ کلمہ اتار دو۔ والدہ نے کہا ہرگز ایسا نہیں ہو گا نہ اتاروں گی نہ اتارنے دوں گی۔ اس پر حوالدار نے والدہ صاحبہ سے بہت سخت کلامی کی اور دھکا دیا جس سے وہ گر گئیں لیکن آخر وقت تک یہی کہتی رہیں کہ میں کلمہ طیبہ نہیں اتارنے دوں گی۔ اگر تم نے کلمہ اتارنا ہے تو میری لاش پر سے گزر کر جانا ہو گا۔ اس پر حوالدار نے بڑی بدزبانی کی اور وہاں سے چلا گیا۔

اب اس حوالدار کا واقعہ یہ ہے کہ دن بدن ذلیل ہونے لگا۔ کراچی کے ہنگاموں کے دوران اس کے گھر پر فائرنگ ہوئی، اس کی لڑکی موقع پر ہلاک ہو گئی، اس کے گھر کو آگ لگا دی گئی، اس کے بیوی بچے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ یہ خود بڑی مشکل سے جان بچا کر بھاگا۔ اس کا گھر مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ اور کلمہ طیبہ پر ہاتھ ڈالنے کا وبال اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہا۔

مساجد پر حملے

پاکستان میں احمدیہ مساجد پر جو حملے ہوئے ہیں اور بے حرمتیاں ہوئیں اس سلسلہ میں واقعات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ نصراللہ خان صاحب بھٹی چک نمبر ۱۶۳ ضلع وہاڑی سے لکھتے ہیں کہ ظالموں نے چک نمبر ۱۶۳ ضلع وہاڑی کی مسجد شہید کر دی۔ جب بھی اپنی مسجد کی جگہ کو دیکھتے تو آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے گھر کا بدلہ خوب لیا۔ جن چار پانچ آدمیوں نے مقدمہ کیا تھا ان میں سے تین کو اللہ تعالیٰ نے ایسی سزا دی ہے کہ جو ساری زندگی ان کے لئے عبرت کا نشان بنی رہے گی۔

حضور نے فرمایا کہ ان تین مخالفین پر پکڑ کے جو واقعات ہیں یہ بتاتے ہیں کہ یہ کسی تقدیر کے مطابق منظم طریق پر رونما ہوئے ہیں اتفاقی حادثات نہیں ہیں۔

☆ ایک کو اللہ نے ایسا پوتا دیا کہ اس کے جو حوائج ضروریہ کے سوراخ ہیں وہ تھے ہی نہیں اور بڑے عذاب اور درد میں تڑپتا رہا اور پھر آپریشن کر کے اس کے بیگ لگائے گئے۔

☆ دوسرے کو بھی اللہ نے ایسا پوتا دیا کہ اس کا ناک نہیں تھا۔ اور سر پر ایسے نشان تھے جیسے کلہاڑی سے ضربیں لگائی گئی ہوں اور سب ڈاکٹر حیران تھے کہ یہ نشان کیسے پڑے۔

☆ تیسرے کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک پوتا دیا اور وہ دونوں ٹانگوں سے معذور ہے۔ حضور نے فرمایا اب یہ عجیب بات ہے کہ اس خاندان میں اس سے پہلے کوئی بیمار بچہ نہیں ہوتا تھا اچانک یہ کیا بپتا پڑی کہ تینوں کو پوتے ملے۔ یہ بتانے کے لئے کہ تمہاری اگلی نسلیں بھی مغضوب ہو چکی ہیں اور تینوں پوتوں کو پیدائش سے پہلے کی بیماریاں ظاہر کرتی ہیں کہ اتفاقی حادثہ نہیں تھا بلکہ خدا کی تقدیر کے تحت ظاہر ہوا ہے۔

جو نشان مانگا، وہی ملا

حضور نے فرمایا کہ بعض دفعہ ایسا ہوا کہ تعلی سے لوگوں نے کوئی نشان مانگا اور خدا نے ویسا ہی نشان دکھا دیا۔ اس کے نمونے جگہ جگہ ملتے ہیں۔

☆ محمد ایوب صاحب ناظم اطفال شیخوپورہ لکھتے ہیں کہ، ہمارے گاؤں میں ایک آدمی محمد صدیق مستری تھا۔ اس کو ہم بہت تبلیغ کرتے تھے۔ وہ جماعت کے بہت خلاف تھا۔ وہ یہاں تک کہتا تھا کہ اگر مرزا صاحب مجھے بازو سے پکڑ کر کہیں کہ احمدی ہو جاؤ میں تب بھی احمدی نہیں ہوں گا یا اگر وہ سچے ہیں تو ان سے کہو کہ میری ٹانگیں توڑ دیں۔

اس پر میری تائی جان نے اسے سمجھایا کہ توبہ کرو ایسے نشانات نہیں مانگتے لیکن میری تائی جان نے ہی رؤیا میں دیکھا کہ صدیق دونوں ٹانگوں سے محروم ہو گیا ہے اور بازو سے بھی۔ میری تائی جان نے یہ خواب سب کو سنایا۔ ان دنوں گاؤں میں مخالفت زوروں پر تھی۔ تائی جان صدیق کے گھر گئیں اور اسے کہا کہ اب بھی وقت ہے توبہ کر لو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لو۔ مجھے خدا نے دکھا دیا ہے کہ تمہاری منہ مانگی سزا تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ مگر اس نے توبہ نہ کی اور بدزبانی پر اصرار کرتا رہا۔ چنانچہ خدا کا نشان اپنے پورے جلال کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اس آدمی پر فالج کا حملہ ہوا۔ ٹانگیں اور بازو جاتے رہے۔ نہ ہاتھ سے کھانا کھا سکتا تھا، نہ لیٹ سکتا تھا۔ ہم اس کی خبر گیری کے لئے گئے تو رو رو کر کہہ رہا تھا مجھے ٹھیک کرا دو۔ لیکن خدا کا فیصلہ اٹل تھا اور توبہ کا وقت گزر چکا تھا۔

☆ پاکستان سے زاہد مسعود صاحب لکھتے ہیں:

میں نے حضور انور کا جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کا خطاب اپنے غیر احمدی دوست کو سننے کے لئے دیا۔ میرے اس دوست کے والد کا نام محمد حیات ہے اور یہ مولوی حمیدالدین کا خادم ہے۔ محمد حیات نے کہا کہ آئندہ میرے بچوں کو ایسی کیسٹ نہ دینا اور اس کے ساتھ ہی مجھے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو نہایت گالیاں دیں۔ میں نے کہا چچا مجھے جو کچھ کہنا ہے کہہ دو لیکن میرے امام کو گالیاں نہ دو۔ آپ کا کوئی نقصان نہ ہو جائے۔

اس پر وہ فوراً بولا "تمہارا مہدی میری ٹانگیں توڑ لے" یہ سن کر میں خاموشی سے گھر آ گیا اور بیوی سے کہا کہ محمد حیات کی ٹانگ ضرور ٹوٹے گی۔ اس کے بعد میں مرولیانوالہ سے چک ۸۷ ش، آکر آباد ہو گیا۔ وہاں ایک دن مجھے یہ خبر ملی کہ محمد حیات گدھے سے گرا ہے اور اس کا کولہا ٹوٹ گیا ہے۔ میں نے فوراً اپنی بیوی کو بتایا۔ اس نے کہا مجھے تو تب تسلی ہو گی کہ تم خود جا کر اپنی آنکھوں سے دیکھو۔ چنانچہ میں دو دوستوں کو لے کر مرولیانوالہ پہنچا۔ وہاں ہم نے دیکھا کہ محمد حیات اپنے گھر کے سامنے بیساکھیوں کے سہارے چلتا آ رہا ہے۔ میں نے حال پوچھا تو غصے سے بغیر جواب دئے آگے چلا گیا۔

☆ محمد اکرم شاہد صاحب مربی سلسلہ وہاڑی لکھتے ہیں کہ ہکو منڈی کا ایک غیر احمدی طالب علم حافظ وارث جماعت کے بارے میں بہت بحث کیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ فحش گوئی پر اتر آیا۔ خاکسار نے اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام بتایا کہ "انی مھین من اراد اھانتک" کہ جو تیری ذلت کا ارادہ کرے گا میں اسے ذلیل کروں گا۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ تو ذلت اٹھائے اس پر وہ اور غصے میں آیا کہ مجھے کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور گندی گالی نکال دی۔ اور یہ کہتا چلا گیا کہ یہ میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ یہ جھوٹا مہدی ہے اور میں سچا ہوں۔

اگلے روز سکول میں ایک احمدی خادم کے ساتھ پھر بحث شروع کر دی اور لڑکوں کے سامنے کہا کہ اگر مرزا سچا ہے تو میں مر جاؤں اور اگر ہم سچے ہیں تو تو مر جائے اور پندرہ دن کی مدت بھی مقرر کر لی۔ حضور نے فرمایا بسا اوقات خدا تعالیٰ ان باتوں کی پرواہ نہیں کرتا مگر بعض شریر دل ایسے ٹیڑھے ہوتے ہیں، ایسی بدبختی کے ساتھ بات کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں فوراً پکڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے لئے غیرت اس طرح دکھائی کہ اس مقررہ مدت کے اندر ہی وہ بجلی کا کرنٹ لگنے سے ہلاک ہو گیا اور چند گھنٹے بعد اس کا باپ بھی اس صدمہ سے مر گیا۔

☆ مولوی محمد عمر صاحب مبلغ کیرالہ [انڈیا] لکھتے ہیں کہ چند ماہ قبل کیرالہ کے قریب ایک گاؤں میں جماعت احمدیہ کا جلسہ منعقد ہوا تھا۔ جلسہ کے اختتام پر ایک شدید مخالف لیڈر مولانا ناصر احمد مدنی سینکڑوں غنڈہ قسم کے لوگوں کو لے آیا اور جلسہ میں آکر شور مچانے لگا اور مائیک پکڑ کر کہنے لگا کہ اس دفعہ تم لوگوں کو معاف کرتا ہوں اگر آئندہ تم لوگ یہاں آکر جلسہ کرو گے تو سب کی ٹانگیں توڑ کر رکھ دیں گے۔ اس طرح وہ شخص شور مچاتا ہوا وہاں سے روانہ ہوا۔

اس واقعہ کے ایک مہینہ کے اندر خدا تعالیٰ کا نشان اس رنگ میں ظاہر ہوا کہ یہی مخالف مولوی ناصر احمد مدنی ایک رات عشاء کی نماز پڑھ کر واپس آ رہا تھا تو راستہ میں کسی نے اس پر بم پھینکا اور اس کی ایک ٹانگ کے چیتھڑے اڑ گئے۔ فوری طور پر اس کی ایک ٹانگ کاٹ دی گئی بعد میں حکومت نے اس کی جماعت کو بھی غیر قانونی قرار دے دیا۔

☆ پاکستان سے زاہد مسعود صاحب لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کے بعد میری بیوی کو بھی بیعت کی توفیق ملی۔ فروری ۱۹۸۴ء میں بیعت کی منظوری کا خط آیا۔ جو کہ ڈاکیا شرارتاً مولوی حمیدالدین کے پاس لے گیا۔۔۔ مولوی حمیدالدین نے میرے بائیکاٹ کا اعلان کر دیا اور مجھے لکھ بھیجا کہ تم اور تمہاری بیوی اسی رمضان المبارک میں احمدیت سے تائب ہو جاؤ ورنہ تم بچوں

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

تبلیغ کے جس دور میں ہم داخل ہوئے ہیں یہاں خصوصیت سے صبر کی ضرورت ہے اور صبر کے بغیر کوئی تبلیغ کامیاب ہو ہی نہیں سکتی۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۴ جولائی ۱۹۹۵ء مطابق ۱۴ وفا ۱۳۷۴ ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العلمين* الرحمٰن الرحيم* ملك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾ .

اللہ تعالیٰ کے حق نام کے تعلق سے میں نے گزشتہ جمعہ میں تبلیغ کی طرف توجہ دلائی تھی کہ حق ذات سے تعلق ہو تو حق پھیلانا اس کا ایک طبعی نتیجہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے اسم حق کا جہاں جہاں مختلف رنگ میں استعمال ہوا ہے اس کا ذکر کرکے اس مضمون پر روشنی ڈالی تھی۔ سورہ عصر میں جس کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں "وتواصوا بالحق" کے ساتھ "وتواصوا بالصبر" کے مضمون کو باندھا گیا ہے جو ہر جگہ جہاں بھی تبلیغ کا مضمون ہے وہاں صبر کا مضمون بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ اکثر ظاہری الفاظ میں، کہیں دبے ہوئے مضمون کی صورت میں مگر دعوت الی اللہ کا ذکر ہو اور صبر کا نہ ہو یہ ہو نہیں سکتا، صبر ضرور کسی نہ کسی رنگ میں مذکور ہوتا ہے۔

پس اس پہلو سے ذہن میں یہ خیال ابھرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی کوئی صفت صبور بھی ہوگی، شاید صبار بھی ہوگا وہ اور اس کے اسماء میں یہ نام ملیں گے لیکن آپ تلاش کریں سارے قرآن کریم میں کہیں صفات باری تعالیٰ یا اسماء باری تعالیٰ کے طور پر صبور اور صبار کے الفاظ نہیں ملتے۔ جب کہ حدیث میں ملتے ہیں اور ترمذی کے آخر پر جو فہرست ہے خدا تعالیٰ کے اسماء کی اس کے آخر پر صبور لفظ خدا کا اسم بتایا گیا ہے اور چونکہ روزمرہ ہم عبدالصبور اور امۃ الصبور نام بھی دیکھتے ہیں تو ظاہر ہے کہ سب اہل علم جنہوں نے یہ نام تجویز کئے وہ خدا کا نام تسلیم کرکے ہی اس کے ساتھ عبد یا امۃ کا لفظ لگاتے ہیں ورنہ تو یہ ایک مشرکانہ نام بن جائے۔ پس حدیث کے حوالے سے بھی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے خدا کا صبور ہونا ایک قطعی بات ہے۔ سوال ہے کہ قرآن کریم میں کیوں یہ اہم صفت بیان نہیں ہوئی جب کہ اس کا حق سے بڑا تعلق ہے اور اشاعت حق سے اس کا بہت تعلق ہے۔ تو اس پر غور کرتے ہوئے جہاں میں نے احادیث میں صبر کے مضمون کو پڑھا ہے تو یہ معلوم ہوا ہے کہ صبر میں اصل میں بنیادی طور پر دو آزمائشیں انسان کے سامنے ہوتی ہیں ایک غصے کی آزمائش اور ایک رحم کی آزمائش۔ جہاں تک رحم کا تعلق ہے وہ آزمائش دو طرح سے ہے کسی دوسرے پر رحم آ رہا ہو یا اپنے آپ پر رحم آ رہا ہو، اپنے آپ کو قابل رحم حالت میں پائے۔ کیوں کہ یہ دوسرے حصے کا تعلق کسی پہلو سے بھی اللہ کی ذات سے ہو نہیں سکتا اور اس میں محض غصے والی حالت یعنی غضب کی حالت میں ہاتھ روک لینے والا مضمون ہے اس لئے مضمون کے لحاظ سے تو قرآن کریم میں یہ موجود ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارے گناہوں پر خدا تمہاری پکڑ کرتا تو وہ زمین پر کوئی جاندار نہ چھوڑتا تو یہ دراصل صبر ہی کی صفت ہے مگر اس پہلو سے اسے حلیم کہا جاتا ہے۔ حلم ہی دراصل صبر کی ایک شکل ہے اور چونکہ مضمون کے لحاظ سے صبر کا معنیٰ خدا کی ذات میں پایا جاتا ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے اسماء ذات باری تعالیٰ میں صبور کو بھی داخل فرمایا۔

خدا کن معنوں میں صبور ہے؟ یہ تو نہیں کہ خدا کے خلاف نعوذ باللہ من ذالک کوئی حملے ہورہے ہیں اور وہ مجبور کیا جارہا ہے، دردناک حالت میں پہنچ گیا ہے اور صبر کر رہا ہے۔ ہاں اس کے برعکس خدا کو غصہ دلانے کی بہت باتیں ہوتی ہیں اتنا زیادہ خدا کے خلاف باغیانہ اور شکر سے عاری رویہ اختیار کیا جاتا ہے کہ اگر ان باتوں پر صبر نہ کرے تو تمام دنیا کو ہلاک کردے۔ پس یہ صبر مجبوری کا صبر نہیں ہے بلکہ حلم کا صبر ہے۔ اختیار ہے لیکن اس کے باوجود انسان جوابی کاروائی نہیں کرتا۔ اس صبر کے مضمون کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے دشمنوں پر بددعا کرنے کے تعلق میں بیان فرمایا ہے۔ جہاں تک دشمن پر براہ راست غالب آنے کا تعلق ہے مسلمانوں میں ابتداءً جو کمزوری کی حالت تھی جسمانی لڑائی میں تو کوئی صورت نظر نہیں آرہی تھی کہ وہ ان پر غالب آسکتے نہ اللہ نے ان کو اس وقت اجازت دی کہ وہ مقابلہ کریں لیکن بددعا کا ایک رستہ کھلا تھا۔ چنانچہ ایک موقع پر بعض صحابہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں بددعا کی اجازت دیں یا آپ بھی بددعا کریں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم بستر پر آرام فرما رہے تھے، ٹیک لگاکر بڑے جلال کی حالت میں اٹھ کھڑے ہوئے اور پہلی قوموں کے صبر کے واقعات بیان کئے اور یہ اجازت نہیں دی کہ ان پر بددعا کی جائے۔ انبیاء بھی جب بددعا کرتے ہیں یا جب بھی کرتے ہیں تو اللہ کی اجازت سے اور بعض دفعہ اس کے اذن سے کرتے ہیں تو یہ صبر طاقت کا صبر ہے یہ کمزوری کا صبر نہیں ہے۔ اس صبر میں اللہ سے انسان کی مشابہت ہو سکتی ہے۔ وہ غالب ہے وہ تباہی کی طاقت رکھتا ہے پھر بھی وہ مہلت دیتا چلا جاتا ہے۔ ان معنوں میں جو صبر کے مضمون ہی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے انسان بھی اگر مقابلے کی طاقت رکھتا ہو اور مقابلے سے باز رہے اللہ کی رضا کی خاطر یا کسی اعلیٰ قدر کے پیش نظر تو اسے بھی صبر کہا جائے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو یوں بھی بیان فرمایا

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

اور دوسری جگہ صبر کے لفظ استعمال کرکے بھی اسی مضمون کو باندھا ہے۔ کم سے کم انسان بددعا تو دے سکتا ہے، گالی کا جواب گالی سے بھی دے سکتا ہے اور اگر کوئی حاضر نہ ہو تو اس سے یہ بھی خطرہ نہیں کہ طیش میں آکر مجھے مارے گا غائب میں بدکلامی کرسکتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام امور میں جو حیرت انگیز صبر کا نمونہ دکھایا ہے دراصل اس کا تبلیغ کی کامیابی سے گہرا تعلق ہے۔ اس لئے اگرچہ خدا کا اسم صبر، ہمیں قرآن کریم میں اسم صبر کے معنوں میں دکھائی نہیں دیتا مگر حلم کے مضمون میں اور بعض دوسرے مضامین میں صبر کا مضمون ضرور ملتا ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اللہ کے ناموں میں صبور نام داخل نہ فرماتے کیوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم وحی سے کلام فرماتے تھے اس لئے بعض اسماء ایسے ہیں جو بطور وحی حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم پر ظاہر فرمائے گئے اور ان میں صبور نام بھی ہے۔

اس پہلو سے چونکہ تبلیغ سے میں نے بیان کیا ہے اس کا بہت گہرا تعلق ہے اور مضمون دعوت الی اللہ کا بیان ہورہا تھا میں نے چند وہ آیات چنی ہیں جن کے حوالے سے میں دعوت الی اللہ کی کامیابی میں صبر کی جس حد تک ضرورت ہے اور کیسے صبر کیا جاسکتا ہے اس مضمون پر روشنی ڈالتا ہوں۔ ایک تو جیسا کہ میں نے بیان کیا قرآن کریم کی سورۃ العصر میں ہی فرمایا "وتواصوا بالصبر"۔ صبر کے ساتھ نصیحت کرتے ہیں صبر کے ساتھ نصیحت کا مطلب ہے نصیحت کرنا چھوڑتے نہیں ہیں۔ نصیحت کرنے سے تھک نہیں جاتے اور مصائب پر صبر کی تلقین بھی کرتے ہیں، یہ سارے

مضامین اکٹھے اس میں داخل ہیں۔ مگر اس لفظ صبر کے مختلف مواقع پر استعمال کی مثالیں ہمیں قرآن میں ملتی ہیں اب میں ان کے حوالے سے آپ کو سمجھاتا ہوں۔

"ثم کان من الذین امنو وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ"۔ بعض صفات کا ذکر ہے، بعض حالات کا ذکر ہے ان حالات میں مومن کیا کرتا ہے اور کافر کیا کرتا ہے اس موازنے کے آخر پر فرمایا "ثم کان من الذین امنوا" پھر وہ بدبخت جو نیکیوں سے محروم رہتا ہے اس سے یہ نہیں ہوتا کہ وہ ان لوگوں میں داخل ہوجائے جو ایمان لاتے ہیں۔ اب اس کا ذکر چھوڑ کر ایمان لانے والوں کا بیان شروع ہوگیا۔ "الذین امنوا وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ" وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں وہ صبر کے ساتھ نصیحت کرتے ہیں اور مرحمہ کی نصیحت کرتے ہیں یا مرحمت کے ساتھ نصیحت کرتے ہیں۔ اب مرحمت سے نصیحت کا کیا مطلب ہے؟ ایک مراد یہ ہے کہ ان کی نصیحت کسی غصے یا انتقامی کارروائی کے نتیجے میں نہیں ہوتی، کسی حقارت کے نتیجے میں نہیں ہوتی۔ ان کی نصیحت کا سرچشمہ رحمت ہے اور یہی معنیٰ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے میں پایا جاتا ہے۔ جس نے سب سے زیادہ دعوت الی اللہ کرنی تھی اسے سب سے زیادہ رحمت بنایا گیا اور تمام صحابہ کی بلا استثناء گواہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی نصیحت میں غصے کا کوئی عنصر نہیں ہوتا تھا۔ ہمیشہ رحمت اور شفقت کے ساتھ نصیحت کیا کرتے تھے اور رحمت اور شفقت کی نصیحت ہی ہے جو کامیاب ہوا کرتی ہے۔

> **صبر کا مضمون اگر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حوالے سے سمجھیں تو حقیقت یہ ہے کہ صبر ہی ہے جو دعا کا محرک بنتا ہے اور صبر والے ہی کی دعا ہے جو دراصل مقبول ہوتی ہے۔**

پس وہ لوگ جو تبلیغ کرتے ہیں اور کامیابی سے تبلیغ کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے لازم ہے کہ گفتگو کے دوران، بات پہنچاتے ہوئے اپنے دل کو ٹٹولتے رہیں کہ کیوں تبلیغ کر رہے ہیں۔ کیا کوئی نفسانی خواہش ہے اعداد کے بڑھنے کی یا محض اللہ کی رضا کی خاطر جس کو تبلیغ کر رہے ہیں اس کا بھلا چاہتے ہیں۔ یہ دو ہی صورتیں ہوسکتی ہیں یا کوئی اپنی غرض ہے یا دوسرے کا بھلا۔ دوسرے کا بھلا غصے سے تو نہیں چاہا جاتا۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کسی کو غصہ آجائے اور آپ کہہ رہے ہوں میں بھلا چاہ رہا ہوں تمہارا۔ رحمت ہی ہے جو دراصل تبلیغ کا محرک ہونی چاہئے اور یہی رحمت تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی تبلیغ کا محرک تھی۔ آپ کو رحم آتا تھا دوسروں پر، ان کی بدحالی پر، ان کی بدنصیبی پر، ان کے بدانجام پر۔ اور یہ رحم جوش مارتا تھا تو آپؐ ان کی خاطر تکلیف میں مبتلا ہوکے بھی نصیحت کرتے تھے تو یہی وہ رحمت ہے جو صبر کی توفیق بخشتی ہے۔

صبر کا رحمت سے ایک براہ راست گہرا تعلق ہے جتنا کسی سے پیار ہو اتنا ہی زیادہ اس کی طرف سے زیادتیاں انسان برداشت کرسکتا ہے۔ بعض مائیں۔ بچوں کو جب دوائیں دیتی ہیں تو بعض دفعہ بچے غصے میں آکے مارتے ہیں آگے سے، منہ نوچ لیتے ہیں مگر ماں تو ہنستی رہتی ہے یا صبر کرتی ہے اور آخر دوا پلا کے چھوڑتی ہے غصے کی وجہ سے نہیں بلکہ رحمت کی وجہ سے۔ پس رحمت کا صبر سے یہ تعلق ہے کہ جتنی رحمت زیادہ ہو اتنا ہی صبر کی توفیق بڑھتی ہے، صبر کا معیار اونچا ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو بھی قرآن کریم نے صبر کے مضمون میں سب سے بلند و بالا دکھایا ہے بلکہ صبر کرنے والوں کا اکٹھا ذکر کرنے کے بعد اگلے مرتبے اور مقام پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا ذکر کیا ہے جو صبر سے بالا مقام ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضورؐ کی تبلیغ کی کامیابی دراصل آپؐ کی رحمت میں تھی اور چونکہ رحمت بےانتہا تھی اور سب دنیا پہ چھائی ہوئی تھی اس لئے اسی نسبت اور توفیق سے آپ کو صبر کا بڑا پیمانہ عطا کیا گیا اور صبر کے بڑے پیمانے کو قرآن کریم "ذوحظ عظیم" کے الفاظ سے ظاہر فرماتا ہے "وما یلقھا الاالذین صبروا"۔ یہ جو عظیم کامیابی ہے تبلیغ میں کہ دشمن جاں نثار دوست بن جائے فرمایا "وما یلقھا الاالذین صبروا"۔ صبر کرنے والوں کے سوا کسی کو یہ توفیق نہیں مل سکتی۔ "وما یلقھا الا ذو حظ عظیم" اور یہ عظیم توفیق تو دراصل اسی کو مل سکتی ہے جسے صبر میں سے بہت بڑا حصہ عطا کیا گیا ہو، جس کے صبر کا پیمانہ بہت ہی وسیع ہے۔ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا نام لئے بغیر یہاں آپؐ کی ایک ایسی صفت بیان فرمادی گئی جو آپؐ کو تمام دوسرے صحابہ میں ممتاز کر رہی تھی اپنی ذات میں ایک الگ مقام اور مرتبہ بنائے ہوئے تھی۔ اس صفت کے حوالے سے میں آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ چیزیں اکٹھی ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ رحمت کے نتیجے میں تبلیغ ہو تو کامیاب ہوتی ہے۔ رحمت کے نتیجہ میں تبلیغ ہو تو صبر کی توفیق ملتی ہے۔ اور صبر جو ہے پھر دو طرح سے تبلیغ کے کام میں ممد بنتا ہے۔ ایک یہ کہ جس پر رحم آئے اور آپ اس کی خاطر کچھ کرنا چاہیں وہ نہ مانے۔ بعض دفعہ اولاد، بعض دفعہ دوست اور قریبی اپنا نقصان کر رہے ہیں آپ کا دل چاہتا ہے کہ ان کی اصلاح کریں رحم جوش میں ہے لیکن وہ مانتے نہیں ہیں آزاد اور خود مختار ہیں تو اس صورت میں رحمت غم میں تبدیل ہوتی ہے، غصے میں نہیں تبدیل ہوتی۔ شریکہ غصے میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ دنیا داریاں جو ہیں یا دنیا داریوں کے تعلق یہ نفرتوں میں بدل جاتے ہیں۔ مگر رحمت ہمیشہ صبر میں تبدیل ہوتی ہے اور صبر کے نتیجہ میں پھر دعا کی توفیق ملتی ہے۔ پس صبر کا ایک یہ فائدہ ہے اور یہاں بےاختیاری دعا بنتی ہے اور یاد رکھیں کہ جب رحمت کا جوش ہو اور بےاختیاری ہو تو وہ دعا مضطر کی دعا بن جاتی ہے۔ ایسے شخص کی دعا جو کوئی چارہ نہیں پاتا کوئی اختیار نہیں دیکھتا وہ دعا بہت ہی عظیم الشان دعا ہے وہ سب سے زیادہ مقبول ہوتی ہے اور اللہ کی بارگاہ میں جگہ پاتی ہے۔ پس حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی رحمت صبر میں ڈھلتی تھی، صبر دعائیں بن جاتا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپؐ کی تبلیغ کی کامیابی کا جو نکتہ بیان فرمایا وہ دعا ہی بیان کی ہے۔ حالانکہ جو قرآن کریم میں نصیحت کا مضمون ہے وہاں دعا کا ذکر ملتا نہیں۔ "ادع الیٰ سبیل ربک" تو ہے لیکن لوگوں کو بلانے کا ذکر ہے اور آگے مضمون نصیحت اور پھر صبر میں ڈھل جاتا ہے اور بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ دعا کی ضرورت تو تھی مگر ذکر نہیں فرمایا گیا۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ صبر کا مضمون اگر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے حوالے سے سمجھیں تو حقیقت یہ ہے کہ صبر ہی ہے جو دعا کا محرک بنتا ہے اور صبر والے ہی کی دعا ہے جو دراصل مقبول ہوتی ہے بےصبرے کی دعا کوئی معنے نہیں رکھتی۔ خدا کے ہاں تو ہر دعا مقبول ہوسکتی ہے لیکن عام قاعدہ کلیہ کی بات میں کر رہا ہوں کہ جو صبر کرنے والے کی دعا ہے اس دعا میں بھی طاقت ہوتی ہے اور صبر کرنے والے کی بددعا میں بھی طاقت ہوتی ہے۔ اس لئے محاورے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا صبر اس پہ ٹوٹا کیوں کہ صبر کے نتیجے میں، چونکہ رحمت سے صبر کا تعلق ہے انسان لمبے عرصے تک کسی کے ظلم برداشت کرتا چلا جاتا ہے اور اس کے خلاف بددعا کے لئے زبان نہیں کھولتا لیکن ایک ایسا مقام آجاتا ہے کہ بعض دفعہ خود پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے، بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذن دیا جاتا ہے کہ اب اس پر بددعا کرو تو وہ دعا جو ہے وہ بددعا کی صورت میں سب سے زیادہ قوت کے ساتھ دشمن پر بجلی بن کے گرتی ہے اور ہر قسم کی طاقت خدا کی طرف سے نازل ہوتی ہے مگر دعا ہی میں وہ طاقت بنتی ہے جو آسمان سے پھر اترتی ہے اور وہی صبر ٹوٹنا ہے اصل میں۔ عام دنیا کے محاورے میں صبر ٹوٹنے سے مراد یہ سمجھتے ہیں لوگ کہ ادھر صبر ہوا اور منہ سے کوئی کلمہ نکلا

محمد صادق جیولرز

MOHAMMAD SADIQ JUWELIER

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کرواسکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Hamburg:
Hinter der Markthalle 2
Near, Thalia Theater Karstedt,
20095 Hamburg,
Tel: 040/30399820

Frankfurt:
S. Gilani,
Tel: 069/685893

KOLMAN

BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
081 478 6464 & 081 553 3611

ادھر کوئی شخص تباہ ہوگیا، یہ بالکل غلط بات ہے۔ صبر آسمان سے ٹوٹتا ہے اور وہی صبر ٹوٹتا ہے جو آسمان پر جاتا ہے اور مقبول ہوکر پھر عذاب الٰہی بن کر دوبارہ نازل ہوتا ہے۔ تو چونکہ یہ ایک بہت ہی خطرناک چیز ہے اور صبر کی بددعا چونکہ قوموں کو ہلاک کرسکتی ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے اس وقت بڑے جلال کا اظہار فرمایا کہ جو کمزور صحابہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے بڑے ہی دردناک حالات پیش کئے یا رسول اللہ اب تو یہ ہوگیا ہے، یہ ہوگیا، حد ہوگئی ہے کوئی بددعا کی تو اجازت ملے بڑے جلال سے آپؐ نے فرمایا بالکل نہیں دیکھو تم سے پہلے کیسے لوگ تھے کیا کیا ان پر مظالم ہوئے، کیسے کیسے ان کے سروں کو آروں سے چیر دیا گیا مگر وہ صبر کرتے رہے۔ پس بددعا کی بھی اجازت نہ دی لیکن جب اللہ بددعا کی اجازت دیتا ہے تو پھر اس سے زیادہ قوم کی ہلاکت کو یقینی بنادینے والی اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔

آنحضورؐ کی تبلیغ کی کامیابی دراصل آپ کی رحمت میں تھی اور چونکہ رحمت بے انتہا تھی اور سب دنیا پہ چھائی ہوئی تھی اس لئے اسی نسبت اور توفیق سے آپ کو صبر کا بڑا پیمانہ عطا کیا گیا۔

اس ضمن میں گزشتہ سال جرمنی میں جو میں نے بددعا کا ایک مضمون بیان کیا تھا کہ اس کے پیش نظر ان کے جو چوٹی کے علماء ہیں جنہوں نے ظلم کی حد کردی ہے ان کے خلاف بےشک بددعا کریں یہ ایک استنباط تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الہامات کے مطالعہ سے جو ۱۸۹۴ء میں ہوئے تھے۔ اور میرا عموماً یہ طریق ہے کہ جس سال میں داخل ہوتا ہوں اس سال کے الہامات پر خصوصیت سے نظر ڈالتا ہوں اور میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ اپنی برکتوں میں بھی اور نشانات میں بھی کئی رنگ میں دہرایا جارہا ہے اور بعض دفعہ تو سال بدلتا ہے تو یوں لگتا ہے ایک ورق الٹ گیا ہے اب اگلے ورق کی باتیں شروع ہوگئی ہیں پس اس پہلو سے جب میں نے مطالعہ کیا تو اس سال کے الہامات میں نہ صرف اجازت تھی بلکہ حکم تھا کہ اب ان لوگوں پر جو سربراہ ہیں ظلم کے ان پر بےشک دعا کرو۔ "اللّٰھم مزقھم کل ممزق و سحقھم تسحیقا"۔ اور پھر قبولیت کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ تو میں نے یہ بتایا تھا جماعت کو کہ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ ساری قوم کے لئے بددعا کی جائے۔ جو قوم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب ہوتی ہے اس پر کسی کو بددعا کا حوصلہ نہیں ہوسکتا خواہ وہ کیسا ہی ظلم کرنے والی ہو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون کو بیان فرماتے ہوئے فرمایا:

اے دل تو نیز خاطر اینان نگہدار

کاخر کنند دعویٰ حب پیمبرم

اے دل تو ان لوگوں کی طرف نگاہ کر کہ آخر میرے آقا محمد رسول اللہ کی محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں۔ پس اس بددعا کی اجازت کو میں نے مخصوص کردیا تھا۔ اور اس میں یہ دلیل قائم کی تھی کہ قوم کی ہمدردی بعض دفعہ قوم کو نقصان پہنچانے والوں کے لئے بددعا کی صورت میں بھی ظاہر ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو مسلسل قوم کی ہلاکت کے سامان کر رہے ہیں جن کے ہوتے ہوئے نحوستیں ہی نحوستیں پھیل رہی ہیں، جن کے ہوتے ہوئے شر بڑھ رہے ہیں اور مصیبتیں عام ہوگئی ہیں جن کے ہوتے ہوئے خیر اٹھتی چلی جارہی ہے اگر ان پر بددعا کی جائے تو یہ بھی درحقیقت جذبہ رحم ہی سے پھوٹنی چاہئے۔ قوم پر رحم ان کے لئے بددعا کا تقاضا کرتا ہے۔ پس اپنے دل کو ٹٹول کر، اپنی نیتوں کو صاف ستھرا کرکے وہ کام کریں جو انبیاء کی سنت کے مطابق ہوں۔ اور الہامات میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ان کے اشارے پائے جاتے ہوں یا بعض دفعہ صریحاً ان کی ہدایت پائی جاتی ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا انتظار کریں وہ ضرور ظاہر ہوگی۔

پس تبلیغ کے جس دور میں ہم داخل ہوئے ہیں یہاں خصوصیت سے صبر کی ضرورت ہے اور صبر کے بغیر کوئی تبلیغ کامیاب ہو ہی نہیں سکتی۔ اللہ کا نام قرآن میں صبور اس لئے نہیں ہے کہ اس میں بعض دفعہ بےاختیاریاں، مجبوریاں، قابل رحم حالت کا ہونا یہ مضامین اتنا زیادہ پائے جاتے ہیں کہ لوگوں کے لئے غلط فہمی کا امکان تھا مگر آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے قرآن ہی سے استنباط کرتے ہوئے آپ کا ایک نام صبور ضرور بیان فرمایا ہے اس حوالے سے ہمیں صبور بننا ہوگا۔ اور وہ صبور بننا طاقت کے باوجود صبر دکھانا ہے کمزوری کا صبر نہیں ہے اور اس پہلو سے جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر مظلوم ہوں، مجبور ہوں، بےاختیار ہوں اور کہیں کہ ہم صبر کر رہے ہیں تو یہ صبر، صبر تو ہوگا مگر بےحقیقت اور بےمعنی، ایک کمزوری کا نشان ہے۔ صبر وہ ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ ہمارے گناہوں پر صبر کرتا ہے، ہمیں کچلنے کی طاقت رکھتا ہے لیکن رک جاتا ہے۔ ان معنوں میں وہ صبور ہے۔ پس جب بھی یہ لوگ بعض اقلیتیں بن جائیں گے اور بن رہے ہیں جب بھی یہ مخالف آپ کے رحم و کرم پر ہوں اس وقت ان سے حسن سلوک کرنا اور انتقامی کاروائی نہ کرنا یہ آپ کے صبر کی دلیل ہوگا۔ اگر مغلوب ہوں، کمزور ہوں اور کچھ نہ کریں اور طاقت حاصل کرتے ہی بدلے لینے شروع کردیں تو ثابت ہوا کہ پہلے بزدلی تھی، نامرادی کی سی حالت تھی ورنہ دل تو یہی چاہتا تھا کہ ہم خوب بدلے لیں۔ اس لئے بعض دفعہ فتح کے بعد، فتح سے پہلے کے حالات آزمائے جاتے ہیں۔ فتح سے پہلے کی اندرونی حالتیں کھل کر فتح کے بعد سامنے آجاتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت میں غصے کا کوئی عنصر نہیں ہوتا تھا۔ ہمیشہ رحمت اور شفقت کے ساتھ نصیحت کیا کرتے تھے اور رحمت اور شفقت کی نصیحت ہی ہے جو کامیاب ہوا کرتی ہے۔

یہی وہ مضمون ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے خلافت کے منصب سے کچھ پہلے ایک رؤیا کی صورت میں دکھایا اور مجھے غالباً اسی کے لئے تیار کرنا تھا۔ وہ پہلے جلسہ سالانہ پر ہی میں نے رؤیا بیان کی تھی مگر اس مضمون سے چونکہ تعلق ہے اس لئے میں دوبارہ آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ ایک مجلس میں احمدی اور غیر احمدی علماء کے درمیان مناظرہ ہورہا ہے، گفتگو ہورہی ہے اور میں بھی اس میں شامل ہوں لیکن کچھ ہلکا ہلکا خاموش خاموش سا ہوں، کھل کر نمایاں اس میں حصہ نہیں لے رہا۔ لیکن اور علماء موجود ہیں گفتگو ہورہی ہے یہاں تک کہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ دلائل کے لحاظ سے مغلوب ہوچکے ہیں۔ جب وہ مغلوب ہوجاتے ہیں تو ان میں سے ایک شخص اٹھ کر یہ سوال اٹھاتا ہے کہ دیکھو ہمارے لئے تو تمہارے ساتھ شامل ہونے کی، تمہیں قبول کرنے کی کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رہی۔ ہم نے اتنے ظلم کئے ہیں تمہارے اوپر، ایسی ایسی زیادتیاں کی ہیں کہ اگر ہماری تائید کے نتیجے میں تم غالب آگئے تو تم ہمیں کچل دوگے، ہم سے سب بدلے لوگے اس لئے ہم نے اپنے لئے ہدایت پانے کی کوئی راہ ہی باقی نہیں چھوڑی، اب ہم ڈرتے ہیں کہ تم غالب آگئے تو ہم سے انتقام لوگے۔ اس وقت میں پہلے جو حصہ تھا وہ مجھے اب تفصیل سے یاد نہیں کن معنوں میں تھا لیکن ہلکا نظر آتا تھا ایک دم جوش سے اٹھ کھڑا ہوتا ہوں اور میں ان سے کہتا ہوں۔ یہ عجیب فقرہ زبان سے جاری ہوتا ہے کہ میں لجنہ اماء اللہ کے ان تیروں میں سے ہوں جنہیں ایک خاص وقت کے لئے بچاکر رکھا جاتا ہے مگر بعض دفعہ وہ وقت اندازے سے پہلے آجاتا ہے۔ پس اب وہ وقت آچکا ہے کہ یہ تیر استعمال ہو۔ وہ مقابلہ ہے چونکہ اس لئے محاورہ تیر کا چل رہا ہے۔

Earlsfield Properties

RENTING AGENTS 081 877 0762

PROPERTIES WANTED IN ALL AREAS FOR WAITING TENANTS

MARMALADE - YOGHURT - KONFITURE

FILLER

FULLY AUTOMATIC FILLING AND SEAMING

HAMBA 2400 TUMBLE FILLER

OUTPUT: 2.400 TUMBLER PER HOUR

VOLUME: 55mm/75mm ALSO 95 mm

REQUIREMENT: 3 kw - WEIGHT: 600 kg

FOR FURTHER INFORMATION, PLEASE CONTACT:

2nd HAND MAC

BONGARTSTR. 42/1, 71131 JETTINGEN, GERMANY

TELEPHONE AND FAX NO. 07452/78184

میں کہتا ہوں میں آپ کو جواب دیتا ہوں کہ آپ نے جو ہم پر مظالم کئے ہم سے آپ کو کیوں خطرہ نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں دیکھو ایک عاشق مسلسل معشوق کے ہاتھوں ستایا جاتا ہے اور معشوق اس پر طرح طرح سے مظالم کرتا ہے لیکن جب وہ معشوق پر غالب آجاتا ہے تو اس سے معافیاں مانگتا ہے، اس کے پاؤں دھوتا ہے اور اسی کے پاؤں چومتا ہے اور کہتا ہے مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہو، کوئی بے صبری کے نتیجے میں بات ایسی ہوگئی ہو جس سے تمہاری دل آزاری ہو تو مجھے معاف کردو۔ عاشق انتقام لے کر اپنے معشوق سے اپنے غلبے کو نہیں مناتا اور بھی اس کے قدموں میں گر جاتا ہے۔ پس تم شوق سے آؤ اور احمدیت قبول کرو تم دیکھو گے کہ ہمارا یہی حال ہوگا ہم تم سے اپنی کوتاہیوں کی معافیاں مانگیں گے اور تمہارا استقبال کریں گے جیسے ایک عاشق معشوق کا استقبال کرتا ہے۔

اگر صبر کرنے والے کے دل سے ایسی بددعا نکلے جو مومن کی شایان شان ہو، جو انبیاء کی سنت کے مطابق ہو، اس میں اذن الٰہی شامل ہو تو وہ بددعا دشمن کو ہلاک کرنے کے لئے ایک حیرت انگیز کام دکھاتی ہے۔

پس یہی وہ مضمون ہے درحقیقت جو اب عملاً جاری ہوچکا ہے۔ اس میں نصیحت بھی تھی اور پیش گوئی بھی تھی۔ پیش گوئی کے یہ معنے تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحمت سے میرے دور میں وہ اس خواب کی تعبیر اس طرح ظاہر فرمائے گا کہ جہاں بڑی بڑی شدید مخالفتیں تھیں ان پر ہمیں غلبہ عطا کرے گا اور غلبہ رحمت اور محبت اور عشق کے نتیجے میں عطا کرے گا اور اسی غلبے کے بعد ہمیں متکبر نہیں ہونے دے گا بلکہ اور بھی زیادہ ہم عاجزی کے ساتھ گر جائیں گے اور جن لوگوں پر ہمیں فتح نصیب ہوگی ان کی پہلے سے بڑھ کر خدمت کریں گے۔ پس یہی ہے صبر اور رحمت کا مضمون۔ صبر سے اس کام کو کرتے چلے جاؤ لیکن انتقام کا کوئی جذبہ اپنے دل میں آنے نہ دو رحم کی خاطر، محبت اور پیار کی خاطر اگر تبلیغ کروگے تو لازماً اس میں کامیابی نصیب ہوگی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علیٰ ما کذبوا و اوذوا حتے اتھم نصرنا ولا مبدل لکلمت اللہ ولقد جآءک من نبای المرسلین ۔ (سورہ الانعام آیت ۳۵) کہ یقیناً رسولوں کو تجھ سے پہلے بھی جھٹلادیا گیا "فصبروا" تو انہوں نے اس جھٹلانے کے نتیجے میں صبر کیا "علیٰ ماکذبوا" اس بات پر جس پر ان کو جھٹلایا گیا۔ اس طریق پر کہ معنے ہیں جس پر انہیں جھٹلایا گیا۔ "واوذوا" اور وہ بہت دکھ دیئے گئے۔ "حتی اتھم نصرنا"۔ یہاں تک کہ ان تک ہماری نصر آئی، ہماری مدد ان تک آپہنچی۔ تو صبر کا دوسرا تعلق خدا کی خاطر دکھ برداشت کرنے سے ہے جس کے نتیجے میں آسمان سے غیر معمولی نصرت کی تائید اترتی ہے۔

ایک پہلو میں نے بیان کیا ہے اگر صبر کرنے والے کے دل سے ایسی بددعا نکلے جو مومن کی شایان شان ہو، جو انبیاء کی سنت کے مطابق ہو، اس میں اذن الٰہی شامل ہو تو وہ بددعا دشمن کو ہلاک کرنے کے لئے ایک حیرت انگیز کام دکھاتی ہے۔ "کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو" والا جو مضمون ہے اس میں یہی مضمون تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ تو پہلی مثال میں نے آپ کو دی جو ہم بددعا کرتے ہیں اس کی جڑ بھی دراصل آخری صورت میں رحم پر ہے اور ایک محدود طبقے کے لئے کرتے ہیں اور اس میں میں آپ کو یاددہانی کراتا ہوں کہ دعا کرنے میں بھی صبر ضروری ہے، صبر سے کرتے چلے جائیں اور جلدی نہ چاہیں۔ جب بھی خدا چاہے گا وہ دعا آپ کی ضرور قبول ہوگی اور وہ جو دشمنی اور ظلم اور سفاکی میں نہ صرف خود بہت آگے بڑھ گئے ہیں بلکہ ساری قوم کو ظالم بنارہے ہیں اللہ کی تقدیر ضرور ان کو پکڑے گی، اس میں تو کوئی شک کی گنجائش نہیں۔ لیکن زیادہ توجہ رحمت والی اسی دعا کی طرف کریں جس کے نتیجے میں قوم میں حیرت انگیز پاک تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ اور اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ یہ سمجھا رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو مخاطب فرماتے ہوئے کہ دیکھ تجھ سے پہلے بھی تو بہت سے رسول تھے جنہیں جھٹلادیا گیا اور جس طرح جھٹلائے گئے، وہ جس جس طریق پر جھٹلائے گئے انہوں نے ان پر صبر کیا اور بہت دکھ دیئے گئے لیکن صبر نہیں ٹوٹا "حتی اتھم نصرنا" یہاں تک کہ ہماری مدد ان تک آپہنچی۔ آسمان سے جب نصرت آنے کا وقت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شان سے بھیجتا ہے کہ اچانک فتح ہی فتح ہوجاتی ہے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کایا پلٹ گئی ہو۔ تو وہ وقت بھی لازماً آئے گا۔ بعض ممالک میں آرہا ہے اور حیرت انگیز روحانی انقلاب برپا ہورہے ہیں لیکن پاکستان کے حوالے سے میں بتا رہا ہوں کہ یہاں بھی یہ ہوکر رہے گا۔ جو چاہیں یہ علماء کرلیں جو زور لگانا ہے لگالیں جس طرح چاہیں روکیں ڈالنے کی کوشش کریں ہر روک ان کی خس و خاشاک کی طرح اڑادی جائے گی۔ کوئی بس نہیں چلے گا یہ خود پکڑے جائیں گے اور عبرت کا نشان بنیں گے اور قوم کی اکثریت انشاء اللہ تعالیٰ ہدایت پائے گی۔ لیکن ابھی دکھ اور صبر کے کچھ اور دن ہمیں دیکھنے ہیں اس لئے دکھ کو صبر کے ساتھ برداشت کرتے چلے جائیں اور یاد رکھیں کہ یہ سنت اللہ ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہ فرمانے کے بعد کہ دیکھ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے پہلے بھی لوگوں کو، انبیاء کو جھٹلایا گیا انہوں نے صبر کیا اور دکھ دیئے گئے یہاں تک کہ ہماری مدد آئی۔ فرماتا ہے "ولا مبدل لکلمت اللہ"۔ یہ کوئی ٹلنے والی بات نہیں ہے جس نصر کی ہم بات کر رہے ہیں اس کو کوئی دنیا کی چیز تبدیل نہیں کرسکتی۔ "ولقد جآءک من نبای المرسلین" اور تیرے پاس مرسلین کی خبریں آچکی ہیں، تو جانتا ہے کہ ایسا ہی ہوا کرتا ہے پس اب بھی ایسا ہی ہوگا۔

جو چاہیں یہ علماء کرلیں، جو زور لگانا ہے لگالیں، جس طرح چاہیں روکیں ڈالنے کی کوشش کریں ہر روک انکی خس و خاشاک کی طرح اڑادی جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی جس زور کے ساتھ جھٹلایا گیا ہے، جس ظلم اور سفاکی کے ساتھ جھٹلایا گیا ہے، تمام انبیاء کی تاریخ میں شاذ ہی آپ کو کوئی دکھائی دے جس کو اس طرح ظلم اور سفاکی کے ساتھ جھٹلایا گیا ہو۔ نوح کی قوم کی ایک مثال ہے لیکن اسے صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا تھا۔ یہاں مشکل یہ ہے کہ اس قوم کو ہم بچانا چاہتے ہیں اور اس قوم کے ظالموں کو مٹانا چاہتے ہیں۔ پس ایک طرف بددعا محدود دائرے میں اللہ کی رضا کے تابع رہتے ہوئے ضروری ہے دوسری طرف صبر ضروری ہے عام قوم کو بچانے کے لئے اور ان پر رحم کی خاطر۔ اگر ایسا ہوگا تو جیسا کہ میں نے آیت سے اس حصے پر زور دیا ہے "لامبدل لکلمت اللہ" ہماری نصرت اور فتح میں ایک ذرے کی بھی شک کی گنجائش نہیں، یہ اللہ کا کلام ہے اور اللہ کا کلام تبدیل نہیں ہوا کرتا۔

صبر کے ساتھ ایک اور مضمون کو بھی باندھا گیا ہے فرمایا "یایھا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ"۔ اب صلوٰۃ پہلے نہیں رکھا حالانکہ صلوٰۃ بنیادی چیز ہے۔ فرمایا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو مدد مانگو صبر کے ساتھ اور صلوٰۃ کے ساتھ۔ صبر ایک جاری چیز ہے جب انسان دکھوں کی حالت میں صبر کرتا ہے تو اس کا دن بھی صبر میں کٹتا ہے اس کی رات بھی صبر میں کٹتی ہے۔ ہر لحہ بے چین ہوتا ہے، ہر لمحے صبر کی آزمائش ہوتی ہے اور صلوٰۃ کے لئے کھڑے ہونے کا وقت تو کبھی کبھی آتا ہے۔ تو فرمایا کہ نماز کا انتظار نہ کیا کرو صبر کی حالت میں دعائیں مانگتے رہو اور پھر جب نماز کا وقت آئے تو خصوصیت کے ساتھ نماز میں کھڑے ہوکر سجدہ ریز ہوکر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اور صبر کرنے والوں کی یہ دعائیں رائیگاں نہیں جاتیں۔ پس ایک ضمنی فائدہ اس سے یہ بھی حاصل ہوا کہ

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD,
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TELEPHONE 0276 20916 FAX 0276 678740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

SUPPLIERS OF FROZEN AND FRIED MEAT SAMOSAS, VEGETABLE SAMOSAS, CHICKEN SAMOSAS & LAMB BURGERS - PARTIES CATERED FOR
KHAYYAMS
280 HAYDONS ROAD, LONDON SW19 9TT - TEL: 081 543 5882

اگر آپ صبر کرتے رہیں اور عبادت نہ کر رہے ہوں، صبر ہی کرتے رہیں اور آپ کا خدا سے کوئی ذاتی تعلق ہی قائم نہ ہو تو یہ صبر رائیگاں جائے گا۔ کئی لوگ ہیں جو مصیبتوں میں ڈالے جاتے ہیں لیکن ان مصیبتوں کے نتیجے میں اللہ سے تعلق قائم نہیں کرتے۔ وہ صبر کسی فائدے کا نہیں، کبھی نتیجہ خیز نہیں ہوتا بلکہ ایسے صبر کرنے والے بسا اوقات صفحہ ہستی سے مٹا دیئے جاتے ہیں، کوئی ان کا مددگار نہیں ہوتا، کوئی ان کی استعانت کرنے والا نہیں ہوتا۔ پس اللہ فرماتا ہے کہ ایمان لانے والو صبر کے ساتھ استعانت کرتے رہو یعنی اللہ سے مدد مانگتے رہو، اعانت مانگتے رہو اللہ کی۔ اس کا مطلب "استعینوا" ۔ "والصلوٰۃ" اور نماز نہیں بھولنی۔ عبادت کا قبولیت دعا سے اور تعلق باللہ سے گہرا تعلق ہے۔ پس جماعت احمدیہ کو جہاں جہاں خصوصیت سے وہ دردناک حالات سے گذر رہی ہے اور صبر کر رہی ہے یاد رکھنا چاہئے کہ عبادت لازم ہے اور ہمیں اپنے عبادت کے معیار کو لازماً اونچا کرنا ہوگا۔

> **جماعت احمدیہ کو جہاں جہاں خصوصیت سے وہ دردناک حالات سے گزر رہی ہے اور صبر کر رہی ہے یاد رکھنا چاہئے کہ عبادت لازم ہے اور ہمیں اپنے عبادت کے معیار کو لازماً اونچا کرنا ہوگا۔**

جنگ بدر کے وقت جو مقبول دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کی وہ عبادت ہی کے حوالے سے تھی۔ آپ نے عرض کیا کہ اے خدا اگر اس میدان میں ہم مارے گئے تو پھر تیری دنیا میں کبھی عبادت نہیں کی جائے گی۔ کیوں کہ وہ سب سے بڑا عبد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جنہوں نے خود عبادت کے گر سکھائے تھے۔ تیری عبادت کرنے والوں کا خلاصہ تیار ہوا ہے جو انسانیت کا معراج ہے اگر یہ مٹ گیا تو پھر کون عبادت سکھائے گا ان کو اور کون عبادت کرے گا۔ یہ مضمون ہے۔ اور اتنی طاقتور دعا تھی کہ آناً فاناً جنگ کی کایا پلٹ گئی۔ پس "الصلوٰۃ" کا اس مقابلے سے تعلق ہے جو کمزور لوگوں کا طاقتور لوگوں سے ہوجاتا ہے اور وہیں صبر کا مضمون آتا ہے اور وہیں صلوٰۃ کی زیادہ ضرورت پیش آتی ہے۔ پس اپنی عبادت کے معیار کو بھی بلند کریں اور اپنے گھروں میں اپنے گردو پیش خصوصیت کے ساتھ نماز قائم کرنے کی تلقین کریں کیوں کہ مجھ پر یہ تاثر ہے کہ ابھی بہت سی جماعتوں میں نماز کی طرف سے غفلت ہے۔ پڑھتے تو ہیں لیکن جس طرح نماز کے قیام کا حق ہے کہ پورے انہماک کے ساتھ، جدوجہد کے ساتھ، جذبے کے ساتھ لگن کے ساتھ خود بھی نماز پڑھنے والے ہوں، اپنے گردو پیش میں بھی نماز کی تلقین کررہے ہوں، اپنے گھروالوں کو بھی نمازی بنارہے ہوں یہ چیز اس شان سے نہیں پائی جاتی۔ اور ضرورت ہے کہ ہر گھر میں ہمارے نماز کو اہمیت دی جائے۔ اور اگر نماز کو اہمیت دیں گے تو پھر آپ کا صبر اور بھی زیادہ پھلدار بن جائے گا کیونکہ نماز کے ساتھ جب استعانت کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی نصرت ضرور نازل ہوگی۔

پھر صبر کا مضمون عبادت کے علاوہ عمل صالح سے بھی تعلق رکھتا ہے یعنی خالی صبر کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر ایک کمزور، نکمے، بیکار، بداخلاق آدمی نے صبر کر بھی لیا تو کیا صبر کیا وہ تو کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا، محض ایک کمزوری اور ناچاری کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ جس صبر کی تلقین فرما رہا ہے اس مضمون کو کھولتا چلا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں اس کے ماحول کو بیان فرماتا ہے وہ کونسا صبر ہے جو طاقتور صبر ہے جس نے انقلاب برپا کرنے ہیں۔ کن لوگوں کا صبر ہے جو دنیا میں عظیم روحانی انقلاب برپا کردیا کرتا ہے۔ وہ لوگ جو اس طرح صبر کرتے ہیں، اس طرح صبر کرتے ہیں، اس طرح صبر کرتے ہیں۔ اور صلوٰۃ پر قائم فرمانے کے بعد صبر کرنے والوں کو پھر فرماتا ہے ان کے عام اعمال بھی بہت اچھے ہوجاتے ہیں، بہت دلکش اعمال ہوتے ہیں لوگوں کی ان پر پیار سے نظریں پڑنے لگتی ہیں ان کے کردار سے لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ فرماتا ہے ہر قسم کے لوگ جو "فرح فخور" ہوں وہ مٹ جانے والے لوگ ہیں۔ مگر "الا الذین صبروا و عملوا الصلحت"۔ ہاں وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں اور نیک اعمال بجالاتے ہیں "اولئک لھم مغفرۃ و اجر کبیر" ایسے صبر کرنے والوں کے لئے دو وعدے ہیں۔ ایک مغفرت، اور اعمال صالحہ کے تعلق میں مغفرت کا مضمون یہ بتاتا ہے کہ اعمال صالحہ کے ہوتے ہوئے بھی ہم میں سے اکثر کئی گناہوں میں ملوث ہوجاتے ہیں کئی کمزوریاں دکھا جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر صبر کے ساتھ اعمال صالحہ کرو یعنی اس میں صبر اور اعمال صالحہ کے مضمون میں کئی پہلو ہیں۔ ایک یہ بھی ہے کہ صبر کرو اور اعمال صالحہ بجا لاؤ یا صبر کے ساتھ اعمال صالحہ بجا لاتے رہو۔ کوشش کرتے رہو کہ تم سے نیک باتیں ظاہر ہوں بدیاں ظاہر نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ تم ایک پاک نمونہ دنیا کو دکھاؤ۔ تو اللہ تعالیٰ یہ وعدہ فرماتا ہے کہ تم سے مغفرت کا سلوک فرمائے گا تمہاری جو کمزوریاں ہوں گی ان سے صرف نظر فرمائے گا اور انہیں معاف فرمادے گا اور تمہیں اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ یہاں بھی اجر عظیم اور مغفرت کو صبر ہی کے مضمون کے ساتھ باندھا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے یہ آیت سورہ ہود کی بارہویں آیت تھی جو میں نے پڑھ کے سنائی ہے۔ اب سورہ الاحقاف کی آیت ۳۶ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرمایا "فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل ولا تستعجل لھم کانھم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نھار بلغ فھل یھلک الا القوم الفسقون ۔" پس اے محمدؐ! جب میں کہتا ہوں تو مراد ہے اللہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا لیکن آیت میں نام مذکور نہیں ہوتا، ضروری نہیں ہے مگر واضح ہوتا ہے، قطعی طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ ہی مخاطب ہیں۔ تو "فاصبر" جب کہتے ہیں تو مراد ہے اے رسول، اے محمد! "فاصبر"۔ پس صبر کر "کما صبر اولوا العزم من الرسل" ایسا صبر کر جیسا رسولوں میں سے اولوالعزم کیا کرتے تھے یعنی عام نبیوں والا صبر بھی نہیں تو رسولوں میں سے بھی صبر کے معیار میں کچھ بہت بلند تھے ان کو پیش نظر رکھ کیوں تو خاتم النبیین ہے تجھ سے تمام اخلاق میں بہترین کی توقع کی جاتی ہے پس صبر کر "کما صبر اولوا العزم من الرسل" رسولوں میں سے جو اولوالعزم تھے جیسا صبر انہوں نے کیا اس طرح صبر کر۔ "ولا تستعجل لھم" اور ان کے لئے جلدی نہ چاہ۔ کن کے لئے جلدی نہ چاہ۔ کفار کے لئے، ظلم کرنے والوں کے لئے، جن کے مقابل پر جن کی اذیتوں پر صبر کیا جارہا ہے۔ اس میں ایک تو ظاہر معنی ہے کہ ان پہ بددعا کے لئے جلدی نہ کر اور دوسرا ہے ان کا انجام دیکھنے میں جلدی نہ کر جب وقت آئے گا تو ان کا انجام ظاہر ہوجائے گا۔ عام طور پر ترجمہ کرنے والے بددعا ہی کی طرف جاتے ہیں مگر "تستعجل" میں ہر قسم کی بات شامل ہے۔ بعض دفعہ انسان فتح دیکھنے کے لئے بھی بےقراری دکھاتا ہے کہ کیوں دیر ہورہی ہے جلد فتح کیوں نہیں آتی۔ چنانچہ اسی مضمون کو قرآن کریم نے دوسری جگہ بیان فرمایا کہ وہ کہتے ہیں "متیٰ نصراللہ" وہ بھی تو جلدی کرتے ہیں کہ کہاں گئی اللہ کی نصرت، کیوں نہیں آرہی۔ تو فرمایا کہ اولوالعزم جو تھے انبیاء میں سے وہ نہ عذاب میں جلدی چاہا کرتے تھے نہ فتح کے لئے ایسی بےقراری دکھاتے تھے کہ صبح شام دیکھیں کہ کیوں ابھی فتح نہیں آئی۔ یہ اللہ کا کام ہے خدا کی رضا پر راضی رہ اور جان لے کہ تیری دعائیں ضرور اثر دکھائیں گی۔ تیری کوششیں ضرور بارآور ثابت ہوں گی۔ گھبرانے کی بات نہیں دعا کرتا چلا جا، کرتا چلا جا یہ اللہ کا کام ہے کہ جب چاہے گا اس کی سزا کی تقدیر ظاہر ہوگی۔ جب چاہے گا اس کی جزاء کی تقدیر ظاہر ہوگی اور یہ دونوں تقدیریں مومنوں کے حق میں ہونگی۔

پس اس پہلو سے بھی ہمیں صبر کے مضمون میں، یعنی انجام کے متعلق بھی صبر کی تلقین سکھلائی

DISTRIBUTORS OF COMPUTER PARTS AND SPARES
DIRECT TO THE PUBLIC

4A RANELAGH ROAD, SOUTHALL,
MIDDLESEX, UB1 1DO
TELEPHONE 081 571 0859/9933
MOBILE 0831 093 120
FAX 081 571 9933

گئی ہے۔ فرمایا کہ تو اگر ان کا بدانجام چاہتا ہو اور جلدی کرے تو کیوں جلدی کرتا ہے۔ جب بدانجام آئے گا تو وہ لمبا زمانہ جو انکو مہلت کا دیا گیا ہے وہ اس انجام کے سامنے ایسا دکھائی دے گا جیسے آناً فاناً گذر گیا تھا۔ تو جلدی کرنے میں حکمت بھی کوئی نہیں۔ جو پکڑے جانے والے ہیں جب پکڑے جاتے ہیں تو جس زمانے کو تو سمجھتا ہے کہ بہت لمبی اللہ نے مہلت دے دی ہے وہ تو یوں ان کو گذرتا ہوا دکھائی دیتا ہے جیسے تھا ہی نہیں۔ پس فرماتا ہے "کانھم یوم یرون ما یوعدون" یہاں عذاب والے پہلو کو خصوصیت سے بیان فرمایا گیا ہے، پس جب بھی خدا کے وعید کا وقت آئے گا "یوعدون" سے مراد جو ان کو وعید دیا جاتا ہے جس بات سے وہ ڈرائے جاتے ہیں جب وہ وقت آ جائے گا کیسے ہوں گے "لم یلبثوا الا ساعۃ من نھار" وہ یوں سمجھیں گے وہ یوں اپنے آپ کو پائیں گے گویا وہ دن کی ایک گھڑی سے زیادہ زندہ نہیں رہے یا امن کی حالت میں اور عیش و عشرت کی حالت میں تکبر کی حالت میں اور فخر کی حالت میں۔ گویا دن کی ایک ساعت سے زیادہ ان کو حصہ نہیں ملا اور جو مزے کے زمانے ہیں جب وہ گذر جاتے ہیں تو وہ تھوڑے تھوڑے لگے دکھائی دیتے ہیں۔ جو دکھ کے زمانے ہیں وہ بہت لمبے ہوجاتے ہیں اور ایک پل کاٹنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ تو یہ مضمون ہے جو اس بات میں کھول دیا گیا کہ ان کو اگر خدا نے پکڑنا چاہا اگر یہی تقدیر ہوئی خدا کی کہ وہ پکڑے جائیں تو تو دیکھے گا کہ ان کا ایک ایک پل ایک عذاب کا زمانہ بن جائے گا۔ اس قدر مصیبت میں مبتلا ہوں گے کہ ان سے وقت نہیں کٹے گا۔ اور جب وہ مڑ کر دیکھیں گے تو ان کے ماضی کے عیش و عشرت کے ایام یوں لگیں گے جیسے آناً فاناً ہاتھ سے نکل گئے تو پھر کس بات پہ جلدی کرتا ہے۔ اور وہ شخص جس کی تبلیغ کی بنیاد رحم پر ہو اس وعید کو پڑھنے کے بعد تو اس کا دل دہل جائے گا کہ میں کیوں ان کے انجام کی جلدی کیا کرتا تھا یہ تو بہت ہی قابل رحم حالت ہے۔ پس اس نقشے کو کھینچ کر اگر کوئی معمولی سا تردد بھی مومنوں کے دل میں باقی رہ گیا تھا تو اسے بھی دور فرمادیا گیا۔ فرمایا "فھل یھلک الاالقوم الفسقون" یعنی جب خدا کے عذاب آتے ہیں تو بسا اوقات ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ قومی عذاب بن جاتے ہیں مگر وہاں ایسی صورت میں مومنوں کو بچایا جاتا ہے "فھل یھلک الاالقوم الفسقون"۔ فاسقوں کے سوا اور کسی کو ہلاک نہیں کیا جاتا۔ یہ ایک عمومی دستور ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ حادثۃً بھی کوئی مومن نقصان نہیں اٹھاتا۔ مگر قوم کا جب موازنہ قوم سے کیا جاتا ہے تو بلاشبہ مومن حیرت انگیز طور پر امن کی حالت میں رہتے ہیں، امن کے سائے تلے رہتے ہیں اور دشمن ہی ہے جو ہلاک کیا جاتا ہے۔

پھر صبر کے مضمون کو اور کھولتے ہوئے فرمایا "واصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیھم ولا تک فی ضیق مما یمکرون۔" یہ سورہ نحل آیت ۱۲۸ ہے۔ کہ تو صبر کر لیکن صبر اللہ کی خاطر کر۔ "وما صبرک الا باللہ" محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صبر کی کیفیت بیان فرمائی گئی ہے۔ اس کا ایک معنیٰ میرے دل میں کھبتا ہے، جس پہ مجھے اطمینان ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اے محمدؐ صبر کر اور تیرا صبر اللہ کے حوالے کے سوا ہے ہی نہیں۔ تمام تر تیرا صبر محض اللہ کی خاطر ہے۔ "ولا تحزن علیھم" اور اس کے باوجود فرمایا ان پر غم نہ کر۔ اب یہاں بظاہر ایک تضاد دکھائی دیتا ہے۔ اللہ کہتا ہے غم نہ کر محمد رسول اللہ غم میں مبتلا ہیں۔ کیا نعوذ باللہ من ذالک یہ بھی ایک نافرمانی کا انداز تھا۔ ہرگز نہیں۔ کیوں کہ جہاں پیار کی نصیحت ہو وہاں حکم نہیں ہوا کرتا وہاں دلداری کا ایک انداز ہوا کرتا ہے۔ یہاں "لا تحزن" سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ اللہ ناراض ہوگا اگر تو حزن کرے گا۔ فرمایا کہ ہم تجھے دیکھ رہے ہیں کہ حزن کی حالت میں مبتلا ہے۔ یعنی تیرا صبر رحمت کے نتیجے میں ہے غصے کے نتیجے میں نہیں، بےاختیاری کے نتیجے میں نہیں۔ اگر مظلوم بےاختیار ہوکر صبر کر رہا ہو تو بعض دفعہ بہت سخت غصے کے خیالات اس کے دل سے اٹھتے ہیں، ابلتے ہیں۔ بعض لوگ اس حالت میں پاگل ہوکر گالیاں بکنے لگ جاتے ہیں۔ اور ان کی باقی ساری زندگی اپنے صبر کے زمانے کے غیظ و غضب کو گندگی کی صورت میں اچھالتی رہتی ہے، ہر وقت انکے منہ سے بکواس نکلتی ہے۔ ایسے پاگل ہم نے بھی دیکھے ہیں۔ کیوں کہ ان پر کسی نے ظلم کیا ہوا ہے وہ ظلم اندر اندر ان کو کھا جاتا ہے کیونکہ بےاختیار ہوتے ہیں اس لئے جب وہ اپنا کنٹرول چھوڑ دیتے ہیں جب ان میں نظم و ضبط کی طاقت باقی نہیں رہتی تو ہر وقت غیظ و غضب اچھلتا ہے۔ لیکن وہ شخص جس کو رحم آرہا ہو اور غضب یا انتقام کا جذبہ نہ اٹھے اس کے لئے کسی قسم کے غصے کا اظہار یا گالی گلوچ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ دن بدن دل ہی دل میں گھلتا چلا جائے گا۔ اس کو ایک جاں گسل غم لگ جائے گا، اس کی جان کو کھانے لگ جائے گا۔ یہ کیفیت تھی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بار بار نصیحت فرماتا ہے کہ حزن نہ کر۔ جیسا آدمی اپنے پیارے پر نظر کرتا ہے اس کو کہتا ہے دیکھو صبر کر، تکلیف میں نہ پڑ۔ یہ تو نہیں کہ حکم ہے۔ اگر اس نے کہا کہ نہیں میں نے تکلیف محسوس کرنی ہے تو آپ ناراض ہوجائیں کہ میری بات نہیں مان رہے۔ پیار کا انداز ہے، ایک محبت کا اظہار ہے، یہ بتانا ہے کہ میری تیرے ہر حال پر نظر ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ کس غم میں تو گھل رہا ہے۔ اور دوسری جگہ فرمایا "فلعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین" اتنا غم کہ تو اپنی جان کو ہلاک کر رہا ہے کہ یہ لوگ مومن نہیں ہوتے۔ یہ صبر ہے جس کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وما صبرک الا باللہ" کیوں کہ تیرا تمام تر صبر صرف اللہ کی خاطر ہے اس لئے اس میں حسن ہی حسن ہے اس میں کوئی بد پہلو نہیں ہے، کوئی بدزیبی نہیں ہے۔ پس یہ وہ صبر ہے جسے ہمیں اختیار کرنا ہوگا دکھوں کے مقابل پر ان کے لئے درد محسوس کرنا ہوگا۔ "لا تحزن" کا یہ استنباط نہ کریں اس سے کہ کوئی غم محسوس نہ کرنا جو مرضی ان کو ہوجائے۔ مراد یہ ہے کہ ایسا غم محسوس کریں کہ آسمان سے آواز آئے "لا تحزن" اے میرے بندے اب اپنے آپ کو مزید نہ گھلا۔ یہی وہ آواز ہے جو تسکین پیدا کرتی ہے۔ جو غم نہ کرنے کا حکم نہیں دیتی، غم کے سامان اڑا دیا کرتی ہے۔ یہی وہ "لا تحزن" والا مضمون تھا جس نے آخر عرب کی کایا پلٹ دی اور تمام عرب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دیکھتے دیکھتے مسلمان ہوگیا یعنی حزن کا مقام ہی باقی نہیں رہا۔

پس اللہ ہمیں ان معنوں میں خدا تعالیٰ سے صبر سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے صبر میں اولوالعزم کی شان ہو، ہمارے صبر میں کمزوری اور بےچارگی نہ ہو۔ طاقت کے ہوتے ہوئے بھی ہم ظالم کے لئے رحم چاہنے والے ہوں اور صبر کے ساتھ چمٹے رہیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو یقیناً وہ اجر عظیم ضرور ہمیں عطا ہوگا جس کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے اللہ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔

مختصر عالمی خبریں

(مرتبہ ابوالمسرور چوہدری)

کشتی میں اکیلے ساری دنیا کے گرد چکر

برطانیہ کی ایک عورت Lisa Clayton کشتی کے ذریعہ ساری دنیا کے گرد چکر لگا کر ۲۸۶ دن سمندر میں رہنے کے بعد واپس پہنچی ہے۔ یہ ۳۶ سالہ خاتون برمنگھم سے ۱۷ ستمبر ۱۹۹۴ء کو دنیا کے گرد تیس ہزار میل کا سفر طے کرنے کے لئے روانہ ہوئی تھی۔ جب اس کی کشتی ۲۹ جون ۱۹۹۵ء کو واپس ڈارٹ متھ کی بندرگاہ پہنچی تو سینکڑوں لوگوں نے اس کا شاندار خیر مقدم کیا۔ اور جہازرانی کی کلب کی طرف سے اسے سات توپوں کی سلامی دی گئی۔ استقبال کرنے والوں میں اس کے والدین اور بہن بھی شامل تھے۔

اس خاتون نے یہ سفر تن تنہا کیا۔ اس کے پاس کشتی میں صرف ایک ریڈیو اور فیکس مشین تھی اس کے علاوہ دیگر کسی قسم کے نیوی گیشن کے آلات نہ تھے۔ اس سے پہلے ۱۹۷۸ء میں نیوزی لینڈ کے باشندے Naomi James نے اسی طرح سفر اختیار کیا تھا مگر کیپ ٹاؤن پہنچ کر اسے چند دن جہاز کی مرمت کے لئے رکنا پڑا تھا۔

آسٹریلیا کی ایک عورت Kay Cottee نے ۱۹۸۸ء میں بغیر کسی جگہ رکے دنیا کا چکر لگایا تھا۔ اسی طرح Sir Robin Knox Johnston نے بھی بغیر کسی جگہ رکے ۶۹-۱۹۶۸ء میں دنیا کے گرد چکر لگایا تھا۔ یہ بھی استقبال کے لئے بندرگاہ پہنچا ہوا تھا۔

نماز ہڑتال

[ترکی]: انقرہ سے خبر آئی ہے کہ ترکی میں ۸۰ آئمہ کرام نے تنخواہیں بڑھانے کے لئے غیر معینہ مدت کے لئے ہڑتال کر دی ہے۔ ان آئمہ کرام نے وزارت مذہبی امور کے سامنے مظاہرہ کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ جب تک ان کی تنخواہوں میں اضافہ نہیں ہوگا وہ مساجد میں نماز نہیں پڑھائیں گے۔

آئمہ کرام بھی انسان ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ بھی پیٹ لگا رکھا ہے۔ اس لئے تنخواہ میں اضافے کا مطالبہ ان کا فطری حق ہے البتہ ان کی طرف سے نمازیں نہ پڑھانے کی دھمکی محل نظر ہے۔ نماز ایک مذہبی فریضہ ہے اور یہ ہر حال میں فرض رہتی ہے لہذا بھوک ہڑتال تو کی جاسکتی ہے لیکن نماز ہڑتال نہیں کی جا سکتی۔

ان آئمہ کرام نے بھی صرف امامت کرانے سے انکار کیا ہے نماز پڑھنے سے انکار نہیں کیا۔ ہمارے خیال میں اگر یہ آئمہ کرام اس بات کی دھمکی دیتے کہ تنخواہیں بڑھنے تک وہ بے وضو نماز پڑھائیں گے تو شاید یہ دھمکی زیادہ کارگر ثابت ہوتی۔

(ہفت روزہ وطن، ۱۴ جولائی ۱۹۹۵ء)

ماں کا دودھ سرطان کو ختم کر دیتا ہے

[سویڈن]: سائنس دانوں کی ایک ٹیم نے حالیہ تحقیق کے ذریعہ ثابت کیا ہے کہ ماؤں کی چھاتیوں میں پیدا ہونے والے دودھ کے اندر ایک ایسا کیمیا ہوتا ہے جو سرطان کے خلیوں کو ہلاک کر دیتا ہے۔ یہ دریافت سویڈن کی یونیورسٹی آف لنڈ اور سٹاک ہوم Karolinsica انسٹی ٹیوٹ کے سائنسدانوں کی باہمی ٹیم نے کی ہے۔

اگرچہ عام طور پر یہ باور کیا جاتا ہے کہ ماؤں کی چھاتیوں کے دودھ میں اینٹی بکٹیریا موجود ہوتا ہے تاہم یہ پہلی دفعہ ثابت کیا گیا ہے کہ اس میں ایک ایسا مرکب ہے جو سرطان کے خلیوں کو نیست و نابود کر دیتا ہے۔

دودھ کے پروٹین میں جو شے سرطان کو ختم کرتی ہے اسے Alpha Lactal bumin کہتے ہیں۔

☆☆

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۳۵)

کالی کارب اور آرنیکا کے خواص اور احتیاطوں کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۱۲ ستمبر ۱۹۹۴ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

(لندن ، ۱۲ ستمبر ۱۹۹۴ء): حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ہومیو پیتھی کی ادویہ کا تذکرہ فرمایا اور اپنے وسیع تجربات کے حوالے سے ہومیو پیتھی کے اہم اصول بیان فرمائے۔

کالی کارب (Kali Carb)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بچوں کی پیدائش کے بعد کی الجھنوں میں عورتوں کے لئے بہت اچھی دوا ہے۔ پیدائش کے بعد بعض دفعہ خون بند نہیں ہوتا۔ پلاسنٹا کا کچھ حصہ یا کوئی اور چیز اندر رہ جاتی ہے۔ اس کو اچھی طرح نکال کر صفائی کی جاتی ہے۔ پھر بھی خون آتا ہے تو کالی کارب اس کا علاج ہے۔ اس سے اگر افاقہ نہ ہو تو پھر اور ادویہ دیکھیں۔

رحم کی فائبرائیڈ اور ٹیومر کے لئے اسے سوچیں۔ اس کے لئے جو بالعموم میرا نسخہ ہے اس میں کالی کارب نہیں ہے لیکن اگر وہ نسخہ ناکام ہو (جو عموماً کامیاب ہو جاتا ہے) تو پھر کالی کارب کا استعمال کریں۔ اس کا رحم کی فائبرائیڈ سے تعلق نمایاں ہے۔

حمل کی الٹیاں بہت مشکل چیز ہیں۔ یہ بیماری ٹھیک کرنے کے لئے جب تک اس کی Constitutional دوا نہ ڈھونڈیں کامیابی نہ ہوگی۔ اس کا مطلب ہے کہ متلی کی علامات بھول کر مریضہ کے مزاج، بنیادی طبیعت یعنی دواؤں کے اعتبار سے جو مزاج بیان ہوتا ہے اس کی تلاش کریں۔

مثال کے طور پر حضور نے فرمایا آرسینک کا مزاج بہت ہی Meticulous (باریک بین محتاط) ہے اس میں بے چینی، خوف اور بے قراری ہے۔ ذرا سی چیز ادھر سے ادھر ہو جائے تو پریشانی ہوتی ہے۔ نفاست پسند مزاج ہے۔ ایسی مریضہ کو اگر حمل کے دوران متلی ہو تو کہا جاتا ہے کہ اسے آرسینک فائدہ دے گی۔

سلفر کا مزاج گندگی کا مزاج ہے۔ مریضہ کا نہانے کو جی نہ چاہے، پسینہ میں بو ہو، سر کی چوٹی پر جلن کا احساس، جلدی بیماریوں کا رجحان، نہانے سے گھبراہٹ، ایسے مریض کو سلفر فائدہ دے گی۔ سلفر ۳۰ میں دیں۔

حضور نے فرمایا اصول یہ ہونا چاہئے کہ حمل کے دوران کم سے کم ضروری دوا دیں۔ جس چیز پر یقین ہو، جو تجربے میں آچکی ہو، جس کے فوائد اور مضرات سے پوری واقفیت ہو اس کے اطمینان کے بعد دیں۔ لیکن اونچی پوٹینسی میں تجربے کرنا خطرناک ہے۔

حمل کے دوران الٹیوں کے علاج کے لئے کالی کارب کے لئے اس کا مزاج معلوم کریں۔ اس میں کمر درد کا مزاج Spots پر درد اور گرمی کا احساس، چھوٹے دائروں پر درد جمع ہو جاتا ہے۔ گرمی کی لہریں اس کا ایک حصہ ہیں جو خاص طور پر انتڑیوں کی بیماری میں نمایاں ہوتی ہیں۔ درد کے مقامات اکثر بائیں طرف ہوتے ہیں۔

اس کے لئے آرنیکا، لیکسز اور لیڈم کے نسخے سے فائدہ نہ ہو تو کالی کارب استعمال کریں۔ یہ نسخہ اکثر بائیں طرف کے درد کے لئے ہے۔ کالی کارب میں بھی چونکہ بائیں طرف کا مزاج ہے خاص طور پر چھوٹے Spots کی دردوں میں۔ اس نسخے کے طبعی فالواپ کے طور پر کالی کارب دینا چاہئے۔ یعنی جہاں آرنیکا، لیکسز اور لیڈم کا نسخہ ٹھہر جائے وہاں کالی کارب شفا کو آگے بڑھاتا ہے۔

حمل کی الٹیوں میں ہر دوا کے مزاج کی بحث ملتی ہے۔ بالعموم جن دواؤں سے شفاء ہوتی ہے وہ مزاج سے مطابقت رکھنے والی ہوتی ہیں۔ اس میں سلفر، سیپیا، کالی کارب اور کبھی کبھی آرسینک فائدہ دیتی ہے۔

مزاج کے بارے میں اگر موٹی موٹی چند دوائیں کام نہ کریں تو سنفوری کارپس (Synphory Carpus) استعمال کرائیں۔

حضور نے فرمایا کہ وضع حمل میں اگر بچے کی پیدائش میں روک ہو، دردیں جس انداز سے اٹھنی چاہئیں اس طرح پر نہ اٹھیں تو بڑا سخت Crisis ہو جاتا ہے۔ عورتیں بعض دفعہ مر بھی جاتی ہیں۔ ایسے موقع پر خدا کے فضل سے اکیلی دوا بہت تیزی سے فوری اور اعجازی نشان دکھاتی ہے۔ ایسی چند اہم دوائیں ضرور یاد رکھیں۔ یہ دوائیں مندرجہ ذیل ہیں:

کولوفائیلم (Caulophylum)

جلسیمیم (Gelsemium)

کالی کارب (Kali Carb)

پلسٹیلا (Pulsatilla)

سیمی فیوجا (Cimicifuga)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان دواؤں کے باہمی فرق کو بھی واضح فرمایا اور بتایا کہ کس کس قسم کی دردوں میں کون کونسی دوا استعمال کی جائے۔

سلی امراض کے بارہ میں فرمایا کہ پھیپھڑوں کی Base میں اگر سلی امراض پائے جائیں یا پرانے نزلے کی کیفیت ہو تو ایک دوا آرسینک آئیوڈائیڈ ہے۔ سلیشیا بھی اس میں مؤثر ہے۔ کالی کارب بہرحال غیر معمولی مفید دوا ہے اسے نہ بھولیں۔

حضور نے فرمایا گاؤٹ کی تکلیف میں علاج کاربوویج سے شروع کریں۔ کاربوویج، کالی کارب کو جسم کو قبول کرنے پر آمادہ کر دیتی ہے۔ اس سے کالی کارب کا ردعمل سخت نہیں ہوتا۔ کاربوویج دینے کے بعد کالی کارب ۳۰ میں دیں۔ اس طرح یہ رومیٹک بیماریوں اور (گاؤٹ) یعنی چھوٹے جوڑوں کے درد میں مفید ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ کالی کارب کے لئے احتیاط لازم ہے۔ اگر مریض کے اندرونی نظام مدافعت میں طاقت نہ ہو تو کالی کارب تو آرڈر دے دے گی کہ ہر صورت میں ٹھیک کرنا ہے۔ اب جسم میں طاقت نہیں۔ اس صورت میں انتہائی تکلیف دہ دردیں بھی ہو جاتی ہیں جو پھر قابو میں نہیں آتیں۔

حضور نے فرمایا ہومیو پیتھک ردعمل کا صحیح تصور یہ ہے کہ جلدی خود ہی شروع ہو کر خود ہی ختم بھی ہو جائے اور مریض کو فائدہ ہو۔ ۲۴ گھنٹے سے لے کر دو تین روز تک ردعمل ختم ہو کر مریض کو پہلے سے بہتر حالت میں نہ چھوڑے تو یہ صحیح ردعمل کی علامت نہیں۔ اس کا مطلب ہے آپ نے غلط دوا دی ہے یا غلط طاقت میں دی ہے۔

حضور نے فرمایا کالی کارب اور لائیکوپوڈیم کا غلط ردعمل بعض اوقات زندگی کا روگ بن جاتا ہے۔ سلیشیا کے بعض خطرناک اثرات ہو سکتے ہیں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ بڑی طاقت میں فوراً نہ دیں۔ اگر دوا فائدہ دے رہی ہو تو آہستہ آہستہ طاقت بڑھائیں۔

کالی کارب کا مزاج غصے کا مزاج ہے مگر یہ مزاج بیماریوں کے نتیجے میں پیدا ہو۔ اس میں جھگڑالو پن، اکیلے پن کے اثرات، توہمات کا شکار ہونا شامل ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کالی کارب کی چند مزید خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا دردوں کی نوعیت یا ٹھہری ہوتی ہے یا جیسے چٹکی بھری ہو۔ منہ کا حال بگڑا ہوا جیسے پائیوریا کے مارے، گندے منہ، دردیں، مسوڑھے دانتوں کو چھوڑ رہے ہوں، خون جاری ہو، بدبو ہو یہ کالی فاس کی طرح کی اعصاب کی گہری دوا ہے۔ جہاں پوٹاشیم آئے گا وہاں سے اعصاب سے تعلق ہو گا۔

کارب ہونے کی وجہ سے ہڈیوں سے تعلق ہو گا۔ کاربن ہڈیوں اور پھیپھڑوں پر اثر کرتا ہے۔ پوٹاشیم کاربونیٹ اس لحاظ سے تیز مزاج ہے۔ حالانکہ کاربوویج بھی کاربن ہے مگر اس کا مزاج ایسا نہیں ہے۔ کالی کارب، کاربن کے باوجود کاربوویج سے ملتی ہے۔ مگر کالی کارب میں سختی ہے کاربوویج میں نرمی ہے۔

آرنیکا (Arnica)

حضور نے فرمایا یہ بہت بنیادی اور اہم دوا ہے۔ یہ پہاڑی تمباکو ہے۔ پہاڑی تمباکو سے بنی نوع انسان کو کثرت سے ہومیو پیتھی میں فائدے ہوتے ہیں۔ بعض جگہ تو اس کا استعمال Indispensible ہو جاتا ہے۔ غیر معمولی فوائد دکھاتا ہے۔

حضور نے فرمایا خون پر اس کا کردار بہت اہم ہے۔ خون کو جمانے (Clot) کا رجحان ہے۔ ہارٹ اٹیک میں آرنیکا لازمی دوا ہے۔ ایلوپیتھک میں اسپرین خون کو پتلا کرنے کی دوا ہے یعنی انٹی کواگولنٹ (Anticoagulant) ہے۔ آرنیکا کی خوبی یہ ہے کہ یہ خون کو پتلا نہیں کرتی مگر Clot کو گھلاتی ہے۔ اسپرین بھی (Anticoagulant) ہے اگر ڈاکٹر کو نہ بتایا جائے کہ مریض اسپرین زیادہ استعمال کرتا رہا ہے تو مریض آپریشن کے دوران ہیمرج کا شکار ہو سکتا ہے۔ آرنیکا خون کو پتلا نہیں کرتی یعنی اس کی جمنے کی قدرتی صلاحیت کو ختم نہیں کرتی۔

چوٹوں سے جسم نیلا پیلا ہو، خون جم گیا ہو تو بغیر کسی ضرر کے خوف کے آرنیکا دیں۔ دل کا حملہ ہو تو آرنیکا دیں مگر لیکسز (Lachesis) کے ساتھ۔ لیکسز سانپ کے کاٹے کی وہ دوا ہے جس کا دل پر خون کے ذریعے اثر ہو لیکن بعض سانپوں کے زہر اعصاب کے راستے دل پر حملہ کرتے ہیں اس میں چوٹی کا سانپ ناجا (Naja) ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں نے تجربے سے دیکھا ہے کہ اگر ہومیو پیتھ ملتی جلتی دوائیں یکے بعد دیگرے دے تو وہ الٹ اثر بھی کر سکتی ہیں۔ سب سے زیادہ یہ بات ٹائیفائیڈ کے حملے میں ہوتی ہے۔ ایک دوا آپ نے چن لی ہے۔ وہ اگر صحیح فائدہ نہیں دے رہی تو دوسری ایسی ہی اثر کی دوا رجحان کو مخالف کر دے گی۔ ایسا مریض پھر ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا میں غور سے ایک دوا کو چن لوں اور اسے دیتا رہوں اگر اثر نہ کرے گی تو اس کا انٹی ڈوٹ کر کے مزید دوا دوں گا یا ایلوپیتھک کے حوالے کر دوں گا۔

حضور نے فرمایا جن کیسز میں ایک کے بعد دوسری دوا دی وہاں مریض ردعمل کے لائق نہیں رہتا۔ اس خطرے کے پیش نظر آرنیکا اور لیکسز کو ملا کر استعمال کریں۔ اسکو روٹین بنالیں۔

آرنیکا اور لیکسز ۲۰۰ میں ہارٹ اٹیک میں دیں۔ جب یہ کلاٹنگ کے نتیجے میں ہو یا اس کے بعد ایسے اثرات ہوں کہ جس میں مسلز (Muscles) کا ایک حصہ مر جاتا ہے۔ اس کے لئے بھی کسی حد تک مفید ہے، اعصاب میں زندگی پیدا کر دیتا ہے۔

حضور نے فرمایا آرنیکا کو وضع حمل میں جب بچے کی پیدائش متوقع ہو اس میں غیر معمولی زور لگتا ہے۔ تھک جانے سے مستقل دردیں ٹھہر جاتی ہیں۔ آرنیکا اس میں حفظ ماتقدم (Preventive) کے طور پر استعمال کرائیں۔ جب بچہ کی پیدائش متوقع ہو تو پلسٹیلا جہاں فائدہ مند ہوگی اس سے پہلے آرنیکا ۲۰۰ کی چند خوراکیں فائدہ دیں گی۔

باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

MOST AUTHENTIC
INDIAN FOOD
GRANADA
TAKE AWAY
202 ROUNDHAY ROAD
LEEDS
TELEPHONE 0532 487 602

Kenssy
Fried
Chicken
TELEPHONE 539 3773
589 HIGH ROAD,
LEYTONESTONE,
LONDON E11 4PB
PROPRIETOR: MASOOD HAYAT

سمیت ذلیل و رسوا ہو جاؤ گے۔ اس رقعہ کے دوسری طرف میں نے اسے لکھ کر بھیجا کہ اگر نعوذ باللہ میں اور میری جماعت غلط ہیں تو بے شک اللہ ہمیں ذلیل و رسوا کرے اور اگر ہم سچے ہیں اور تم جھوٹے ہو تو میرے بدلے تم کو اور میری بیوی کے بدلے تمہاری بیوی کو اور میرے بچوں کی بجائے تمہارے بچوں کو تمہاری تجویز کردہ پریشانیاں اور دکھ پہنچیں۔

رمضان المبارک آیا اور یہ نشانات اس طرح ظاہر ہوئے کہ مولوی حمید الدین کالڑ کا کسی استاد سے قرآن پاک پڑھ رہا تھا کہ اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ وہ سخت پریشانی میں بچے کو ٹیکسلا لے گیا۔ وہاں آپریشن ہوا اور اب اس کی نظر جو باقی ہے وہ دھندلی سے معمولی سی نظر باقی ہے۔ اسی رمضان میں اس کی بیوی کی انگلی پر ناسور پیدا ہو گیا۔ تکلیف اس قدر بڑھی کہ لاہور لے گئے اور آخر کندھے کے قریب سے بازو کٹوانا پڑا وہ کٹا ہوا بازو مرولیاں لایا گیا اور اس کی بیوی کو اس کی زندگی میں دفن کر دیا گیا۔ اسی رمضان کے آخری دن رات کو معمولی بارش ہوئی صبح کی نماز پڑھانے کے لئے حمید الدین جا رہا تھا کہ اس کا پاؤں پھسل گیا اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔

حضور نے فرمایا کہ رمضان کا مہینہ ہے معین مدت ہے اور اسی طرح جیسا کہ اس نے کہا تھا تینوں کے متعلق یہ سارے واقعات رونما ہوئے۔

☆ مکرمہ جمیلہ بی بی زوجہ ثناء اللہ جٹ صاحب فیصل آباد سے لکھتی ہیں کہ عاجزہ کا بڑا بھائی ۱۹۷۴ء میں مرتد ہو گیا۔ والد صاحب چونکہ وفات پا چکے تھے اس لئے وہ مجھ پر اور والدہ صاحبہ پر بہت سختی کیا کرتا تھا۔ عاجزہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا۔ میں اس کو لے کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ کے پاس ملاقات کی غرض سے گئی۔ حضور نے بچے کو پیار کیا۔ میری والدہ نے گھر آکر بڑے بھائی کے سامنے جو مرتد ہو گیا تھا کہا کہ اللہ مجھے پوتا دے یعنی میرے بھائی کو بیٹا دے تاکہ میں اس کو بھی لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوں۔ تو اس پر میرے بھائی نے کہا کہ ان سے (یعنی حضور سے) ملاقات کروانے والا بیٹا خدا مجھے نہ ہی دے۔ خدا کی قسم آج اس کی شادی کو ۱۸ سال ہو گئے ہیں اور وہ اولاد کو ترستا ہے اور اس کے ایک بھی بچہ پیدا نہیں ہوا۔

مباھلہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا اس سلسلہ میں جو بعض انفرادی واقعات ہوئے۔ ان کی مثالیں دیتے ہوئے حضور نے فرمایا:

☆ مکرم محمد افضل ڈار صاحب (شیخوپورہ) اپنے خط مرقومہ ۲ فروری ۱۹۹۵ء میں لکھتے ہیں، .... آپ نے جب مباہلہ کی دعوت دی تھی اس وقت میں نے بھی ایک پمفلٹ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ کے نامور مولانا حافظ سید عباس علی شاہ رضوی فاضل عربی، پیر علاقہ کو اس کے ایک مرید صادق علی کے ذریعہ بھجوایا۔ دو دن بعد مولانا مذکور شہر فاروق آباد کی کتابوں کی دوکان پر کھڑے تھے کہ میرا ادھر سے گزر ہوا۔ وہ مجھے دیکھتے ہی آگ بگولا ہو گئے اور حسب عادت مجھے بہت کچھ سنا دیا (یعنی مرزا صاحب دعوت مباہلہ دیتے ہوئے اس دنیا سے گزر گئے اور نہایت غلیظ زبان استعمال کر کے اپنے خیالات کا اظہار کیا) لیکن میں نے کہا کہ پیر صاحب آپ صاحب علم ہیں، قرآن کریم کے حافظ ہیں۔ خلیفہ صاحب نے اس مباہلہ میں کیا کہا ہے؟ صرف یہی کہ ہمارا قرآن وہی ہے جو نبی کریم ؐ پر نازل ہوا۔ وہی ہماری نماز ہے، وہی ہمارا دین ہے، ہم حضور ؐ کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں۔ لیکن آپ کہتے ہیں کہ ہم جھوٹ بولتے ہیں۔ لیکن ہمارے خلیفہ صاحب نے فرمایا کہ اگر اب بھی کوئی یقین نہیں رکھتا اور ہم پر الزام لگاتا ہے تو وہ کہہ دے کہ "جو جھوٹا ہے اس پر خدا کی لعنت"۔ میں نے کہا پیر صاحب خدا نے ہمیں اپنی زندگی میں یہ دن دکھایا ہے آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خلیفہ صاحب کو اگر وہ جھوٹے ہیں تو دس جون ۱۹۸۹ء سے پہلے پہلے ختم کر دے تو میں اور فاروق آباد کی ساری جماعت آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے۔ آپ مان لیں اور یہ الفاظ کہہ دیں۔ چنانچہ انہوں نے مباہلہ کو تسلیم کر لیا اور پیر صاحب نے کہہ دیا کہ آپ دس جون تک انتظار کریں۔ پھر نماز مغرب پر مسجد میں تمام احباب کو یہ واقعہ بتایا گیا۔ چند ماہ بعد عید میلاد النبی ؐ کے موقعہ پر اپنی تقریر کے دوران مولانا صاحب نے برملا طور پر عوام الناس کے سامنے اس بات کا اظہار کیا کہ میں نے مرزائیوں کا مباہلہ تسلیم کر لیا ہے۔ آپ لوگ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی دے۔

ہماری جماعت کے ایک دوست اس جلسہ میں حاضر تھے اور انہوں نے یہ سارا ماجرا بیان کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دس جون سے قبل ۲۵ مارچ ۱۹۸۹ء کو یہ نشان پورا کیا اور یہ شخص پانچ چھ ماہ کی سخت اذیت ناک بیماری کے بعد اپنے انجام کو پہنچا اور فاروق آباد کے قرب و جوار کے شہروں میں اس کی نماز جنازہ کا اعلان کیا گیا۔ چنانچہ اس کی قبر فاروق آباد کی سب سے بڑی مسجد کے احاطہ میں بنائی گئی ہے۔ اس کے انتقال کے بعد مجھے اس کے ایک مرید سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اس نے بیان کیا کہ پیر صاحب کے مرنے کے بعد ان کا چہرہ سیاہ تھا۔

حضور نے فرمایا "یوم تسود وجوہ" کا ایک نظارہ ہے جو اس دن جماعت احمدیہ کو دکھایا گیا۔

☆ ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کے دعوت مباہلہ کی اشاعت پر شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ کے ایک معاند احمدیت نے احمدیوں کے خلاف جلوس نکالا اور کہا "جو چند احمدی یہاں رہتے ہیں آؤ پہلے ان کا تو صفایا کر لیں"۔ یہ کہہ کر باقاعدہ جلوس تیار کیا۔ پھر وہ یہ کہہ کر کہ اسے دوکان پر کچھ کام ہے جلوس ادھر لے آنا، اپنی دوکان پر چلا گیا۔ جونہی وہ دوکان میں گیا چلتے ہوئے پنکھے کو ہاتھ لگایا جس میں بجلی کا کرنٹ آ رہا تھا۔ ہاتھ لگاتے ہی موقعہ پر ہلاک ہو گیا۔ اور وہ جلوس احمدیوں کو مارنے کی بجائے اس کی لاش اٹھا کر قبرستان کی طرف روانہ ہوا۔

☆ قاضی مجیب الرحمان، احمدیت کے اشد معاندین میں سے تھا۔ اس نے ۱۶ فروری ۱۹۸۶ء کو عید میلاد النبی ؐ کی خوشی کے موقعہ پر رات پاکستانی ٹیلی ویژن پر احمدیوں کے خلاف نہایت اشتعال انگیز تقریر بھی کی تھی اور یہ فتویٰ دیا تھا کہ ہر احمدی واجب القتل ہے۔ یہ صاحب یکم اگست ۱۹۸۸ء کو دل کے حملہ سے انتقال کر گئے۔

☆ حضور نے فرمایا کہ میں نے ضیاء الحق کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ " جماعت احمدیہ تو خدا کے فضل سے ایک ولی رکھتی ہے۔ جماعت احمدیہ کا ایک مولیٰ ہے اور زمین و آسمان کا خدا ہمارا مولیٰ ہے۔ خدا کی قسم جب ہمارا مولیٰ ہماری مدد کو آئے گا تو کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکے گا خدا کی تقدیر تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی۔ تمہارے نام و نشان مٹا دیئے جائیں گے اور تمہیں دنیا ہمیشہ ذلت اور رسوائی کے ساتھ یاد کرے گی"۔

فرمایا اب جو اس کو حادثہ پیش آیا ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ ہوائی جہاز ہوا میں پھٹتا ہے اور پھٹنے سے پہلے وہ زمین پر اتر کر پھر اچھلتا ہے اور پھر ہوا میں پھٹ جاتا ہے اور اس زور سے وہ دھماکہ تھا کہ خصوصیت سے ضیاء الحق کی لاش پارہ پارہ ہو گئی یہاں تک کہ فی الحقیقت اس کا کوئی بھی نشان دریافت نہیں ہو سکا۔ وہ فوجی جنہوں نے لاش اکٹھی کرنے کی کوشش کی ان کو صرف ایک Denture ملا ہے جو مصنوعی دانت لگائے جاتے ہیں جس سے ضیاء الحق کا ایک نشان پیچھے رہ گیا اور مٹی اکٹھی کر کے اور وہ ڈینچر لگا کر ضیاء الحق کا جنازہ نکال دیا اور اسی پر جنازہ پڑھا گیا ہے اور آج تک یہی ڈینچر دفن ہے۔ لیکن آپ یاد رکھیں کہ خدا نے کس طرح کس شان کے ساتھ ان الفاظ کو اپنی غیرت دکھاتے ہوئے لفظاً لفظاً پورا فرمایا ہے۔ اب وہ ڈینچر تو اس کی ذات کا حصہ نہیں تھا، محض اس کی پہچان تھا۔ یہانتک کہ بعض مزاح نگاروں نے لکھا کہ ضیاء الحق کی قبر میں جو مٹی کے ذرے دفن ہیں وہ دراصل اس یہودی کے تھے جو امریکن سفیر اس کے ساتھ ہلاک ہوا۔ لطیفے میں یہ بیان ہوا کہ جب فرشتے اس کا ڈینچر دیکھ کر حساب کتاب کے لئے آئے تو اس نے کہا میرے پیچھے کیوں پڑتے ہو میں تو رافیل ہوں ضیاء کا تو صرف ڈینچر ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ واقعہ ہونے سے چند دن قبل جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات کو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی خبر دی اور میں نے جمعہ میں یہ اعلان کیا کہ خدا نے مجھے دکھایا ہے کہ اس کے غضب کی چکی چل پڑی ہے اور اب وہ دشمنوں کو پیس ڈالے گی۔ اور ضیاء الحق کو متنبہ کیا تھا کہ اب تمہاری باری آئی کہ آئی۔ اب بتائیں یہ کسی نفس کی بنائی ہوئی بات ہو سکتی ہے۔ یہ عالم الغیب، غیور اور منتقم خدا کی کاروائی تھی۔

حضور نے فرمایا کہ میں نے ایک نظم میں کہا تھا۔
ہمیں مٹانے کا زعم لے کر اٹھے ہیں جو خاک کے بگولے
خدا اڑا دے گا خاک ان کی کرے گا رسوائے عام کہنا

واقعہ یہ ہے کہ یہ حادثہ بگولوں کی جگہ پر ہی ہوا ہے اور واقعتہً جو اس کی خاک اڑی ہے وہ بگولوں کی صورت میں۔ عین لفظاً لفظاً خدا نے اسے پورا فرما دیا۔ یہ بڑا عظیم نشان ہے۔

☆ حضور نے عام واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ضلع لاڑکانہ کے گاؤں "گورگیج" کے ایک مولوی کا نام عبد الہادی ہے۔ اس نے یہاں کے احمدیوں پر ناحق مقدمہ درج کروایا تھا اور انہیں جیل بھجوا دیا تھا۔

اس نے یہ بیان دیا تھا کہ میں قادیانیوں کو ختم کرنے کی کوشش کر ہی رہا ہوں لیکن میرا بیٹا سراج الدین اس کام میں مجھ سے بھی آگے بڑھ جائے گا اور جو احمدی مجھ سے بچ گئے ان کا قاتل یہ بنے گا۔ جس ہفتہ میں مولوی عبد الہادی نے یہ بیان دیا اسی ہفتہ اس کا بیٹا سراج الدین اچانک بیمار ہو گیا۔ علاج معالجہ کے لئے کوششوں کو انتہا تک پہنچایا گیا۔ مگر خدا کی تقدیر نے اسے پکڑ لیا اور اس کے بیٹے نے تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔

☆ اس کے تین سال بعد جب بیت الذکر کھلی تو اس نے پھر مخالفت شروع کر دی اور دو دن کے اندر اندر ہماری بیت الذکر کو دوبارہ بند کروا دیا جس کے فوراً بعد اس کا دوسرا بیٹا محمد اسلم (عمر ۶ سال) اچانک فوت ہو گیا۔ اور کوئی سمجھ نہ آئی کہ کیوں مر گیا۔ اس کے بعد اس نے خاموشی اختیار کر لی۔

لیکن بعد میں ڈش کے ذریعہ خطبات میں مہمانوں کی حاضری اور پروگراموں کی کامیابی سے خوف زدہ ہو گیا اور الٹی میٹم دیا کہ جمعہ کے دن حملہ کر کے ڈش کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔

جمعہ سے قبل ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر اس کا تیسرا بیٹا سراج احمد (عمر ۵ سال) اچانک بیمار ہوا۔ ڈاکٹر کو دکھایا۔ ڈاکٹر نے کہا لاعلاج ہے اسے لاڑکانہ پہنچائیں۔ چنانچہ اسے لاڑکانہ پہنچایا گیا۔ وہاں ابھی ڈاکٹر نے اس کی نبض بھی پوری طرح نہیں دیکھی تھی کہ یہ بچہ فوت ہو گیا۔ اس کا پورا جسم سوج گیا تھا۔ اس کا سارا گھر ماتم کدہ بن گیا اور وہ لوگ جو ڈش انٹینا اتارنے آئے تھے وہ اس کے بچے کا ماتم کا جلوس بن گیا۔

حضور نے فرمایا اب بتایئے یہ کیسے اتفاقی واقعات ہیں۔ ایک سلسلہ ہے۔ سلسلہ وار خدا کی طرف سے خدا کے غضب کے نشان اتر رہے ہیں مگر افسوس کہ جن کی آنکھیں دیکھنے کی نہ ہوں نہ وہ دیکھ سکتے ہیں نہ ان کے دل کچھ سمجھ سکتے ہیں۔

☆ مکرم محمد اکبر خان صاحب جو جلسہ میں بھی موجود تھے ان کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ گنگاپور میں اذان کا بہانہ بنا کر مخالفین نے تین دفعہ شرارت کی۔ آخری شرارت میں یہاں کی مسجد کا امام نصیب شاہ اور ایک اور مخالف رشید احمد کے لڑکے احسان عرف منا وغیرہ نے حضرت مسیح موعود ؑ کی شان میں برے الفاظ استعمال کئے اور یہ الٹی میٹم دیا کہ صبح سات بجے ہماری کوٹھی کو آگ لگا دی جائے گی لیکن خدا کے فضل سے وہ اس میں ناکام رہے۔

بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توہین کے نتیجے میں خدا نے ان کو جلد پکڑ لیا اور خود غیر احمدیوں نے اس امام کو جوتے مار کر اور دھکے دے کر مسجد سے باہر نکال دیا اور مخالف رشید احمد کا بیٹا احسان عرف منا اپنے چار بھائیوں کے ساتھ قتل کے ایک مقدمہ میں ملوث ہوا اور وہ چار بھائی اس وقت جیل میں ہیں اور ان میں سے ایک بھائی کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔

☆ مکرم مدثر احمد صاحب گوندل بیڈال ضلع سیالکوٹ سے لکھتے ہیں کہ ہمارے گاؤں ..... میں ایک شخص ..... حضرت اقدس علیہ السلام کے بارہ میں بدکلامی کرتا تھا۔ اور بہت بڑا مخالف دین تھا۔ ایک دن اس شخص کو بخار ہو گیا اور وہ ڈاکٹر کے پاس گیا۔ ٹیکا لگوایا اور دوائی لی۔ اور اس کے تھوڑے وقت کے بعد اس کا سارا جسم پھول گیا اور کالا سیاہ ہو گیا اور اسی حالت میں وہ دنیائے فانی سے رخصت ہوا۔

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

الفضل انٹرنیشنل کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوایئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC

CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 0274 724 331/ 488 446
FAX 0274 730 121

عکس نما

(پروفیسر محمد ارشد چوہدری)

اکیسویں صدی کی انفریمیشن انڈسٹری (CYBERSPACE) اور احمدیت

بیسویں صدی کے تمامتر انکشافات اور ایجادات "لیظہرہ علی الدین کلہ" کے الٰہی منصوبے کے تحت وقوع پذیر ہوئے۔ جس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ یہ واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش ۱۸۳۵ء کے ساتھ ہی معرض وجود میں آنا شروع ہوگئے تھے اور آپکی وفات ۱۹۰۸ء تک بنیادی طور پر اپنی تکمیل کو پہنچ چکے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن "تکمیل اشاعت ہدایت" کی کامیابی کے لئے ان ذرائع ابلاغ و آمد و رفت کا منصہ شہود پر آنا انتہائی ضروری امر تھا۔ جس طرح پر ۱۴۰۰ سال قبل اسی مشن کے پہلے مرحلے یعنی "تکمیل ہدایت" کے اعلان کے ساتھ ہی دنیا نے سکڑنا شروع کردیا تھا اور اسلام جزیرہ نمائے عرب سے نکل کر غیر معمولی سرعت کے ساتھ افریقہ، ایشیا، یورپ اور روس کے دوردراز علاقوں میں پھیل گیا تھا۔

۱۸۸۹ء اس مشن کی حامل جماعت کا یوم تاسیس ہے۔ ۱۹۸۹ء جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کا آغاز تھا۔ چنانچہ دوسری صدی کے آغاز کے ساتھ دو غیر معمولی واقعات ظہور میں آئے۔

(۱) روسی سلطنت جو اشاعت ہدایت کو دنیا کی نصف آبادی تک پہنچنے سے روکے ہوئے تھی، غیر متوقع طور پر ختم ہوگئی اور

(۲) ایک نئے ذریعہ ابلاغ جسے CYBERSPACE - الیکٹرانک فرنٹیر۔ انفاریمشن سپر ہائی وے۔
INTERNET, ONLINE WORLD,
THE DATASPHERE, THE WEB,
THE CLOULD, THE MATRIX,
THE MCTAVERSE, THE WIRED WORLD,
GLOBALVILLAGE اور USCNET وغیرہ ناموں سے یاد کیا جاتا ہے نے جنم لیا۔ اس کے مختلف نام اس لئے دیئے گئے ہیں کہ ان ناموں سے پتہ چلتا ہے کہ Cyberspace کی اصل حقیقت کیا ہے۔ جیسا کہ اس کے مختلف ناموں سے ظاہر ہے کہ Cyberspace ڈاکخانہ بھی ہے، تارگھر بھی ہے، ٹیلی فون بھی ہے، فیکس بھی ہے، معلوماتی بنک بھی ہے، تعلیمی ادارہ بھی ہے، ریڈیو بھی ہے، ٹیلی وژن بھی ہے، سیٹلائیٹ بھی ہے اور ساری دنیا کو ایک چھوٹے سے گاؤں میں تبدیل کرنے والی مشین بھی ہے۔ یہ کمپیوٹر بھی ہے اور جوابی کمپیوٹر بھی۔ یہ ٹیلی کانفرنس ہال بھی ہے اور ایک وسیع و عریض دفتر بھی۔ و علیٰ ھذالقیاس۔

CYBERSPACE کی خصوصیات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن "تکمیل اشاعت ہدایت" کے نقطہ نظر سے اس میں وہ تمام خصوصیات، افادیت اور خوبیاں موجود ہیں جو بیسویں صدی کے ذرائع ابلاغ از قسم ریڈیو، ٹیلی ویژن، سیٹلائیٹ، فون، فیکس، پریس اور دیگر ذرائع میں موجود نہیں ہیں۔ Cyberspace نسلی تفاخر سے بالاتر ہے۔ مذہبی تعصبات سے خالی ہے۔ مشرق و مغرب سے ناآشنا ہے۔ سیاسی مجبوریوں سے آزاد ہے۔ سماجی، معاشرتی، اقتصادی اور سائنسی تفریق سے عاری ہے۔ مخصوص مفادات کے تحفظ کا ذمہ دار نہیں ہے۔ اپنے خالقوں اور مالکوں کی اجارہ داری کو تسلیم نہیں کرتا۔ امیر اور غریب میں فرق نہیں کرتا۔ Ph. D's اور Non Ph. D's میں تمیز نہیں کرتا۔ اوپر سے نیچے کی طرف سفر نہیں کرتا بلکہ نیچے سے اوپر کی طرف حرکت کرتا ہے۔ بنے بنائے علم کو تقسیم نہیں کرتا بلکہ علم خود بناکر اسے بانٹتا ہے۔ علم کو کسی شخصیت کے وزن تلے دب کر تسلیم نہیں کرتا۔ انسان کو اس کی نسل، قوم، دولت اور خاندان کے پیمانوں سے نہیں ناپتا بلکہ انسان کو اسکے رسمی یا غیر رسمی علم کے وزن سے جانتا ہے۔ چوبیس گھنٹے مصروف عمل رہتا ہے وغیرہ۔

یہ ایجاد اور دریافت بھی "لیظہرہ علی الدین کلہ" کے منصوبے کے تحت ہی ظہور میں آئی ہے۔ بیسویں صدی کے روایتی اور موجودہ ذرائع ابلاغ اجارہ داری، مخصوص طبقاتی مفادات، مغرب کے سیاسی مفادات اور اسلام دشمنی کے مظہر تھے اور اپنے ان خواص کی بنا پر اکیسویں صدی کی ضروریت کے لئے ناکافی تھے۔ اکیسویں صدی غلبہ اسلام یا "تکمیل اشاعت ہدایت" کی صدی ہے۔ اکیسویں صدی کے اختتام تک دنیا کی آبادی ۲۰ ارب سے زائد ہوچکی ہوگی اور ۲۰ ارب انسانوں تک پیغام ہدایت ہر سال پہنچانا ہوگا اور وہ بھی موثر طور پر۔ اتنے عظیم کام کے لئے موجودہ ذرائع ابلاغ مقدار اور نوعیت دونوں اعتبار سے ناکافی اور غیر تسلی بخش ہیں۔ اس کمی کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دشمنان اسلام ہی کے ہاتھوں سے یہ نیا ذریعہ اشاعت مہیا فرمایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تدبیر ہے جو خیرالماکرین یعنی سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

CYBERSPACE کی وسعت

یہ نئی ایجاد اور دریافت اپنی وسعت کار کے لحاظ سے موجودہ ذرائع اشاعت و ابلاغ سے ہزاروں گنا بڑھی ہوئی ہے۔ نیز یہ دو طرفہ ذریعہ ہونے کے اعتبار سے اس مہم کے لئے زیادہ موزوں اور مفید ہے۔ دنیا بھر میں ۴ کروڑ افراد INTERNET میں شامل ہوچکے ہیں اور آئندہ بیس پچیس برس میں یہ تعداد ۴۰ کروڑ تک پہنچ سکتی ہے۔ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، ناروے، سویڈن، ڈنمارک اور آئس لینڈ کی Wiring ۲۰۰ افراد فی کنکشن تک پہنچ چکی ہے۔ ارجنٹائن، چلی، جنوبی افریقہ، اٹلی، یونان، جاپان اور مغربی یورپ کی Wiring مسلسل بڑھ رہی ہے۔ کوریا، تائیوان، ہانگ کانگ، سنگاپور، ملائشیا اور عرب ممالک بھی اس طرف توجہ دے رہے ہیں۔ دیگر ممالک کو بھی جلد یا بدیر NET میں شامل ہونا پڑے گا ورنہ وہ ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ جائیں گے۔

دنیا کا ہر وہ شخص جو ایک کمپیوٹر اور چند ایک ACCESSORIES خرید سکتا ہے اس میں شامل ہورہا ہے۔ اگر پوری دنیا کی وائرنگ نہ بھی ہوسکے تو بھی اس کا دائرہ اثر اربوں انسانوں تک پھیل سکتا ہے۔

امکانات

جس طرح ٹی وی نے ریڈیو کو اور فیکس نے ٹیلیگراف کو غیر اہم اشیاء بنادیا ہے اسی طرح چند سال تک ٹی وی اور سیٹلائیٹ وغیرہ بھی غیر اہم ہوسکتے ہیں اور انکی Grand Sale لگ سکتی ہے۔ بڑی بڑی کمپنیاں اور ادارے Virtual ادارے بن چکے ہیں۔ اخبارات اور رسائل Virtual ہونے کی کوشش کر رہے ہیں اور پوسٹل ڈیپارٹمنٹ اپنی وائرنگ کروارہے ہیں۔

نقصانات

Cyberspace کے نقصانات بھی اہم ہیں۔ دفاتر اور اداروں میں سے Human Touch غائب ہورہا ہے۔ Sex اور Nudism بھی اپنی جگہ بنا رہے ہیں۔

Encryption کا مسئلہ مغربی حکومتوں کے لئے فکرمندی کا باعث بن رہا ہے۔ امریکی حکومت نے تو Encryption کی برآمد پر پابندی بھی لگادی ہے۔ Encryption سے مراد وہ Electronic Locks ہیں جو حکومتوں کے لئے بھی کھولنے مشکل ہیں لیکن Cyberspace کی نوعیت ہی ایسی ہے کہ حکومتیں اسے کنٹرول کرنا بھی چاہیں تو نہیں کرسکتیں اور نہ ہی یہ کسی حکومت یا پارٹی کی اجارہ داری بن سکتی ہے۔

جماعت احمدیہ کے نقطہ نظر سے یہ نقصانات اسی قسم کے ہیں جو ریڈیو، ٹی وی اور سیٹلائیٹ وغیرہ میں بھی موجود ہیں۔ جس طرح جماعت نے فلم، ٹیپ، ویڈیو، ٹی وی، ریڈیو اور سیٹلائیٹ کو احمدی کرلیا ہے اسی طرح پر Cyberspace بھی احمدی ہوجائے گی۔ بہر صورت اس کے فوائد اس کے نقصانات پر غالب ہیں۔ وحدت انسانی کے قیام کے لئے اس کا وجود ناگزیر ہے۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ابھی اس کی کن کن صفات کی مظہر ایجادات وجود میں آئیں گی۔ لیکن جہاں تک Cyberspace کا تعلق ہے اس کی وسعت اکیسویں صدی کی اشاعت ہدایت کی تکمیل کے لئے موزوں اور مناسب معلوم ہوتی ہے۔ عیسائی پادریوں نے تو اس کا استعمال بھی شروع کردیا ہے۔ بلی گراہم انٹرنیٹ پر یسوع کی خدائی منوانے کی کوشش کررہا ہے۔

احمدی احباب جن کو یہ سہولت آسانی سے میسر آسکتی ہے اور انہیں بین الاقوامی زبانوں پر بھی قدرت حاصل ہوچکی ہے کو اس نئی سہولت کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ شاید ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ مغرب سے طلوع اسلام کو قریب تر فرمادے۔

ضروری اعلان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر ہر جمعہ کے روز اردو میں اور ہر اتوار کے روز انگریزی میں سوالات کے جوابات بیان فرماتے ہیں۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی سوال ہو اور آپ اس کا جواب چاہتے ہوں تو سوال انگریزی یا اردو میں لکھ کر بذریعہ ڈاک یا بذریعہ فیکس مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے نام لندن بھجوا دیں۔ انشاء اللہ اولین فرصت میں وہ سوالات حضور انور کی خدمت میں پیش کر دئے جائیں گے۔

خریداران الفضل سے گزارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کردیا ہے؟
اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرماکر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

احمدی طلباء و طالبات متوجہ ہوں

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ، پاکستان نے احمدی طلباء و طالبات کی تعلیمی راہنمائی کے لئے ایک Information Cell قائم کیا ہے تاکہ پاکستان میں اور بیرون ملک دنیا بھر کے تعلیمی اداروں کے بارے میں احمدی طلباء و طالبات کو معلومات فراہم کی جاسکیں۔

دنیا بھر کے احمدی طلباء و طالبات سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ جس جس تعلیمی میدان (مثلاً سائنس، آرٹس، پبلک ایڈمنسٹریشن، بزنس ایڈمنسٹریشن، کمپیوٹر وغیرہ) میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں اپنے تعلیمی ادارہ سے متعلقہ معلومات (داخلہ کا طریق کار وغیرہ) خواہ وہ پراسپیکٹس کی صورت میں ہوں، پمفلٹ کی صورت میں ہوں یا کسی بھی صورت میں ہوں جلد از جلد ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ارسال فرمائیں۔ اسی طرح اگر آپ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارے میں مذکورہ بالا معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔

امید ہے کہ طلباء و طالبات اپنے اس Information Cell کو کامیاب بنانے کے لئے جو بھی نئی نئی معلومات انہیں حاصل ہوتی رہیں گی وہ ہمیں ضرور بھجواتے رہیں گے۔

(ناظر تعلیم، صدر انجمن احمدیہ، ربوہ پاکستان)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ - محمود احمد ملک)

★★پنجاب پاکستان میں حق شفع کی بنیاد پر بے شمار مقدمات ہر سال عدالتوں میں دائر کئے جاتے ہیں۔ اس حق کی رو سے ایک حقدار اپنے سے کم تر حق رکھنے والے سے ترجیحی طور پر اراضی حاصل کرسکتا ہے۔ محترم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ کا ایک مضمون جو اس موضوع کے کئی پہلوؤں کا احاطہ کررہا ہے روزنامہ "الفضل" ۱۰ جولائی کی زینت ہے۔

★★حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی کا شمار حضرت مسیح موعودؑ کے جلیل القدر صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپؓ نے ۱۸۸۹ء میں بیعت کی سعادت پائی اور ۱۸۹۲ء میں قادیان میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ آپؓ کو علمی معاونت میں حضور اقدسؑ کی خاص خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بیان کرتے ہیں "مولوی صاحب کو اردو، عربی، فارسی اور انگریزی پر عبور حاصل تھا" چنانچہ حضورؑ کی کئی کتب مثلاً آئینہ کمالات اسلام کے عربی حصہ کا فارسی ترجمہ اور ایام الصلح کا اردو سے فارسی ترجمہ انہی کا ہے۔ آپؓ بہت خوش الحان پرشوکت آواز کے مالک تھے۔ تحریر و تقریر میں کمال حاصل تھا۔ حضرت اقدسؑ کو آپ پر کامل اعتماد تھا چنانچہ کئی مواقع پر حضورؑ کی نمائندگی میں آپؓ کو حضور کے مضامین سنانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جلسہ مذاہب عالم لاہور میں دسمبر ۱۸۹۶ء اور پبلک لیکچر سیالکوٹ ۱۹۰۴ء میں آپؓ کے جوش خطابت سے لوگ مسحور ہوگئے۔ قادیان میں امامت کے فرائض عموماً حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ اور آپؓ کے ذمہ ہی ہوا کرتے تھے۔ حضرت اقدسؑ کے ایک الہام میں آپؓ کو "مسلمانوں کا لیڈر" کہا گیا۔ ۱۹۰۵ء میں آپکی وفات پر حضورؑ نے آپکا جنازہ پڑھایا اور امانتاً قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ اسکے بعد جلسہ سالانہ پر تابوت نکال کر دوبارہ جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں دفن کیا۔ اس طرح بہشتی مقبرہ میں پہلی قبر حضرت مولوی عبدالکریمؓ صاحب کی تیار ہوئی۔ حضور اقدسؑ نے انکی قبر پر ایک نظم سنگ مرمر کے کتبہ پر تحریر کروائی۔ آپؓ کے مختصر حالات "الفضل" ربوہ ۱۲ جولائی میں محترم محمود مجیب اصغر صاحب کے قلم سے شائع ہوئے ہیں۔

★★اسی شمارے میں مکرمہ بشریٰ رحمان صاحبہ بنت حضرت شیخ عبدالرحمن صاحبؓ سابق مہر سنگھ کا مختصر ذکر خیر محترمہ ستارہ مظفر صاحبہ نے کیا ہے۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ ۱۹۰۴ء میں پیدا ہوئیں اور حضرت اقدسؑ نے آپکا نام رکھا۔ لجنہ کی تنظیم کی ابتدائی ۱۴ ممبرات میں آپ بھی شامل تھیں۔ مدرسۃ الخواتین کا اجراء ہوا تو آپ کو اس میں داخل ہوکر براہ راست حضرت مصلح موعودؓ سے دینی تربیت حاصل کرنے کا موقع ملا۔ شادی کے بعد کچھ عرصہ بمبئی میں رہیں لیکن جلد ہی قادیان آگئیں۔ ستمبر ۱۹۴۳ء میں وفات ہوئی۔

★★محترم نسیم سیفی صاحب جو "الفضل" ربوہ کے مدیر ہیں ایک قلمی نام "ابن العطا" کے حوالے سے بھی ایک کالم اپنے اخبار میں لکھتے ہیں جس کا نام ہے "میرا کالم"۔ ۱۷ جولائی کو اپنے کالم میں وہ مدیر کی ان مشکلات کا تجزیہ کرتے ہیں جو اسے موصول ہونے والے مضامین کے سلسلہ میں پیش آتی ہیں اور جس کے نتیجہ میں مضمون نگار ناراض بھی ہوسکتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ کوئی مدیر اپنی میز پر کاغذوں کا ڈھیر پسند نہیں کرتا، وہ خبریں، نوٹ، مضامین چھاپنا چاہتا ہے اور جلد از جلد چھاپنا چاہتا ہے لیکن جلد از جلد کی تعیین نہیں کی جاسکتی پس آپ لکھتے رہیں اور بھیجتے رہیں۔ آپ اپنا کام کیجئے اور مدیر کو اپنا کام کرنے دیجئے۔

★★روزنامہ "الفضل" ۲۰ جولائی میں تین تصاویر شائع ہوئی ہیں۔ پہلی تصویر میں فضل عمر ہسپتال ربوہ کے آئی سپیشلسٹ مکرم ڈاکٹر رشید احمد راشد صاحب آنکھوں کی اعلیٰ تعلیم کے سلسلہ میں وزیر صحت پنجاب سے گولڈ میڈل حاصل کر رہے ہیں۔ دوسری تصویر مکرم ڈاکٹر نفیس احمد حامد نیوروسرجن کی ہے جنہیں نیشنل کانفرنس آف نیوروسرجری میں بہترین ریسرچ پیپر پیش کرنے پر گولڈ میڈل دیا گیا۔ تیسری تصویر میں مکرم محمد محمود طاہر صاحب کو ایم اے ابلاغیات اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں اول آنے پر چیئرمین سینیٹ جناب وسیم سجاد نے اورئینٹ حمید نظامی یادگاری گولڈ میڈل پہنایا۔

★★حضرت سائرہ خاتون صاحبہؓ ۱۹۰۱ء میں حضرت میاں محمد اسماعیل صاحبؓ تاجر کتب مالیر کوٹلہ کے ہاں پیدا ہوئیں جو جلد ساز بھی تھے اور حضرت اقدسؑ کے ارشاد کی تعمیل میں بہت سی کتب کی جلدیں کرنے کی سعادت پاچکے تھے۔ حضرت سائرہ خاتون صاحبہؓ نے ابتدائی تعلیم مدرسۃ الخواتین قادیان میں حاصل کی اور حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ سے قرآن کریم پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ قادیان سے اتنی محبت تھی کہ چھوٹی عمر میں ہی قادیان جانے کی دعا کیا کرتیں۔ ایک بار انکی والدہ نے حیران ہوکر کہا تم کیسے قادیان جاسکتی ہو تو جواب دیا کہ اسی لئے تو دعا کرتی ہوں۔ آپکی دعا اس طرح قبول ہوئی کہ حضور اقدسؑ نے "حقیقۃ الوحی" کی جلد بندی کے لئے آپکے بھائی کو قادیان بلا بھیجا تو آپ بھی ساتھ چلی گئیں جہاں مبارک ہستیوں کی صحبت میسر آئی۔ ایک روز حضور علیہ السلام کو درثمین کا شعر ترنم سے سنایا اور انعام پایا۔ بعد میں ۱۹۱۵ء میں آپکا نکاح حضرت مصلح موعودؓ نے قادیان میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کے ساتھ پڑھایا جو پرائیویٹ سیکرٹری اور ناظر امور عامہ سمیت کئی ممتاز عہدوں پر خدمت کی توفیق پاتے رہے اور مسجد فضل لندن کے پہلے امام ہونے کا شرف بھی آپکو حاصل ہوا۔ انکے بارے میں محترمہ ستارہ مظفر صاحبہ کے قلم سے ایک مضمون "الفضل" ربوہ ۲۶ جولائی میں شائع ہوا ہے۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

بقیہ ہومیوپیتھی کلاس نمبر (۳۵)

حضور نے فرمایا آرنیکا انفیکشن کی دوا بھی ہے اور انٹی سیپٹک بھی ہے۔ کسی قسم کے خون اور جسم میں خاص طور پر جمے ہوئے خون کی خرابی کے اثرات کو دور کرتا ہے۔ انفیکشن کو ہونے ہی نہیں دیتا۔

پرسوتی بخار میں بچے کی پیدائش کے بعد پائروجینم (Pyrogenum) اور سلفر ۲۰۰ ملا کر دی جاتی ہے۔ لیکن اگر آرنیکا پہلے دیں تو پھر شاید ان کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ اگر ساتھ مکس کر دیں تو نقصان بھی نہیں۔

حضور نے فرمایا بعض اوقات ملا کر ادویہ دینے سے جسے چھٹا مارنا کہتے ہیں۔ ساری ادویہ مل کر سارے اثرات کو بڑھاتی نہیں بلکہ بعض اثرات کی قربانی بھی دینی پڑتی ہے۔ اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنے یا وقت کی کمی سے مجبور ہو کر کہ ہر مریض کے لئے خصوصی دوا کو استعمال کر کے اس کا نتیجہ دیکھا جائے۔ اتنا وقت نہ ہو تو دوائیں ملا کر بھی دینا پڑتی ہیں۔

تاہم اکیلی دوا کا اثر اکیلی گولی کی طرح ہوتا ہے۔ چھروں کے فائدے سے زیادہ اثر ہوتا ہے۔ دواؤں کو ملا کر دینے سے عمومی اثر کم بھی ہو جاتا ہے یا نیا اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کو (Resultant Effect) کہا جاتا ہے۔ یہ صحیح ہومیوپیتھی نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے میں بھی چھٹا استعمال کرنے پر مجبور ہوں۔ میں نے بہت لمبے باریک تجربے سے بعض دواؤں کو اکٹھا کیا ہے۔

اسہال، پیچش، کولک کا نسخہ

حضور نے فرمایا کہ اسہال، پیچش، پیٹ میں کولک (Colic) کے درد میں ذیل کا نسخہ استعمال کریں:

میگ فاس (Mag. Phos)

کولوسنتھ (Colocynth)

بیلاڈونا (Belladonna)

بیلاڈونا میں گرمی سے تشنج بڑھتا ہے۔ میگ فاس میں سردی سے تشنج بڑھتا ہے اور کیوپرم میں گرمی سے تشنج بڑھتا ہے۔

نکس وامیکا میں بیلاڈونا اور کیوپرم کے عناصر بھی موجود ہیں۔ اس لئے اصولاً اسے گرمی سے بڑھنا چاہئے مگر یہ بہت پیچیدہ دوا ہے۔ نکس وامیکا گرمی والوں اور سردی والوں دونوں کے لئے مفید ہے۔ کولوسنتھ کا گرمی سردی میں کوئی اثر نہیں ملتا۔ کولک، پیٹ درد میں اگر مریض درد سے دہرا ہو کر پیٹ پکڑے تو کولوسنتھ مؤثر ہے۔ اگر درد سے پیچھے کی طرف جھکے تو ڈایاسکوریا (Diascorea) مؤثر ہے۔

نکس وامیکا سردی گرمی دونوں میں اپنی ذات میں تشنج کے خلاف چوٹی کی دوا ہے۔ معدے اور انتڑیوں میں ایسا ہوتا ہے۔ میگ فاس سردی سے بڑھنے والے تشنج کی دوا ہے۔

اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ
بات کرنے سے پہلے سلام کر لیا کرو

چندہ نادہند اور بے شرح ادا کرنے والے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت سپین میں اپنے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء میں چندہ نادہند اور بے شرح ادا کرنے والے احباب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ایسے احمدی ہیں جو ایک آنہ بھی چندہ نہیں دے رہے۔ دنیا کے لحاظ سے ان کی کایا پلٹ چکی ہے، وہ اور ماحول میں بسا کرتے تھے کسی وقت، اب اور ماحول میں پہنچ چکے ہیں۔ کوئی نسبت ہی نہیں خداتعالیٰ کے ظاہری فضلوں کے ساتھ اس زندگی کو جو وہ پہلے بسر کرتے تھے۔ مگر کلیتاً ان فضلوں کو بھلا کو وہ خداتعالیٰ کے دین کی ضرورتوں سے غافل ہو کر محض اپنی ضرورتوں اور ان کے پورا کرنے کی فکر میں سرگرداں ہیں...... جن کو خداتعالیٰ نے بہت کچھ دیا لیکن مقابل پر بہت تھوڑا پیش کرتے ہیں۔ وہ پیش نہیں کرتے جس سے ان کو محبت ہے۔ وہ پیش کرتے ہیں جو وہ زائد از ضرورت سمجھ کر پھینک سکتے ہیں۔

قرآن کریم تو فرماتا ہے "لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون" کہ ہرگز تم نیکی کو نہیں پاسکوگے جب تک کہ وہ کچھ خرچ نہیں کروگے جس سے تمہیں محبت ہو۔ تم تو خدا کی راہ میں وہ دے رہے ہو جس سے تمہیں محبت نہیں۔ وہ زائد چیز ہے جو تم پھینک بھی سکتے ہو۔ تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا اس سے۔ تمہارے روزمرہ کے دستور پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا اس لئے اس کو کیوں ضائع کرتے ہو۔ اگر قربانی کی توفیق نہیں تو چھوڑ دو اس راہ کو لیکن خدا سے سچائی کا معاملہ کرو، تب وہ تم سے سچائی کا معاملہ کرے گا، رجوع برحمت ہوگا۔ پھر رزاق سے ڈرنا، رزاق کو دیتے ہوئے ڈرنا، اس سے بڑی بے وقوفی کوئی نہیں"۔

(ایڈیشنل وکالت مال۔ لندن)

ASIAN AND ENGLISH
JEWELLERY
BEST DISCOUNTS
MEDINA
JEWELLERS
VAT REGISTERED
1 CALARENDEN ROAD
WHALLY RANGE
MANCHESTER M16 8LB
061 232 0526

خریداران سے گزارش

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ

(مینیجر)

دلچسپ خبریں

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

ایک نئے طریق علاج پر تحقیق

امریکہ میں آج کل ڈاکٹروں کی دو ٹیمیں ایک ایسے طریق علاج پر تحقیق کر رہی ہیں جس میں کہ بذریعہ تبدیلی جین (Genetical Engeneering) ایسی سبزیاں پیدا کی جائیں گی جو خاص قسم کی پروٹین کی حامل ہونگی۔ انسان جب یہ سبزیاں کھائے گا تو وہ اس کے اندر بعض خاص بیماریوں کے خلاف اینٹی باڈیز پیدا کریں گے جو جسم کے قدرتی دفاعی نظام کو طاقت بہم پہنچائیں گی اور اس طرح جسم کا اپنا Immmune System بیماری کو مغلوب کر لے گا۔

اس میں مشکل یہ ہے کہ ہر بیماری کے مقابلہ کے لئے مختلف قسم کے Antibodies درکار ہوں گے اور ہر قسم کے انٹی باڈیز کو پیدا کرنے کے لئے پروٹین بھی ایک مختلف قسم کا چاہئے ہوگا۔ دوسرے یہ کہ سبزیوں کو پکانے پر یہ پروٹین ضائع ہو جائیں گے۔ لہذا یہ سبزیاں اور پھل ایسی ہونی چاہئیں جو کچی کھائی جا سکیں جیسے ٹماٹر اور کیلے وغیرہ۔

فی الحال تو یہ تجربات چوہوں پر کئے جا رہے ہیں جو خاصے کامیاب نظر آتے ہیں اور اگر یہ طریق علاج انسانوں کے لئے بھی کارگر ثابت ہوا تو پھر کچھ یوں ہوا کرے گا کہ سبزی فروش گاہک سے پوچھا کرے گا کہ کیوں جی آپ کو ہیضہ کے لئے کیلے چاہئیں یا زکام کے لئے اور آپ کو ٹماٹر پیچش کے لئے درکار ہیں یا جلدی امراض کے لئے وغیرہ وغیرہ۔ ڈاکٹر پوچھا کریں گے کہ آپ چیچک کا ٹیکہ لگوانا پسند کریں گے یا ایک عدد (خصوصاً تیار کیا ہوا) شلغم نوش جان فرمائیں گے۔ (اس لئے کہ دونوں ہی جسم میں Antibodies پیدا کر کے جسم کو چیچک کے دفاع کے لئے تیار کریں گے یعنی اس کے خلاف Immunity پیدا کریں گے۔

جرمن زبان کا سب سے لمبا لفظ عنقریب عنقا ہو جائے گا

کہتے ہیں جرمن زبان خاصی مشکل ہے اس میں فعل (Verb) اپنی شکل اور جگہ مسلسل بدلتے رہتے ہیں اور اسم (Naun) اکٹھے ہو کر جھنڈ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ جرمن زبان کا سب سے لمبا لفظ یہ بیان کیا جاتا ہے:

DONAUDAMPFSCHIFFAHRTS-
GESELLSCHAFTKAPITAEN

گویا اس لفظ میں ۴۱ حروف استعمال ہوئے ہیں۔ (پتہ نہیں جرمن ایک ہی سانس میں اس کو کیسے ادا کر لیتے ہیں) اس لفظ کا انگریزی ترجمہ یوں ہے:

Danube Steamship Company
Captain

(یعنی ڈینیوب سٹیم شپ کمپنی کا کیپٹن)۔

ہوا یوں کہ یہ کمپنی اب ختم ہو رہی ہے۔ نہ کمپنی رہے گی اور نہ اس کا کیپٹن اور نہ ہی یہ لفظ (نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری)۔ یہ کمپنی انیسوی صدی میں دنیا بھر کی سب سے بڑی کمپنی تھی جو دریا میں جہاز چلایا کرتی تھی۔ اس کے پاس ایک ہزار جہاز تھے جو ۲۹۰۰ کلو میٹر لمبے ڈینیوب دریا میں چلا کرتے تھے۔ پھر خسارہ پڑنا شروع ہوا اور پھر سابق یوگوسلاویہ کی جنگ نے اس کا کاروبار مزید ٹھپ کر کے رکھ دیا۔ اب اس کے پاس صرف لے دے کر ۱۰ کشتیاں رہ گئی ہیں بہرحال کمپنی جو گئی سو گئی لیکن اتنے لمبے لفظ سے تو خلاصی ہو جائے گی۔

بچت کی بھی تو کہاں کی

خبر ہے کہ امریکہ میں پبلک بیت الخلاء (Public - Toilets) میں سے ٹائلٹ پیپر ختم کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ صفائی پر جو کاغذ استعمال ہوتے ہیں ان کا خرچہ ۲۳ ملین ڈالر سالانہ ہے جس کی بچت ہو جایا کرے گی۔ سنا ہے کہ عوام اس پر بہت چیں بچیں ہوئے ہیں اور بات ہے بھی پریشانی والی۔ لیکن اس تجویز سے نہ صرف کئی ملین ڈالر بچیں گے بلکہ ہزاروں درخت بھی موت کے گھاٹ اترنے سے بچ جائیں گے اور ان کے ساتھ لاکھوں جاندار بھی۔ یعنی درخت جھاڑیاں کیڑے مکوڑے پرندے جانور وغیرہ (Flora & Fauna) سبھی کچھ اس حد تک بچ جائے گا۔ ان درختوں نے جو فضاء میں پانی بخارات کی شکل میں پھینکنا تھا جس سے بادل برسنے تھے وہ بھی بچ جائیں گے ہوا بھی صاف ہوتی رہے گا اور ماحول کی آلودگی میں بھی اضافہ نہ ہوگا، خواہ تھوڑا یا بہت۔

آسٹریلیا میں حال ہی میں جنگلوں میں گانے والے پرندوں (Singing Birds) کی طیور شماری (گنتی) ہوئی ہے جس کے مطابق چند سال قبل کے مقابلہ میں ۲۵ فیصد یہ پرندے کم ہو گئے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ درخت اور جھاڑیاں کاٹنے سے وہ کیڑے مکوڑے بھی ختم ہو گئے جن پر یہ پرندے پلتے تھے۔ جب وہ نہ رہے تو یہ بھی وہاں سے کوچ کر گئے۔

لیکن امریکہ والوں کو ٹائلٹ پیپر کا متبادل بھی سوچنا چاہئے کیا ہی اچھا ہو کہ پھر سے پانی سے صفائی کرنے کی طرف لوٹ آئیں۔ صفائی بھی اچھی ہوگی اور خرچ بھی بچے گا۔

سورج پر پانی مل گیا

کہتے ہیں آگ اور پانی کا ملاپ نہیں ہو سکتا لیکن سائنس دانوں اور ہیئت دانوں نے سورج پر پانی کا سراغ لگا لیا ہے۔ ان کی یہ تحقیق رسالہ سائنس (Science) میں شائع ہوئی ہے۔

پانی ہائیڈروجن اور آکسیجن کے مالیکیولز (Molecules) سے مل کر بنتا ہے اور یہ دونوں عناصر سورج پر پائے جاتے ہیں۔ لیکن سورج کا درجہ حرارت ۵۷۰۰ ڈگری ہے اور اس کے بعض حصے کم گرم یعنی ۲۹۰۰ درجہ حرارت پر ہیں۔ پانی ان نسبتاً کم گرم حصوں پر دیکھا گیا ہے۔ البتہ پانی ننگی آنکھ یا دوربین سے نظر نہیں آ سکتا۔ (اس لئے ایسا کرنے کی کوشش نہ کیجئے) یہ دریافت ان حقائق کے تجزیہ سے منکشف ہوئی ہے جو (Kit Peak National Observatory, Arizona) نے اکٹھے کئے ہیں۔ (رائیٹر) (Reuter) -

—○ ○—

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA

Muslim TV AHMADIYYA

Programme Schedule for Transmission from London
1st August 1995- 14th September 1995

Friday 1st September	
11.30	Tilawat
11.45	Dars -ul-Hadith
12.00	MTA Variety: Correct Pronunciation of Durres-Sameen
12.30	Learning Languages with Huzur Lesson 15, Part 2
1.00	MTA News
1.30	Friday Sermon by Hazrat Khalifa-tul-Massih IV. *(Live)*
2.40	Nazm
2.45	Mulaqat with Urdu speaking friends
3.45	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes.

Saturday 2nd September	
11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Hadith
12.00	Bosnia Desk: Bosnians with Huzur at Ba'at-ul-Rasheed, Hamburg Germany.
1.00	MTA News
1.30	Around The Globe
2.00	Children's Corner: Mulaqat with Huzur
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety: Islamisch Press schau 19. programme from Germany
3.45	Qaseedah.
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's programmes

Sunday 3rd September	
11.30	Tilawat
11.45	Dars-ul-Hadith
12.00	Eurofile: A letter From London, by: Ameer Jama'at UK
12.30	MTA Variety
1.00	MTA News
1.30	Children's Corner, "Lets Learn Salat", with Ata-ul-Mujeeb Rashid Sahib.
2.00	Mulaqat with Hazrat Ameer-ul-Momineen Khalifatul Massih IV.
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety: Programme from Germany
3.35	Nazm
3.45	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programme

Monday 4th September	
11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Malfoozat
12.00	Eurofile
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 16 Part 1.
1.00	MTA News
1.30	Around The Globe: A Visit To Spain
2.00	Natural Cure: Homoeopathy lesson.
3.00	Nazm
3.05	Dil bar mera yehi hai, By: Ch. Hadi Ali Sahib
3.30	MTA Variety: Programme from Germany
4.00	Arabic Programme. Host Hilmi Shafee Sb.
4.50	Tomorrow's Programme

Tuesday 5th September	
11.30	Tilawat
11.45	Seerat-ul-Nabi (S.A.W)
12.00	Medical matters: Child's Health Care
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 16 Part 2
1.00	MTA News
1.30	MTA Lifestyle: Al Maidah
2.00	Natural Cure: Homoeopathy lesson. (repeat)
3.00	Nazm
3.10	Canada Speaks: Tech Talks
3.40	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Wednesday 6th September	
11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Hadith
12.00	Eurofile: Bari Malik talks to Max Maddon
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 17 parf 1
2.00	Quran Class, Tarjumatul Quran Class
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety: A Quiz Programme from Karachi Part 2
3.20	Nazm
3.30	MTA Variety: Seerat Sahaba of Hazrat Massih-E-Maud (A.W.S), Regarding Master Abdul Rehman Sb.
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Thursday 7th September	
11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Mulfoozat
12.00	Medical Matters: Dr. Majeeb-ul-Haq Khan Sb.
12.30	Learning Languages with Huzur, lesson 17 part 2
1.00	MTA News
1.30	Around The Globe: Pan African Dinner, In The Company Of Huzur.
2.00	Quran Class: Tarjumatul Quran
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety: Quiz Programme, Hijri Shamsi-Wafa
3.30	Children Corner: Tarteel-Ul-Quran Lesson 7
3.45	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Friday 8th September	
11.30	Tilawat
11.45	Dars -ul-Hadith
12.00	MTA Variety:
12.30	Learning Languages with Huzur Lesson 18, Part 1
1.00	MTA News
1.30	Friday Sermon by Hazrat Khalifa-tul-Massih (repeat)
2.40	Nazm
2.45	"Guldasta"
3.45	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes.

Saturday 9th September	
11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Hadith
12.00	Bosnia Desk: Bosnians with Huzur at Ba'at-ul-Rasheed, Hamburg Germany. 31/5/1995 1st part
1.00	MTA News
1.30	Around The Globe
2.00	Children's Corner: Children's meeting with Imam Ata-ul-mujeeb Rashid sahib
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety: Islamisch Press schau, programme from Germany
3.40	Qaseedah.
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's programmes

Sunday 10th September	
11.30	Tilawat
11.45	Dars-ul-Hadith English Translation
12.00	Eurofile: A letter From London, by: Ameer Jama'at UK
12.30	MTA Variety
1.00	MTA News
1.30	Children's Corner, "Lets Learn Salat", with Ata-ul-Majeeb Rashid Sahib.
2.00	Mulaqat: Huzoor meets English speaking friends
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety: Programme from Germany
3.35	Nazm
3.45	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programme

Monday 11th September	
11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Malfoozat
12.00	Eurofile
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 18 Part 2.
1.00	MTA News
1.30	Around The Globe: A Visit To Spain
2.00	Natural Cure: Homoeopathy lesson. (repeat)
3.00	Nazm
3.05	Dil bar mera yehi hai, By: Ch. Hadi Ali Sahib
3.30	MTA Variety: Programme from Germany
4.00	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programme

Tuesday 12th September	
11.30	Tilawat
11.45	Seerat-ul-Nabi (S.A.W)
12.00	Medical matters: Child's Health Care
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 19 Part 1
1.00	MTA News
1.30	MTA Lifestyle: Al Maidah Cooking programme
2.00	Natural Cure: Homoeopathy lesson
3.00	Nazm
3.10	Canada Speaks: Meet our friends
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Wednesday 13th September	
11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Hadith
12.00	Eurofile
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 19 part 2
2.00	Quran Class, Tarjumatul Quran Class, (repeat)
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety
3.30	MTA Variety: Seerat Sahaba of Hazrat Massih-E-Maud (a.s.w). About Hadhrat Hafiz Muin-un-Din, by Laiq abed sahib
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Thursday 14th September	
11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Mulfoozat
12.00	Medical Matters: Dr. Mujeeb-ul-Haq Khan Sb.
12.30	Learning Languages with Huzur, lesson 20 part 1
1.00	MTA News
1.30	Around The Globe
2.00	Quran Class: Tarjumatul Quran
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety: Quiz Programme, Hijri Shamsi - Zahoor
3.30	Children Corner: Tarteel-Ul- Quran Lesson 8
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Programmes or their timings may change without prior notice. We welcome viewers' comments about the quality of translation of the programmes. "Learning languages with Hazoor". Programmes or their timings may change without prior notice.

Al Fazl International Weekly, London
16 Gressen Hall Road, London SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
TELEPHONE NO. 081-870 8517
FAX NO. 081-870 1095
Vol. 2 Friday, September 1, 1995 No. 35

شذرات

(م-ا-ح)

آج سے سات سال قبل ۱۷ اگست کو پاکستان کی فضاء میں ایک حادثہ ہوا تھا جو اس ملک کی تاریخ میں ایک سنگ میل بن گیا۔ اس روز ایک فرعون صفت کو کلیم زمانہ کے مقابلہ میں آنے کی پاداش میں خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کا عنوان بنایا گیا، اس کے پرخچے اڑے اور وہ اپنے ساتھ کئی اوروں کو بھی لے ڈوبا۔ وہ خود تو ریزہ ریزہ ہو کر نابود ہوا مگر قہر الٰہی کے اس نشان کو زندہ رکھنے کے لئے اب بھی ہر سال اس کے سیاسی خلیفے پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کے جزل چوک میں اس تاریخ کو جمع ہوتے ہیں اور وہاں سے لے کر فیصل مسجد تک جلوس نکالتے ہیں جہاں آنجہانی ضیاء الحق کے نام پر بہاولپور کی مٹی سے بھرا ہوا ایک تابوت دفن ہے۔ کچھ مرے مرے نعرے لگتے ہیں اور ایصال ثواب کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ "شہید جنرل کے مشن" (؟) کو جاری رکھیں گے۔ ادھر اس تاریخ کے اخبارات میں آنجہانی جنرل کے کچھ مداح اور رشتے دار ان کی ستائش میں مضامین لکھتے ہیں، نوحہ کرتے ہیں اور حیران ہوتے ہیں کہ قوم نے ان کے کارناموں، وارداتوں اور نقب زنیوں کو اتنی جلدی کیسے بھلا دیا۔ ان کی اب بھی یہ کوشش ہے کہ ملک کے دستور کو پامال کرنے والے اس غدار، وفاداری کا حلف اٹھا کر اسے علی الاعلان توڑنے والے ناقابل اعتبار شخص اور قرآن مجید کی قسمیں کھا کر نوے دن کے اندر انتخابات کرانے کے وعدے سے پھر جانے والے اس جھوٹے کو ایک ہیرو کے طور پر پیش کریں اور قوم سے مطالبہ کریں کہ اس مسمار کنندہ کو معماروں میں شمار کیا جائے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو پہلے خود ہی گھڑتے ہیں پھر اسے آپ بھی پوجتے ہیں اور دوسروں سے بھی یہ توقع رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی ضیاء الحق کی صورت گری کی یہ مہم چلائی گئی ہے اور جابجا گلہ کیا گیا ہے کہ آنجہانی کی زندگی میں اس کی مناسب پذیرائی نہیں ہوئی اور اس کی عبرتناک موت کے بعد اس کا واجب ماتم نہیں کیا گیا۔

اس ضمن میں پاکستان کے کثیر الاشاعت روزنامہ جنگ نے (لندن سمیت) اپنے پانچ ایڈیشنوں کے ۱۷ اگست کے پرچے میں بیک وقت ایک صاحب سلطان رفیع صاحب کا طویل مقالہ ضیاء الحق کی مدح میں شائع کیا ہے اور عجیب اتفاق ہے کہ اسی اشاعت میں مجیب الرحمان شامی، ریٹائرڈ چیف جسٹس نسیم حسن شاہ اور آنجہانی کے فرزند میاں اعجاز الحق کے متضاد بیانات بھی ہیں۔ ہم کبھی بھی اس مقالہ کی طرف توجہ نہ کرتے اور واقف حال اصحاب کی متوازی حقیقت نگاری کو کافی جانتے مگر جناب سلطان رفیع نے جس طرح اپنے ممدوح کو بانس پر چڑھانے کی کوشش کی ہے اور اس میں ناکام ہو کر خود ہی اپنی تردید کرتے چلے جاتے ہیں اس میں قارئین کے لئے نصیحت اور تفنن کا سامان دیکھ کر ہم اس مضمون کے کچھ حصے درج ذیل کرتے ہیں اور ان پر اپنی طرف سے کوئی تبصرہ کرنے کے بجائے اسی اخبار سے دوسرے اصحاب کی رائے نقل کرتے ہیں۔ اس لئے کہ "ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی"۔ (سب حوالے روزنامہ جنگ لندن، ۱۷ اگست ۱۹۹۵ء سے منسوب سمجھے جائیں)۔

مقالہ نگار لکھتے ہیں "مرحوم ملک کے مسلمہ صدر تھے"۔

شامی صاحب نے اسی صفحہ پر فرمایا ہے
"اس میں کوئی شک نہیں کہ ضیاء الحق ایک مطلق العنان فوجی حکمران تھے۔ (جو اقتدار پر غاصبانہ قبضہ کر کے پہلے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور بعد میں صدر بن گئے تھے)"۔

سلطان رفیع کا کہنا ہے "اس قومی سانحہ کو محض ایک حادثہ قرار دے کر رفت گزشت کر دیا گیا...... ان کی وفات پر رسمی تعزیت و افسوس کا اظہار (فاتحہ برائے ایصال ثواب) ملکی قائدین اور قومی رہنماؤں کا سیاسی، اخلاقی، انسانی اور دینی فریضہ ہے (یعنی وہ بھی جزل چوک سے نکلنے والے جلوس میں آئیں)"۔

اس سلسلہ میں پاکستان کے وزیر داخلہ (ر) جنرل نصیر اللہ بابر کا یہ بیان بھی اسی مقالہ میں شامل ہے:-

"آخر لوگ فیصل مسجد میں کیا کرنے آتے ہیں؟ ضیاء الحق کی قبر پر فاتحہ پڑھنی ہو تو بہاولپور جائیں جہاں ان کی "باقیات" بکھری پڑی ہیں"۔

سلطان رفیع:
"سیاسی اور نظریاتی اختلافات کو ایک حد سے آگے نہ بڑھنے دینا جمہوریت کی پہلی شرط ہے مگر افسوس کہ ارباب سیاست جمہوریت کا راگ الاپنے کے باوجود جمہوریت کی اس شرط اول سے لابلد اور بے بہرہ ہیں"۔ (یعنی ضیاء الحق کے ماتم میں شریک نہیں ہوتے) اس پر ضیاء کی اپنی جمہوریت پسندی کا ذکر کرتے ہوئے ان کے دوسرے مداح مجیب الرحمان شامی تسلیم کرتے ہیں کہ:

"ان کے ناقد اور مخالف پارلیمانی جمہوریت کے حوالے سے (ان پر) سخت تنقید کرتے ہیں اور الزام لگاتے ہیں کہ جنرل کا مشن جمہوری روایات سے لگا نہیں کھاتا تھا .... وہ پارلیمانی نظام کے مخالف، غیر جماعتی انتخابات کے پرچارک اور امور مملکت میں فوج کی حصہ داری کے قائل تھے اس لئے کسی جمہوری معاشرے میں کسی جمہوری رہنما یا کارکن کو زیب نہیں دیتا کہ وہ ان کے مشن سے کسی قسم کی وابستگی کا اظہار کرے"۔

(یعنی جس کی اپنی جمہوریت کا حال یہ ہو اس کا دوسروں کو جمہوریت کے واسطے دینا چہ معنی)۔

لیکن اس سے بھی بڑی بوالعجبی خود جناب سلطان رفیع کی ہے کہ دوسروں کو جمہوریت کا سبق دیتے دیتے آپ اس حوالے سے اپنے ممدوح کی مذمت کر گئے۔ اپنی شکایت ریکارڈ کرنے کے چند سطریں بعد ہی ان کے قلم سے یہ نکل گیا۔

"جنرل ضیاء الحق مرحوم پر سب سے بڑا الزام یہ عائد کیا جاتا ہے کہ وہ ایک آمر تھے۔ اپنے اقتدار کو طول دینے اور ملک میں جمہوریت کی راہ کو کھوٹا کرنے کے لئے وہ نت نئے ہتھکنڈے استعمال کرتے رہے۔ بظاہر ان پر یہ الزام "چسپاں" بھی ہو جاتا ہے"۔

کوئی ان سے پوچھے کہ بڑے میاں، اگر آپ بھی یہی کہتے ہیں کہ "بظاہر" ان پر یہ الزام "چسپاں" ہو جاتا ہے تو پھر جھگڑا کس بات کا۔ آپ کب تک "ظلمت کو ضیاء" لکھتے رہیں گے اور کون آپ کی دو رخی بات پر یقین کرے گا۔

اس کے بعد محترم مضمون نگار نے ضیاء الحق کے کارنامے گنوائے ہیں اور واویلا کیا ہے کہ کم از کم ان کا ہی خیال کرو۔ کچھ کارنامے آپ بھی ملاحظہ کریں:

☆ "مرحوم نے زکوٰۃ و صلوٰۃ کا نفاذ کیا"۔ (یعنی بینکوں میں جمع غریب عوام کی بچت پر جو سود ادا کیا جاتا ہے اس میں سے زکوٰۃ کاٹو اور اس روپے سے ملاؤں اور گدی نشینوں کو کھلاؤ پلاؤ)۔

☆ "سود کا متبادل تلاش کرنے کی کوشش کی"۔ (اور اس میں کامیاب ہوئے۔ اس کا نام منافع رکھا اور خود جو سود بیرونی ملکوں اور اداروں کے قرض پر ان کی حکومت ادا کرتی تھی اسے ارض پاکستان کو گروی رکھنے کا "کرایہ" قرار دیا)۔

☆ "انہوں نے پہلی بار اقوام متحدہ میں کلمہ طیبہ اور دورد شریف پڑھ کر اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ جس وقت سلامتی کونسل میں لحن داؤدی کے ذریعہ تلاوت کی آواز گونجی تو وہاں ایک سکتہ طاری ہو گیا اور ارکان کونسل کے قلوب ان کے سینوں کے اندر پھڑپھڑانے لگ گئے"۔ (یہ پہلی بار کی بھی خوب کہی اور سلامتی کونسل کے ارکان کے قلوب پھڑپھڑانے کا علم انہیں کہاں سے ہوا)۔

☆ "افغان جہاد میں حصہ لینا اور اسے کامیاب کرانے میں سب کچھ وار دینا"۔ اور اس کے نتیجہ میں بقول خود "تیس لاکھ افغان پناہ گزینوں کو پاکستان میں پناہ دینا" اور بقول مجیب الرحمان شامی "چند بم دھماکے، کلاشنی کوف کی فراوانی" اور بقول ہمارے اس "جہاد مسلسل" میں لاکھوں افغان مسلمانوں کا افغان مسلمان فوجیوں کے ہاتھوں ہلاک ہونا، حاصل ہوئے۔ خدا جانے دونوں طرف کے مرنے والے بیک وقت شہید کیسے کہلا سکتے ہیں۔ ادھر بھی مرحوم ادھر بھی مرحوم۔ مارنے والے بھی رحمۃ اللہ علیہ، مرنے والے بھی رحمۃ اللہ علیہ۔ اس جہاد جاریہ کا ثواب (اور عذاب) بھی تو اسی خود ساختہ امیر المومنین "شہید پاکستان" کے کھاتے میں ہی جا رہا ہو گا۔

لیکن آپ ہمارے کہنے پر نہ جائیے۔ جہاد کو اسی مضمون میں ایک دینی فریضہ قرار دینے والے یہی مضمون نگار آگے چل کر یہ بھول گئے کہ اوپر کیا لکھ آئے ہیں اور فرمایا:

"یہ بات صحیح ہے کہ آج افغان مجاہدین کی باہمی آویزش اور خانہ جنگی نے افغان جہاد کو دنیا بھر میں رسوا کر کے رکھ دیا ہے اس لئے ہم کس منہ سے اس کی ستائش کریں"۔

(یہاں پہنچ کر الجھنے کے بجائے اگر اوپر لکھا ہوا کاٹ دیتے تو مسئلہ حل ہو جاتا)۔

☆ اور ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ لکھا ہے: "ملکی قوانین کو مطابق اسلام بنانا، شرعی عدالتوں اور قاضی کورٹس کا قیام"۔

اس موضوع پر، اسی صفحہ پر مجیب الرحمان شامی صاحب نے لکھا ہے:

"اس میں کوئی شک نہیں کہ ...... ان کے عہد میں پاکستان کے سیاسی اور عدالتی ادارے کمزور ہوئے"۔

اور سابق چیف جسٹس جناب نسیم حسن شاہ صاحب نے اپنے بیان مندرج صفحات نمبر ۱ اور ۳ میں فرمایا ہے کہ:

"پاکستان میں ضیاء الحق نے سب سے زیادہ نقصان عدلیہ کو پہنچایا اور اس نقصان کی آج تک تلافی نہیں ہو سکی ...... ضیاء الحق نے وفاقی شرعی عدالت قائم کی جہاں حکومت جس جج کو چاہے اس کی مرضی کے بغیر اسے وہاں بے کار کرنے کے لئے بھیج دے"۔

(عوامی زبان میں اسے کھڈے لائن لگانا کہتے ہیں)۔

آخر میں مقالہ نویس صاحب نے اپنے ہیرو کو خراج عقیدت پیش کیا ہے:

"مرحوم کی زندگی بیک وقت پر شکوہ بھی تھی اور پر آشوب بھی۔ اسی طرح ان کی موت بھی غیر معمولی اور تہلکہ خیز تھی۔ ایسی موت جسے ہم شاندار کہہ سکتے ہیں...... ایسی موت کسی کسی کو ہی نصیب ہوتی ہے، یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا"۔

اس موقع پر ہم صاحب موصوف سے گزارش کرتے ہیں کہ ایسی بھی کیا حسرت۔ مایوس نہ ہوں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ایسی ہی شاندار، تہلکہ خیز اور بلند مرتبہ موت نصیب کرے اور ان کے انجام کے بارے میں لکھنے والے انہیں بھی اسی طرح کا متضاد اور خود تردیدوں پر مبنی خراج عقیدت پیش کریں۔ اے کاش یہ حضرت۔
"چپ رہتے تو اس کوچے میں رسوائی نہ ہوتی"

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد